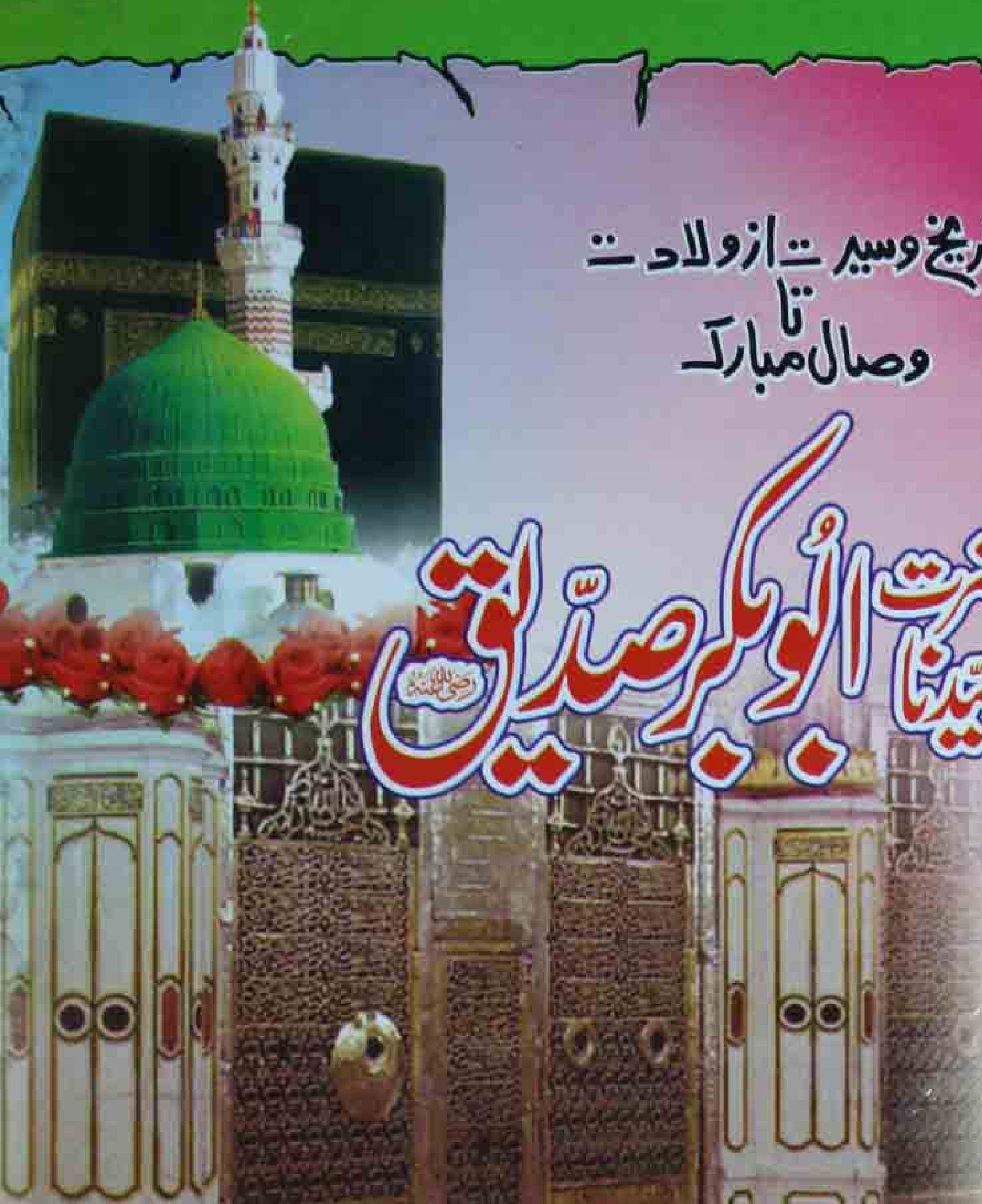

تاریخ وسیرت از ولادت
تا
وصال مبارک

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تحریر وتحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

(ر) سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ

کرمانوالہ بک شاپ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ و سیرت از ولادت تا وصال مبارک

حضرت

سیّدنا

ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق

محمد عبد الخالق توکّلی

(ر) سینیئر سبجیکٹ سپیشلسٹ

کرمانوالہ بک شاپ

دکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-7249515
0300-4306876

marfat.com

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف **حضرت کرمانوالے**

آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت
● حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظرِ بدرِ طریقت
● حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

● حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

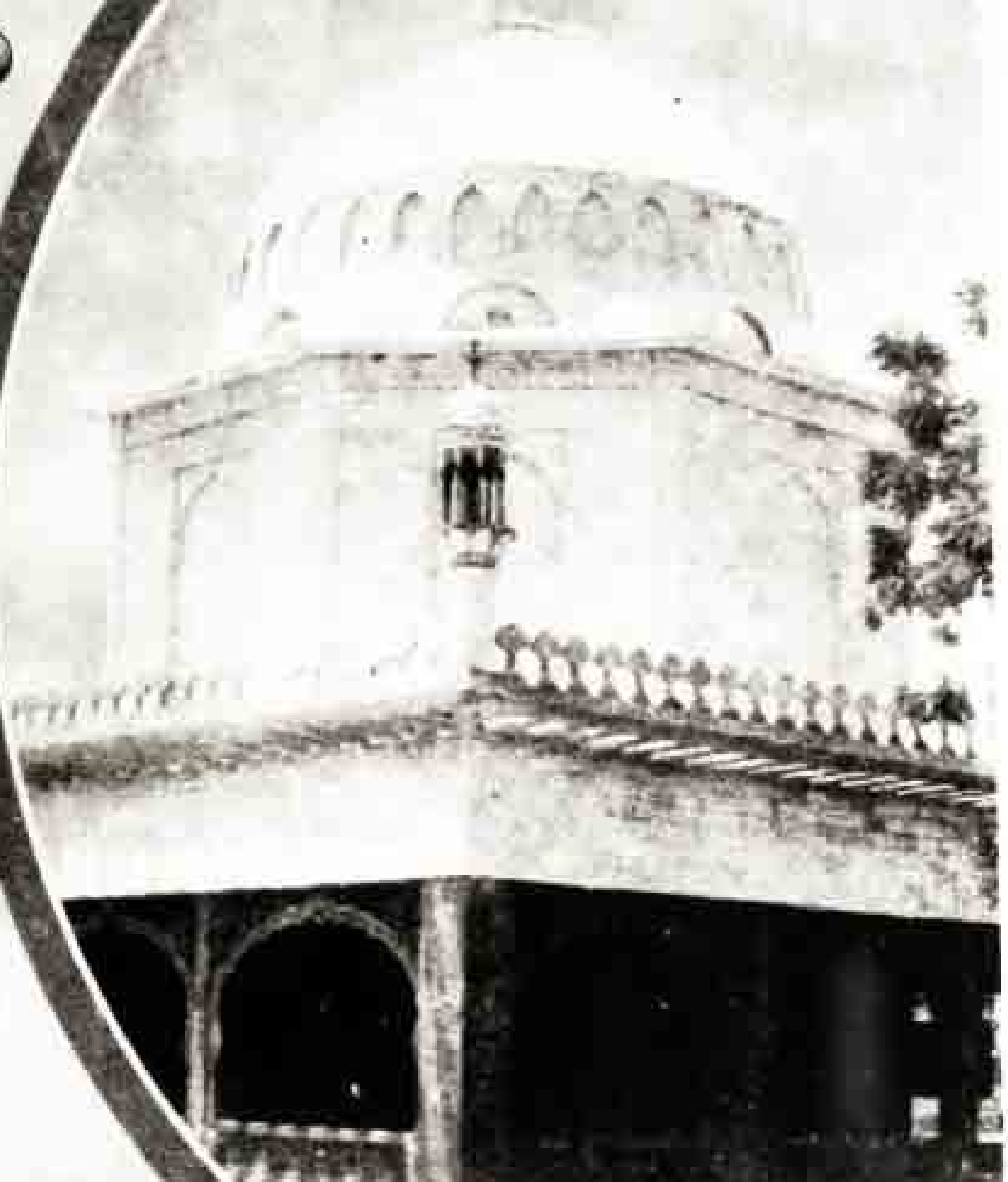

بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی
برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت

زیرِ سرپرستی
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 21 فروری 2010

قیمت 250 روپے

marfat.com

انتساب

ان تمام خواتین وحضرات کی خدمت میں

جو صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سیرت مقدسہ کا مطالعہ کریں اور نہایت خلوص کے ساتھ ان کے مبارک نقش قدم پر چل کر دنیا وآخرت میں خوشحالی سے ہمکنار ہوسکیں۔

والسلام

محمد عبدالخالق توکلی

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

پیش لفظ

۱)...... ذکر و محبت صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر و محبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ حدیث مقدسہ ہے کہ ''تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے'' سے ثابت ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی اقتداء ہم پر لازم ہے اس لئے ان کے حالاتِ مقدسہ کا جاننا نہایت ضروری ہے اسی لئے اس ہیچدان نے ان کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے اور از ولالت تا وفات تمام حالات اشارۃً یا تفصیلاً لکھے ہیں۔

۲)...... مسلمانوں کی پستی و ذلت کی وجہ محض اپنے دین و بانیٔ دین پسندیدہ اور کبائر اسلام (اصحابؓ و اولیاءؒ) کی تاریخ کو فراموش کرنا ہے۔ انہی کے حالاتِ خیر کے مطالعہ سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۳)...... جو کچھ لکھا ہے بمطابق علمائے حق اہلسنّت والجماعت ہے وہی عرض کیا ہے جسے درست جانا ہے، کسی کی دلآزاری بخدا تعالیٰ قطعاً مقصود نہیں ہے۔ البتہ خوشنودیٔ حق تعالیٰ مطلب ہے!

حافظ نہیں ہے شہرتِ دنیا کی آرزو
مقصود ہے رضائے حبیب خدا مجھے

۴)...... کمترین کو اپنی بے مائیگی کا مکمل احساس ہے۔ قارئین سے التجا ہے عفو و کرم فرماتے ہوئے دعائے خیر اور رہنمائی ہی سے نوازیں گے۔ السعی منّی والاتمام من اللہ وما توفیقی الا باللہ۔

marfat.com

۵)...... یقین ہے ہر قسم کا قاری کچھ نہ کچھ معلوماتی و تحقیقاتی مواد ضرور پائے گا۔
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے!

نام نیک رفتگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار

۶)...... اس کے علاوہ ذکر خیر ﴿۱﴾ عنوان بے مثل ولادت سیرت طیبہ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر خیر ﴿۲﴾ المعروف بہ سیرت طیبہ امہات المومنین، اولادِ امجادؓ، عزیز و اقاربؓ، خاص احباب و خدامؓ گلستانِ نبوت کی مہکتی کلیاںؓ، ذکر خیر ﴿۴﴾ المعروف بہ سیرتِ طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ و تلخیص بعض مکتوبات شریف ذکر خیر ﴿۵﴾ متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب سیرت (توحید و رسالت، انبیاء، صحابہ، اولیاء، اخلاق حسنہ، دینی اسلامی معلومات و مسائل، امراض جسمانی و روحانی کا علاج از قرآن و حدیث) پر مشتمل ہے۔ بندۂ ناچیز نے پانچوں مسودات ایک ہی ساتھ تیار کئے ہیں اسی لئے علماء و فضلا نے مشترکہ ہی اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے اور اکثریت نے اس کارِ خیر کو دینی انسائیکلوپیڈیا قرار فرمایا ہے۔

۷)...... ربّ العزت شب و روز کی محنت کو شرفِ قبولیت بخشے اور مسلمانانِ عالم کی امداد فرمائے۔

رہا رات دن یہی مشغلہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

۸) بقول حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ
تمتع زہر گوشہ یافتم ....اس لئے

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

کمترین محمد عبدالخالق توکلی

marfat.com

تاثرات

چونکہ مسودات ذکرِ خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ یکبارگی اکٹھے مکمل کیے گئے، اس لئے درج ذیل حضرات میں سے ہر ایک بزرگ عالم نے ان پر مشترکہ ہی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:

۱)...... حضرت صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی خانقاہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

۲)...... حضرت صاحبزادہ کرنل الطاف محمود ہاشمی انجینئر ایم بی اے گولڈ میڈلسٹ، خانقاہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

۳)...... حضرت صاحبزادہ رفیع الدین پرنسپل جی سی بھلوال، خانقاہ معظم آباد شریف (معظمی سیالوی)

۴)...... حضرت صاحبزادہ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج القرآن سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

۵)...... حضرت صاحبزادہ سعید الحسن شاہ خطیب پاکستان علامہ دبانی ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر۔ب فیصل آباد

۶)...... حضرت جناب علامہ سید پیر غلام دستگیر زیدی، گلستان کالونی فیصل آباد

۷)...... حضرت جناب قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۸)...... جناب میاں فقیر محمد ندیم باری، صدارتی ایوارڈز یافتہ و مصنف بے شمار کتب اسلامیہ و ادیب و مقرر بے مثل

marfat.com

۹)...... جناب صاحبزادہ عابد حسن صدر شعبہ اسلامیات و عربی میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

۱۰)...... ڈاکٹر پروفیسر محمد فاروق قریشی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

۱۱)...... جناب محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ مجسٹریٹ فیصل آباد

۱۲)...... جناب محمد اشرف عارف، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۳)...... جناب مبارک حسین ڈار، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۴)...... جناب نذر محی الدین نذر جالندھری، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۵)...... میاں عبدالمجید نقشبندی ایم اے ایڈ پرنسپل جی سی یونیورسٹی برائے اساتذہ فیصل آباد

۱۶)...... جناب محمد صادق، پرنسپل الصادق ماڈل ہائی سکول سابق صدر اساتذہ پنجاب

۱۷)...... ڈاکٹر محمد یعقوب، ماہر تعلیم و عظیم مبلغ اسلام جی۔ ایم۔ آباد فیصل آباد

۱۸)...... رانا عبدالرؤف، ایم اے، ایم ایڈ، ایل ایل بی فیصل آباد

۱۹)...... صوفی محمد ظفر اقبال نقشبندی خلیفۂ مجاز چورہ شریف

۲۰)...... رانا محمد ابراہیم ساجد ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ فیصل آباد

۲۱)...... قاری صاحبزادہ مزمل حسین شاہ گیلانی، خطیب پاکستان فیصل آباد

۲۲)...... قاری علامہ ریاض حسین سیالوی خطیب و ڈپٹی سیکرٹری مجلس دعوۃ

marfat.com

الاسلامیہ سیال شریف

۲۳)......قاری وخطیب محمد رضا امین سیفی مجدد فیصل آباد

ان تمام بزرگوار حضرات کے تاثرات کا صرف مرکزی نقطۂ نظر پیش خدمت ہے:

(۱) مؤلف کتب مذکورہ نے اپنی زندگی بھر کی تحقیق کا نچوڑ کتابی صورت میں پیش کیا ہے، یہ کتب بھی ہیں اور انسائیکلو پیڈیا بھی۔

(۲) سیرت کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو جو تشنۂ تکمیل رہ گیا ہو۔ خاندان پاکؐ، خلفائے راشدینؓ، اہل بیت کرامؓ، ائمہ مجتہدینؒ، اولیائے کرامؒ پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

(۳) یہ کتب پڑھنے سے بیک وقت کئی کتب کا مطالعہ ہو جاتا ہے۔

(۴) علم کا ایک عظیم خزانہ، کئی سال کی محنت کا ثمر، ہر سطح کے قاری کو اس کے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کرنے والا حسین ترین گلدستہ، گل ہائے رنگا رنگ سے آراستہ، کلماتِ طیبہ سے پُر، ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾۔

(۵) سارے کام میں بلا امتیاز وتفریق ہر مسلک کے جید علماء کے ہاں سے گوہر ہائے نایاب جمع کیے ہیں۔

(۶) قطع نظر کسی تعصب کے جہاں جہاں قرآن و حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے دینِ حدایت کی باتیں نظر آئیں اور ان کے بارے میں عامۃ الناس کے فوائد نظر آئے ان کو جمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ کتب علوم کا مخزن ہیں، ہر پا کباز ہستی پر ممکنہ معلومات اور مکمل حالاتِ طیبہ لکھے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، امہات المومنینؓ، اہل بیت اطہارؓ و دیگر تمام متعلقینؓ و خلفائے

marfat.com

راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کا نورانی بیان پڑھنے سے عقیدہ کی درستگی ہوگی اور نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنے گا۔ خصوصاً ذکر خیر ﴿۵﴾ دینی مسائل و اسلامی معلومات اور قریباً دوسو اولیاء، محدثین، محققین اسلام کے ذکر جمیل سے لبریز ہے۔

(۷) ان کتب کا مطالعہ کرنے والوں کا ایمان قوی ہوگا۔ قوی تر ہوگا، یقین کامل کی دولت ہاتھ آئے گی۔ موجبِ خیر دنیا وعقبٰی، اعمال خیر کی رغبت اور رجوع الی اللہ اور فکرِ آخرت کی دستاویز ہے۔

(۸) دینِ اسلام کی خدمت بذریعہ تحریر دوررسی، دیرپا اور منفرد اثرات کی حامل ہوگی۔

(۹) مؤلف ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کا انتساب سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، توکلیہ، محبوبیہ، صدیقیہ سیداشریف سے ہے۔

(۱۰) دست بدعا ہیں کہ ربّ العزت ان کتب مستطاب ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ کو محترم عبدالخالق توکلی کیلئے دنیا و آخرت میں باعثِ عزت و عظمت فرمائے اور ان کے نامۂ اعمال میں مسلسل نیکیوں کا سبب بنائے۔ سیرتِ طیبہ لکھنے والے ہاتھوں کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامنا نصیب فرمائے۔

(۱۱) مؤلف کی محنت شاقہ کو سلام ہم سب پر واجب ہے۔ ان کا یہ کام ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ان شاء اللہ

marfat.com

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	نام کتاب	باب نمبر
	پیش لفظ	
	تاثرات	
	حمد۔ نعت۔ منقبت	باب نمبر 1
	حالات طیبہ از ولادت تا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم	باب نمبر 2
	فضائل وخصوصیات	باب نمبر 3
	امامت وخلافت	باب نمبر 4
	کثیر اور عظیم کارنامے دورانِ قلیل عہد خلافت	باب نمبر 5
	حلیہ مبارک عزیز واقارب، وصال	باب نمبر 6
	حصہ اوّل: منظوم سیرت طیبہ حصہ دوم: خصوصی بیان: (۱) مجلس شوریٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۲) باغ فدک (۳) ارشاداتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ متعلقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و دیگر مشاہیر اسلام کا مفید ترین بیان	باب نمبر 7

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
انتساب	3
پیش لفظ	4
تاثرات	6
اجمالی فہرست	10
باب اوّل	21
حمد ونعت والتجا	22
صحابہ کرامؓ	23
درود شریف	23
قرآنی فیصلہ بابت صحابہ کرامؓ	23
فرمانِ رسالت مآب ﷺ	23
سلام: بحضور سیدنا صدیق اکبرؓ	24
رومی جاسوس کا تبصرہ	25
مدحِ اوّل دستورِ صداقت طراز	25
ترجمہ منقبت صدیق اکبر از حضرت حسان بن ثابتؓ	26
نامی	26
منقبت	28
ثناء ومنقبت	28
ابوبکر صدیقؓ یار نبی ﷺ	29
منقبت	30
باب دوم	31
خاندانی تعارف وابتدائی حالاتِ طیبہ	32
تعارف	32
ولادت	32

مضمون	صفحہ
وصال	32
عمر مبارک	32
مدت خلافت	32
ابتدائی حالات	32
ولادت باسعادت	33
طہارت وپاکیزگی	33
اخلاق وکردار	34
قبولِ اسلام	35
آپ کو بعثت کا شدید انتظار تھا	38
ابتدائی اہل ایمان	38
۱۔ سیدہ خدیجہؓ	38
۲۔ حضرت علیؓ	39
۳۔ زید ابن حارثہؓ	39
۴۔ آں کلیم اوّل سینائے ما	39
قابل توجہ	40
سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہؓ کے مبارک عقد کی تقریب سعید میں حضرت صدیق اکبرؓ کا کردار وخدمات	41
اشاعت اسلام	42
مکہ شریف کی پہلی مسجد	42
تمام امت میں سب سے افضل	43
انفاق فی سبیل اللہ اور تبلیغ اسلام	44
جوانمردی اور جانثاری	46
مشورہ	47

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
ہجرت حبشہ	47
بطورِ امیر الحج	48
غزوات و دیگر امور میں خدمات	48
غزوۂ بدر	48
غزوۂ اُحد	49
غزوۂ احزاب	49
غزوۂ مصطلق	49
حکمِ تیمّم	49
سریہ امِ قرفہ	50
بیعت رضوان	50
وفد بنو تمیم	50
جیشِ اُسامہ میں شرکت	52
متفرق معلوماتی باتیں متعلقہ ابوبکرؓ	52
باب سوم	55
فضائل۔ خصوصیات۔ عظمت	56
صحابہ کرامؓ اور قرب و معیت خداوندی	56
چند احادیث کا مفہوم اور خلاصہ	59
صحابہ کو برا کہنے والوں کا انجام	59
ا۔ گستاخ صحابہؓ کی سزا	59
۲۔ شیخین کو گالیاں دینے کا انجام	60
۳۔ ذبح کرنے کا حکم فرمانا	60
۴۔ آنکھیں نکلی ہوئیں	60
۵۔ ذبح کردیا گیا	61
۶۔ آدھا چہرہ سیاہ تھا	61
۷۔ گالیاں دینے والا کافر	61
گاندھی جی کے تاثرات	61
سیدنا صدیق اکبرؓ اور قرآن مجید	62
واقعہ ہجرت میں خصوصیات سیدنا ابوبکرؓ	62
دولت کدۂ صدیق اکبرؓ پر	62
سامان و تیاری	63
امام الانبیاء ﷺ صدیق اکبرؓ کے کندھوں پر	64
غارِ ثور میں ورود	65
عجائبات قدرت اور خدائی لشکر	65
کفار غار تک	66
۱) لطیف اشارات	66
۲) شیطان کی فریب کاری اور مکڑی کا تعارف	67
۳) سانپ غار میں	67
۴) مقام صدیق اکبرؓ	67
بیان دیگر	68
تشویش	69
امت کی شمولیت	70
معیت خداوندی	71
ایک اور نکتہ	71
اہم واقعہ خاص امتیازی خصوصیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ	71
سانپ کا ڈسنا	72

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
مزید تشریح معیت خدائی و مصطفائی	72
آیت ۴۰ سورۃ توبہ	73
اشعار	74
بے مثل نیکی	75
سیاہ تل	76
آیت کریمہ	77
۱۔اعتراض	77
۲۔اعتراض	78
۳۔اعتراض	78
۴۔اعتراض	79
۵۔اعتراض	80
(۲) پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳،۳۴	80
(۳) آیت ۳۴ سورۃ زمر	81
(۴) پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۸۱	81
شانِ نزول واقعہ بحوالہ تفسیر نعیمی ج ۴	
ص ۴۱۸	81
فضائل میں آیت کریمہ ۵ تا ۱۰	82
(۱) صحیح حدیث	85
(۲) صحیح حدیث	85
(۳) صحیح حدیث	86
(۴) صحیح حدیث	86
(۵) صحیح حدیث	86
(۶) صحیح حدیث	86
(۷) صحیح حدیث	87

مضمون	صفحہ
شان نزول	88
شان نزول	89
خلاصہ شان نزول بحوالہ تفسیر خزائن	
العرفان ونور العرفان	91
(۱۹) سورۃ الحجرات آیت ۲،۳	92
(۲۰) سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰	93
خلاصہ ومفہوم تفسیر	94
قصیدہ بردہ شریف کے اشعار بابت	
صحابہ کرامؓ	96
شانِ صدیق اکبرؓ از احادیث مبارک	97
دو اشعار در شان ابوبکرؓ	98
بغور دیکھیں	98
نظم	98
آیت ۱۰ الحدید	100
اشعار	105
ایک عظیم محقق اور مصنف کا تبصرہ مختصراً	109
صدیق ہونے کے ثبوت اور وجہ تسمیہ	109
شان صدیق اکبرؓ بحوالہ صحابہؓ و صالحین	110
صدیق اکبرؓ سے قلیل احادیث مروی	
ہونے کے اسباب	111
فضائل اوصاف و کمالات کی مزید	
وضاحت	112
علم انساب میں مہارت	112
فنِ تعبیر میں کمال	112

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
فصیح مقرر	112
صحابہؓ میں سب سے زیادہ عالم	112
صائب الرائے	113
حافظ قرآن کریم	113
حضرت ابو بکرؓ کی دیگر صحابہؓ پر افضلیت و برتری	113
امت میں زیادہ رحم دل	114
خدمتِ خلق کا اعلان	115
ارشاد صدیق اکبرؓ پر سب کا یقین	115
سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام سید المرسلین ﷺ کی نظر میں	116
حضرت ابو بکر صدیقؓ اہل بیت اطہارؓ کی نظر میں	116
کمالات مورخین و محققین و مصنفین کی نظر میں	116
حضرت ابو بکرؓ غیر مسلموں کی نظر میں	117
بلادِ ہندوستان میں سیاہ پھول والے درخت پر صدیق اکبرؓ کا اسم گرامی	118
خلفائے راشدینؓ	119
تورات وزبور میں سیدنا ابو بکرؓ کی مثال	119
خلفائے راشدینؓ	119
فضیلت وشان صدیق اکبرؓ	121
علامہ اقبال کو زیارتِ صدیق اکبرؓ	121
سوال۔ کون صدیق اکبرؓ	122

مضمون	صفحہ
صدیق اکبرؓ کی پیاری دعا ہی پڑھ لیں	128
منقبت	129
شعر	129
ایمان صدیق اکبرؓ	129
ارشاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	130
عظمت بوجہ خطبات سیدنا صدیق اکبرؓ	130
ایک شعر	132
الرسال: بطور نمونہ ایک فرمان عالیشان	133
بسلسلہ فضائل وسیرت مقدسہ	135
بخار کی حالت میں	136
اسلامی تصوف میں بلند ترین مرتبہ	136
فیصلے	137
(۱) قتل کا حکم	137
(۲) باپ کا حصہ	138
(۳) مسئلہ وراثت	138
(۴) چور کی سزا	138
سزا کے بارے میں احتیاط	139
بعض فضائل میں احادیث کے حوالہ جات	140
حضرت صدیق اکبرؓ کی ایک خاص نیکی	143
فضائل صرف ترمذی شریف ج ۲ سے	144
صدیق اکبرؓ بمطابق کشف المحجوب	146
صدیق اکبرؓ پر رحمت کا غلبہ	147
خاص خصوصیتِ صدیق اکبرؓ	148
عظمتِ صدیق اکبرؓ	148

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
لقب صدیق و عتیق پر مزید گفتگو از بیان دلپذیر صائم چشتی	149
خصوصیت صدیق	149
ابو بکر کی تشریح اور معانی	151
منقبت در شانِ صدیق اکبرؓ	151
منقبت	152
کنیت ''ابو بکر'' کے بارے میں	153
دلچسپ مکالمہ مابین سیدنا صدیق اکبرؓ و علی المرتضیٰؓ	153
مختصر واقعہ	154
حضور رسالت مآب ﷺ اور صدیق اکبرؓ کے مابین	155
ثبوت مختلف مراحل سے	155
ایک دوسرے پر گمان	156
کبھی حضور ﷺ کی مخالفت نہیں کی	156
طینت واحدہ	156
عزیز و اقارب۔ اولادِ امجادؓ	157
ہم خانہ و ہم منزل	157
اخلاق و شمائل اور عادات و خصائل	159
اخلاق کریمانہ	159
رافت سراپا و رحمت مجسم	159
غیرت مجسم	160
جسد عنبریں	160
شاعری سے بُعد	161

مضمون	صفحہ
کلامِ موزوں	161
شراب سے اجتناب	161
نظافت اور صفائی پسندی	162
جوش تبلیغ	163
حفیظ جالندھری	164
واقعہ	164
فضائل صدیقی کا زرّیں باب	165
عزم و ثبات، استقامت، توکل	166
صداقت مآب کا عزم و ثبات	167
سمع و بصر	168
قتال مرتدین کے سلسلہ میں	168
جیش اُسامہؓ	169
حضرت عمرؓ پر ناراضگی	170
صدیق اکبرؓ کی ساری زندگی	172
معیت باری تعالیٰ	173
معیت مستقلہ	174
دونوں کے قتل یا گرفتاری پر انعام	174
دونوں کی خدمت میں تحفہ	174
ایک دوسرے کی ردیف	174
بدر میں شہید جبریل سے خوشی	175
وادی عطیہ بن قیس	175
بدر اور ذی القصہ میں تشابہ کامل	175
غزوۂ اُحد اور یمامہ میں وحدت	176
فکر و ذہن	176

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
قلعہ بھی فتح نہ ہوگا	179
اعمال و افعال میں تشبہ و یک رنگی	
وحدت، ہم آہنگی	179
فدک	179
خویش و اقارب میں کامل توافق اور تشابہ	180
نواسۂ صدیق اکبرؓ	184
حجاج کی شقاوت لاش کی بے حرمتی	
اسماءؓ کی بہادری	185
مناصب وعلائق	187
شجرہ ذیل دیکھئے	188
مرض وفات، عالم نزع، وفات، مدفن	
مبارک، عمر	190
مرض وفات	190
عالم نزع	191
وفات	191
مدفن مبارک	192
ترکہ ومیراث	192
متفرقات	193
برکت	193
صدیق اکبرؓ کے ہاں بھی یہی صورت رہی	194
ایک واقعہ	195
دوسرا واقعہ	195
تیسرا واقعہ	195
صدیق اکبرؓ کا کردار	195
سلسلہ نقشبندیہ	196
باب چہارم	199
امامت وخلافت	200
دلیلِ خلافت	201
حضرت علیؓ کی حسنِ تائید	202
وفات سے دو روز پہلے	202
وفات سے ایک روز قبل	203
آخری دن	204
سیدہ فاطمہؓ سے سرگوشی میں بیان	204
شیخ محدث دہلوی کا ارشاد	204
آخری لمحات	205
خطبہ قبل از وصال	206
مزید چند اشارات	206
سقیفہ بن ساعدہ	207
شیعی روایت	209
قابل غور	210
قابل توجہ	211
قابل توجہ	212
کتب اہلسنت کی روایات جو کہ حق ہے اور سچ ہے	212
ایک بیان خلافتِ ابوبکر صدیقؓ	213
امامت وخلافت	214

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
مسئلہ خلافت	216
حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا انتخاب	216
پہلا خطبہ مبارک	218
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیا فرماتے ہیں بابت امامت	219
امامت صدیق اکبرؓ	221
ثبوت خلافت بحوالہ قرآن مجید	223
تفسیر	225
جنگ کی مختصراً حالت	234
قابل توجہ معلومات	237
تبصرہ	237
مسئلہ فدک	238
باب پنجم	239
دورِ خلافت صدیق اکبرؓ	240
۱۔ جیش اسامہؓ کی روانگی	240
پیدل چلے	241
شانِ غازی	242
اشعار	243
۲۔ دوسرا بے مثل کارنامہ فتنۂ ارتداد کا خاتمہ	243
نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا مختصر حال	244
۱۔ اَلْاَسْوَدُ الْعَنَسِی (جھوٹا نبی	244
۲۔ طُلَیحہ بن خویلد اسدی (جھوٹا نبی اور پھر شہید)	245
جنگ بُواخہ	246
۳۔ اُم زمل (باغی عورت) کا خروج	246
۴۔ مالک بن نویرہ (باغی)	247
۵۔ مسیلمہ (جھوٹا نبی) کی سرکوبی کیلئے حضرت خالدؓ کی نامزدگی	247
نہارالرجال	248
مسیلمہ کے مظالم	248
سیدنا حبیب بن زیدؓ	248
مسیلمہ کی سرکوبی	249
کذاب سجاح	250
تعلیمِ مسیلمہ	251
مانعین زکوٰۃ	251
سیدنا صدیق اکبرؓ کا عظیم ترین کارنامہ	254
جمع قرآن حکیم کا طریق کار	256
الامام یا مصحف صدیقی	256
عظیم ترین کارنامہ	257
فتوحات	258
عسکری وجہ	259
فوری وجہ	259
عراق پر فوج کشی اور فتوحات	259
شام پر حملے کے اسباب	261
اسباب، مذہبی رقابت	261
سیاسی نزاع	261
فوری وجہ	262

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
خالد بن ولیدؓ شام کے محاذ پر	263
مدتِ خلافت	264
منقبت حضرت صدیق اکبرؓ	265
خدامداحِ حسن سیرت صدیق اکبرؓ ہے	266
صدیق اکبر کالقبت اداہ اور ملفوظات	267
صدیق کی زکوٰۃ	267
صدقہ پیش کرنا	267
اخلاص کا مفہوم	267
صبح خیزی	267
زبان کی حفاظت	268
نافرمانی	268
نماز پنجگانہ	268
حقوق والدین	268
ہمسایہ	269
خوفِ خدا	268
عورتوں کی ہلاکت	268
بھائی کے لئے دعا	269
متفرق اشارات متعلقہ عہد زرّیں ابوبکر صدیقؓ	269
اہم نوٹ !ایک اعتراض کا جواب	269
۵)......کوہِ ہمت	271
۶)......غرباء و مساکین کا ہمدرد	271
۷)......کثیر فتوحات میں عظیم معرکہ جنگ یرموک	271

مضمون	صفحہ
۸)......امانت و دیانت	271
۹)......وصیت اور تقویٰ	272
۱۰)......قیمتی چادر	272
۱۱)......سادہ زندگی	272
۱۲)......ایک واقعہ متعلقہ زہد و قناعت وصبر اور تقویٰ	273
اولیاتِ صدیقیؓ	273
ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ	274
۱)ابوبکر صدیقؓ کا ایک کاہن کے کھانے سے قے کرنا	274
۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا احتیاطاً باغ وقف کرنا	275
۳)واقعہ مستند اور بالکل صحیح	276
۴)دنیا سے سرد مہری کا ایک واقعہ	276
ہے کون اکرم واقعی کتاب سے پوچھو	277
باب ششم	279
حلیہ مبارک، قریبی عزیز و اقارب، علالت و وصال	280
فصل اوّل: سراپائے صدیق اکبرؓ	280
فصل دوم: قریبی عزیز و اقارب	280
بہنیں	281
نماز اوّل وقت	281
ازواج و اولاد	281
(۱)ام بکر	281

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
(۲) قُتیلہ	282
(۳) حضرت ام رومانؓ زوجہ سیدنا صدیق اکبرؓ	282
(۴) حبیبہؓ بنت خارجہ زوجہ ابوبکر صدیقؓ	282
(۵) اسماء بنت عمیسؓ	282
سیدہ اسماءؓ بنت سیدنا صدیق اکبرؓ	285
خاص نسخہ	286
حضرت زیدؓ برادر حضرت عمرؓ کا واقعہ	287
سیدنا عبداللہ بن زبیر نواسۂ صدیقہ اکبرؓ	288
فضائل عبداللہ بن زبیرؓ	289
حجاج کے متعلق ایک معلوماتی خبر	290
نقشہ ازواج وابناء وبنات صدیق اکبرؓ	291
صدیق اکبرؓ کا ایک اور احسانِ عظیم	291
ایک فتویٰ	292
حضرت عمرؓ کی نامزدگی	292
وصیت نامہ	293
عوام کی رضامندی	294
دوران مرض ایک خواب متعلقہ انتخاب عمر فاروقؓ	295
حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیان کردہ احادیث	295
اظہار حقیقت	295
عنواناتِ احادیث	296
ہدایات	298
علالت اور وصال سیدنا ابوبکر صدیقؓ	298
کفن کے بارے میں اشعار بمطابق صحیح روایت	300
آخری کلمات	300
تدفین	300
عجیب مناظر	301
اہم نکتہ	302
منقبت	303
باب ہفتم	305
نبیؐ وصدیقؓ کے بعد فاروق اعظمؓ کے نام کی پکار	306
صدیق اکبرؓ	307
صدیق اکبرؓ (متوفی ۶۳۴ء)	309
کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی	310
اسلام کی شان غلام نوازی	312
نبی ختم الرسل ہیں اور امام اوّلین تم ہو	312
شان حضرت ابوبکر صدیقؓ	314
مناقب امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ	316
نبیؐ وصدیقؓ وبلالؓ	317
امیر المومنین صدیق اکبرؓ	321
صدیقؓ کی نظر میں نبی ﷺ کا درجہ	322
صدیقؓ کی فوج کو دشمن سے حسن سلوک کی تلقین	322

marfat.com

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
منقبت	324
منقبت یارِ غار نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ	325
منقبت کے تین شعر	326
مجلس شوریٰ کی تاریخ	326
خلاصہ	326
خطبۂ عمرؓ	326
ارشادات فاروق اعظمؓ	327
حضرت علی المرتضیٰؓ کی تحقیق	327
امامت وخلافت کا ووٹ	328
خلافت عمرؓ	328
حضرت عثمانؓ کی خلافت	328
حدیث شریف	328
روضۃ الصنعاج ۲ص ۲۲۹	329
سمعنا واطعنا	329
فیصلہ	329
دھاندلی پیشہ متکلمین کے اعتراض کا جواب	330
ایک اہم حقیقت ونکتہ متعلقہ صحابہ کرامؓ	330
اصحابؓ کے بارے میں اہم فیصلہ	331
عدد چار سے دشمنی	333
قابل غور امر	333
ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب	334
باطنی وجہ	335
تلوار اٹھانے کی سیاسی وجہ	335
تلوار نہ اٹھا کر کس حکم کی اطاعت کی؟	335
زرّیں نکات متعلقہ خلفائے راشدینؓ	336
۱) سیدنا صدیق اکبرؓ	336
جذبہ صدیقی جبرائیلؑ میں نہیں	336
۲) سیدنا فاروق اعظمؓ	337
۳) سیدنا عثمان غنیؓ	339
۴) سیدنا علی المرتضیٰؓ	339
۵) حضرت امیر معاویہؓ	340
باغِ فدک	340
قابل ذکر امر	344
اطلاع کیوں نہ کی؟	345
ارشادِ حضرت علیؓ	346
اعتراض	346
عمدہ ترین خاتمہ	347
اختتامیہ استدعا	350
فہرست کتب جن سے استفادہ کیا	351
اظہارِ تشکر ودعا	357

marfat.com

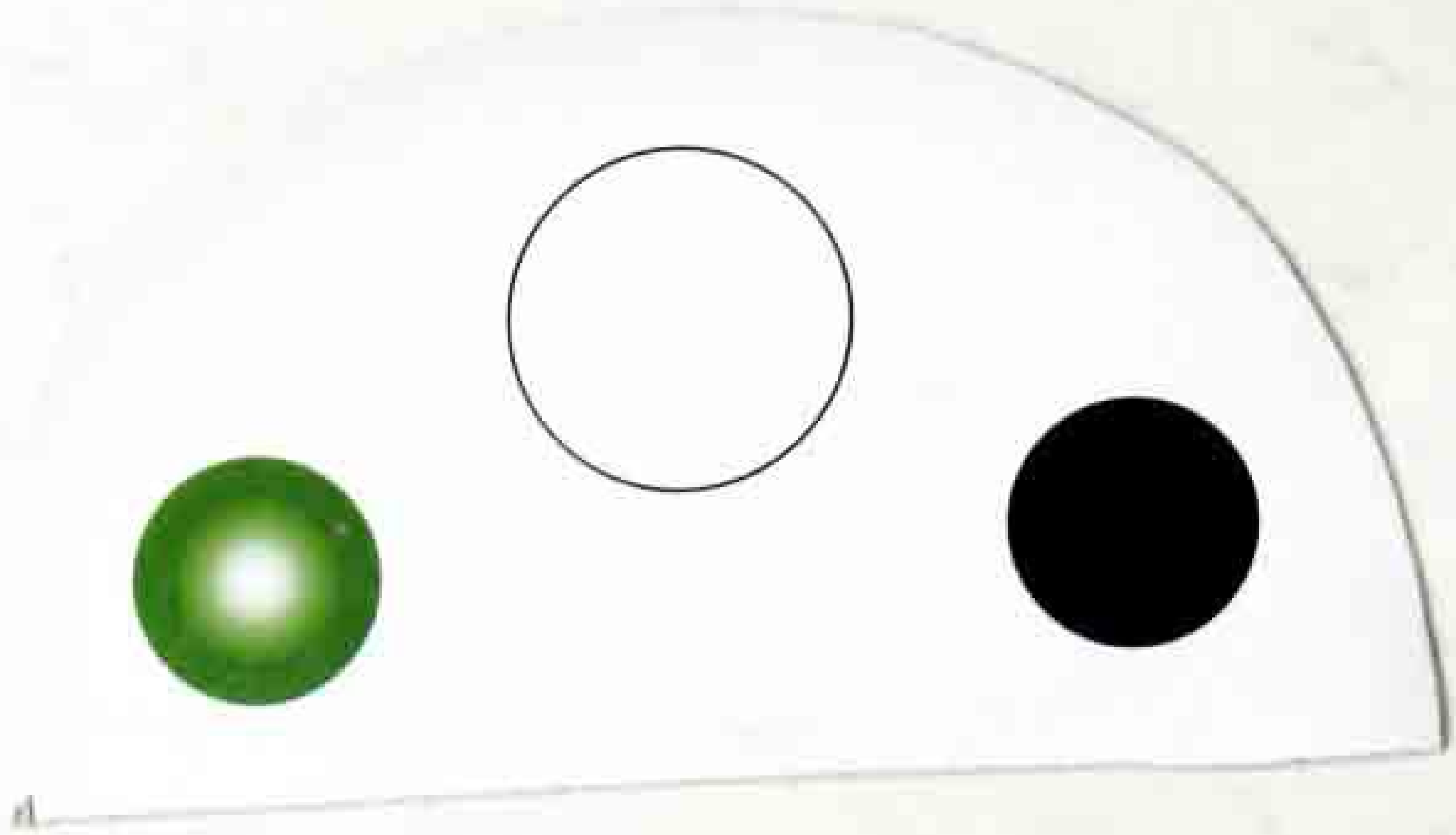

باب اوّل

- حمد ۔ نعت ۔ التجا
- قرآنی فیصلہ
- فرمانِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
- رومی جاسوس کا تبصرہ
- مناقب

marfat.com

حمد و نعت والتجا

ہاتفم بگفتہ بگو وصفِ کریم
قُلتُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہ العظیم الکریم

محمد ملت کی آنکھوں کا تارا
ہے دوجہاں میں خدا کو وہ پیارا
خدا کی خدائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازاں
وہ مسکین و بیکس کا ہر دم سہارا
(ماخوذ: از بیاض جدامجد نور ماہیؒ)

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامدِ حمد خدا بس
محمد از تُومی خواہم خدارا
الٰہی از تُو عشق مصطفیٰ را
(حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ)

الٰہی دلِ پاک احمد کا صدقہ
نبیٔ مکرم کے گنبد کا صدقہ
تیرے درد والوں کے مشہد کا صدقہ
محبت عطا کر محمد کا صدقہ
(دیگر)

سنت خیر الوریٰ کی بھی ملے مجھ کو لوا
ہر نفس پر میں کہوں یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ
ہاں مسلمان ہو کے جاؤں اس جہاں سے اے خدا
بندگانِ خاص میں پھر رکھیو مجھے اے شہا
(انقلاب الحقیقت: خواجہ محمد بیر بلویؒ)

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضےؓ سوزِ صدیقؓ دے
(علامہ اقبالؒ)

marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃَ الرِّضٰی وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِہٖ رَضَاءَ الرِّضٰیo

قرآنی فیصلہ بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

۱)......اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط

''یہی وہ لوگ ہیں مختص کرلیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کیلئے۔'' (سورہ الحجرات آیت ۳ پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

۲)......اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط

''یہی لوگ سچے ایماندار ہیں (اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت دی۔'' (سورہ انفاعل آیت ۷۴)

فرمانِ رسولت مآب صلی اللہ علیہ وسلم:

۱)......عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔

''تم پر میری سنت کا اور میرے خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کا اتباع لازم ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ)

۲)......مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّ نُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

''میرا کوئی صحابی ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہوکر۔'' (راوی بریدہؓ، ترمذی شریف ج ۲)

۳)...... لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَّاٰنِیْ۔

marfat.com

"دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا اُسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔" (راوی جابر بن عبداللہؓ، ترمذی ج ۲، مشکوٰۃ)

۴)...... "میں اصحابؓ کے واسطے امان ہوں جب میں نہ ہوں گا تو ان میں فتن و حروب واقع ہوں گی اور یہ (اصحابؓ) میری امت کے واسطے امان ہیں جب یہ نہ ہوں گے تو امت پر بدع وحوادث آئیں گے یعنی خیر نہ رہے گی شر آئے گا۔" (بحوالہ مسلم شریف، راوی ابو موسیٰ اشعریؓ حدیث کا آخری حصہ)

(یہ حدیث معجزہ ہے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا)

(ص ۵ تکریم المومنین بتقویم مناقب خلفائے راشدینؓ ۱۳۰۰ھ مصنف نواب محمد صدیق حسن خان بھوپالی)

عاشقان اُو زِ خُوباں خوب تر
خُوش تر و زیبا تر و محبوب تر

(علامہ اقبالؒ)

کس قدر خوش بخت تھے اصحابؓ محبوبِ خدا
تھا مقدر جن کا ہر دم روئے زیبا دیکھنا

(حافظ لدھیانویؒ)

سلام: بحضور سیدنا صدیق اکبرؓ

سایۂ مصطفٰے مایۂ اصفیاء — عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

اصدق الصادقین سید المتقین چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

رومی جاسوس کا تبصرہ:

شروع میں اہل روم نے ایک جاسوس مسلمانوں کی فوج میں بھیجا تھا۔ وہ شب و روز حالات کی تفتیش کرتا رہا واپس گیا تو اس نے بیان دیا کہ

"مسلمان رات میں درویش عابد ہیں اور دن میں شہسوار انصاف و حق پرستی اس درجہ پر ہے کہ اگر اُن کا شہزادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں اور زناء کرے تو سنگسار کردیں۔" (دورِ صدیقیؓ)

مدحِ اوّل دستورِ صداقت طراز

(از حکیم مؤمن خان دہلوی متوفی ۱۸۵۲ء)

(ماخوذ: از بیاض جدامجد نور ماہی)

مسند آرائے محفل تقدیس اوّلین جانشینِ پیغمبر
خاکساری پسند عرش مقام آدمی صورتِ فرشتہ سیر
جب اُولیٰ الْفَضْلِ مِنْکُمْ اے حاسد اُس کے حق میں کہے جہاں و اور
افضلیت میں کیا سخن یہی بات سب سے بہتر کہ سب سے ہے بہتر
حکم سے اُس کے بے سرو ساماں سرِ جم سے اُتارے افسر
اے مسیحا دمِ رواں پرور زندگی بخشِ دینِ پیغمبر
قصرِ جاہ و جلال میں تیرے فخرِ کیواں ہے پاسبانیِ در
ماجرا سُن کے تیغ کا تیری الاماں الاماں کہے کافر

marfat.com

دیکھو کر تیری تیغ کوہ شگاف ٹوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر
تو وہ عادل کہ ذکرِ کسرٰے میں عدل کی تجھ سے داد چاہے عمرؓ
لکھے گر ہے تیرا مثل بالفرض صفحہ سے محو ہو خطِ مسطر

زر و سیم نثار کردہ تیرا
ہے عروسِ زمانہ کا زیور

ترجمہ منقبت صدیق اکبرؓ از حضرت حسان بن ثابتؓ نامی

مصطفٰےؐ کے ساتھ ثانی غار میں صدیقؓ تھے
جستجو میں ارد گرد ان کے تھے دشمن پھر رہے
مانتے سب ہیں کہ ہیں بوبکرؓ محبوبِ رسولؐ
اور نہیں اُن کے برابر وہ کسی کو جانتے

ولہٗ

دل میں جب آئے تیرے یادِ غم مردِ جلیل
تو کیا کر یاد نیکی کے سبب بوبکرؓ کو
اُن کو تھا بارِ خلافت کے اُٹھانے میں کمال
اتقا و عدل میں بعدِ نبیؐ بہتر تھے جو
ثانی اثنین اور نیکوکار اور پابندِ شرع
آپ ہی اوّل مصدِق تھے نبیؐ کے جان لو

marfat.com

ایضاً

(از حضرت ابوالہیثم بن تیہانؓ)

خاندانِ فہر بن مالک میں ہیں اشراف دو
ایک ہیں صدیقؓ تیمی دوسرے عدوی عمرؓ

ہیں وہی اپنے اولی الامر اور ناصر دین کے
کر دیا ہے دور انہوں نے دشمنِ سرکش کا شر

ایضاً

(از حصرت ابومحجنؓ)

اچھے اچھے نام والے ہیں مہاجر اور بھی
لیکن اے صدیقؓ تیرا سب سے بہتر نام ہے

تو عریشِ خاص میں بھی تھا جلیسِ مصطفٰے
ہے خدا شاہد کہ تو ہی سابق الاسلام ہے

ہے رفیقِ غار بھی تو ہی نبی پاک کا !
تجھ کو اللہ سے خطابِ صاحب اک انعام ہے

marfat.com

منقبت

وہ صدیق و صادق محبت کے پیکر
رہِ صدق و عشقِ پیغمبر کے رہبر

صداقت کی دنیا کے ماہِ منور
ابوبکر صدیق صدیق اکبرؓ

خدا اُن سے راضی نبی ان سے راضی
میں فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ ان سے راضی

وفا دارِ خیرالوریٰ جان و دل سے
نثارِ درِ مصطفیٰ جان و دل سے

(قدر آفاقی، ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ)

ثناء ومنقبت

(ازمولانا حکیم ثنائیؒ)

از زباں صادق و زِ دین صدیقؓ چوں نبی مشفق و چو کعبہ عتیقؓ
در مشورت وزیرِ پیغمبرؐ روزِ خلوت مشیرِ پیغمبرؐ
صد ہزاراں ترحم و رضواں از ثنائی بجانِ اُو برساں

marfat.com

ابوبکر صدیقؓ یارِ نبیؐ

(از حاجی حافظ پیر مختار نبی صاحب ساکن رتہ پیراں)

ابوبکر صدیقؓ یارِ نبیؐ — بصدق و صفا دوستدارِ نبیؐ
نہ کیوں بنتے وہ رازدارِ نبیؐ — کہ تھے لائقِ اعتبارِ نبیؐ
ہوا حکم ہجرت کا حضرت کو جب — تو ہمراہ تھے یارِ غارِ نبیؐ
جو کذّاب و مرتد و منکر اُٹھے — لڑے ان سے یہ جاں نثارِ نبیؐ
ہوئی دین کے دشمنوں کو شکست — بڑھا اور جس سے وقارِ نبیؐ
حضر اور سفر میں رہے ساتھ ساتھ — ہوئے مر کے بھی ہمکنارِ نبیؐ
کوئی ان سا خوش بخت ہوگا کہاں — میسر ہے جن کو جوارِ نبیؐ
فروزاں وہی نورِ صدیق ہے — جہاں ضَوفشاں ہے مزارِ نبیؐ
رہے جان و دل سے فدا آپ پر — کیا مال و زر سب نثارِ نبیؐ
ہوئی ان سے بنیادِ دیں استوار — وہ تھے مظہرِ اقتدارِ نبیؐ
نہ ٹھہرا مقابل میں دشمن کوئی — بڑھے جس طرف شہسوارِ نبیؐ
مسلمان اُدھر اُن کے مدّاح تھے — اِدھر خوش تھے خویش و تبارِ نبیؐ
یہ ہے قبلۂ کعبۂ اہلِ دل — زہے عزّ و شانِ دیارِ نبیؐ

زیارت وہاں کی ہو مختار پھر
جہاں ہیں نبیؐ اور یارِ نبیؐ

marfat.com

منقبت

رفیق و غمگسارِ احمد مختار کیا کہنا
لقب جس کو دیا حق نے یارِ غار کیا کہنا

دلِ اطہر ہے اُن کا مسبطِ انوار کیا کہنا
نگاہیں خمار عشق سے سرشار کیا کہنا

ہے چہرہ مظہرِ حُسن و جمالِ یار کیا کہنا
ہے رشکِ ماہِ تاباں جلوۂ رخسار کیا کہنا

گردہِ نقشبنداں کے ہیں وہ سردار کیا کہنا
حبیب خالق اکبر کے ہیں دلدار کیا کہنا

نویدِ سَوْفَ یَرْضٰی بارگاہِ قدس سے آئی
رہِ حق میں یہ جان و مال کا ایثار کیا کہنا

نزولِ آیہ الفضل منکم والسعۃ میں ہے
جمالِ عظمتِ صدیق کا اظہار کیا کہنا

(ماہنامہ سلبیل لاہور نومبر ۱۹۶۴ء قمر یزدانی)

marfat.com

باب دوم

- خاندانی تعارف
- ولادت باسعادت
- طہارت و پاکیزگی
- اخلاق و کردار
- قبولِ اسلام
- عقد مبارک سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے دوران صدیق اکبرؓ کی خدمات
- مکہ مکرمہ کی پہلی مسجد۔ امت میں سب سے افضل
- انفاق فی سبیل اللہ۔ واقعہ خاص جانثاری
- ہجرت حبشہ۔ بطور امیر الحج۔ غزوات میں خدمات

marfat.com

خاندانی تعارف وابتدائی حلاتِ طیبہ

تعارف:

نام: عبداللہ، کنیت: ابوبکرؓ، لقب: صدیق ؓ اور عتیق ؓ، والد گرامی: عثمانؓ، کنیت: ابوقحافہ، والدہ ماجدہ: سلمٰیؓ، ان کی کنیت ام الخیر۔

ولادت:

۵۷۳ء ۳ عام الفیل

وصال:

۲۲ جمادی الثانی / جمادی الاخریٰ ۱۳ھ

عمر مبارک:

تریسٹھ (۶۳) سال

مدت خلافت:

۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ تا وصال۔ دو سال ۳ ماہ ۱۱ دن

ابتدائی حالات:

واقفِ اسرار نبوت سرچشمۂ کمالاتِ رسالت، صدرِ دینِ اسلام، یارِ غار، ساتھیٔ مزار، افضل البشر بعدالانبیاء بالتحقیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خاندان قریش کی شاخ بنو تیم کے چشم و چراغ تھے۔

نسب نامہ مرّہ بن کعب رضی اللہ عنہما پر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

ابوبکر کنیت ہے بمعنی اولیت والے۔ اس کی وضاحت آگے بھی آئے گی۔

عتیق لقب بمعنی ''آگ سے آزاد کیا گیا'' اور ''صاحبِ حسن و جمال'' عتیق اور

marfat.com

صدیق کی تشریح بھی آگے آئے گی باب سوم فضائل میں۔

صدیق کے لقب سے زمانۂ جاہلیت میں بھی ملقب تھے بمطابق سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔

تاجدارِ ختم نبوت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خبر کی سب سے پہلے تصدیق فرماتے اور ہر ایک نیکی کے کام میں سبقت لے جاتے۔

والدہ ماجدہ سیدہ کو قدیم الاسلام صحابیات رضی اللہ عنہن میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ (والد ماجد) ۸ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے بعمر ساڑھے ۹۷ (ساڑھے ستانوے سال) محرم الحرام ۱۴ھ میں وصال فرمایا۔ والدین چچازاد بہن بھائی بھی تھے۔

ولادت باسعادت:

اور پرورش مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی برادری میں دولت مند، مروّت و احسان کے پیکر، مقرر اور صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔ مہمانوں کی میزبانی آپ کا شعار تھا۔ قضایا (جھگڑے۔ فساد) اور دِیَت (قصاص، خون بہا) کے احکام جاری فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح منصب میں سردارانِ مکہ معظّمہ میں شمار تھا۔

طہارت و پاکیزگی:

کبھی شراب نہ پی، بلکہ اپنے اوپر حرام کرلی تھی۔ فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روزِ الست سے روزِ ولادت تک روزِ ولادت سے روزِ وفات تک، روزِ وفات سے روزِ ابد الآباد تک سردارِ مسلمین ہیں اور

marfat.com

عالمِ ذرّیت سے روزِ ولادت، روزِ ولادت سے وصال تک، اور روزِ وفات سے ابدالآباد تک مومن مسلم اور طاہر ہیں۔"

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں اپنی مروّت و آبرو کی حفاظت کرتا تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو مرتبہ فرمایا "ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔"

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر چار برس کی تھی آپ کے والد ماجد اپنے ساتھ بُت خانہ میں لے گئے۔ آپ نے بت کو گرا دیا۔ امام قسطلانی قدس سرہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا۔ بت کو اوندھے نہ گرانے کا واقعہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (والد ماجد) نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والدہ سے ذکر کیا۔ والدہ نے فرمایا:

"جب یہ بچہ پیدا ہوا تھا مجھے اس کے بارے میں غیب سے اچھی باتیں بتائی گئی تھیں۔"

والدہ کا بیان ہے کہ

"جب یہ بچہ میرے پیٹ میں تھا میں نے ایک بت کو سجدہ کرنا چاہا مگر پیٹ سے بچے نے آواز دی اور جھکنے نہ دیا۔ غیب سے یہ آواز آئی .... تجھے مژدہ ہو تیرے عتیق بچے کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے۔"

(آئینہ خلافت، تاریخ الخلفاء، نزھۃ المجالس، مرآۃ، شانِ صحابہؓ، مقامات صحابہؓ، نقوش رسول نمبر، شواہد النبوۃ، ابوبکر صدیق از محمد حسین سیکل مصری، سیرۃ خلیفۃ الرسول، سیرۃ ابوبکر صدیق کی مدد سے سطور بالا لکھیں۔)

اخلاق و کردار:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاکیزہ اخلاق و پسندیدہ اطوار کی وجہ سے

marfat.com

اندھیرے میں شعاعِ نور کی حیثیت رکھتے تھے۔ بچپن ہی سے انہیں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوستی تھی اور رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ معلوم ہوتا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اخلاقِ حسنہ اخلاق حمیدۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکسِ جمیل ہے۔

تجارت کے کئی سفروں میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نرم دل اور شریفانہ طبیعت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلب سلیم کی دولت سے نوازا تھا۔ ابن ہشام تحریر فرماتے ہیں:

''ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں بہت تعلقات رکھنے والے محبوب، نرم اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ حسنِ معاملات میں بے مثل تھے۔'' (سیرۃ ابن ہشام)

قبولِ اسلام:

قبولِ اسلام کے سلسلہ میں کئی واقعات ہیں:

۱)...... آپ ملک شام میں تجارت کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے وہاں آپ نے ایک خواب دیکھا تھا جب آپ دولتِ اسلام سے مشرف ہونے لگے تو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کی دلیل طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ''کیا وہ دلیل کافی نہیں ہے جو ملک شام میں دیکھ چکے ہو تو فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ خواب کی تعبیر کے لئے آپ شام میں راہب کے پاس گئے۔ راہب نے پوچھا! آپ کا نام کیا ہے؟ کون سے قبیلہ سے ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ آپ نے جواب دیئے۔ راہب بولا: ''مکہ معظمہ میں بنی ہاشم سے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا تم ان کے دین میں داخل ہوگے ان کے پہلے وزیر ہوگے اور وصال کے بعد خلیفۂ اوّل۔''

خواب کیا تھا؟ چاند اور سوج کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے

marfat.com

لگایا اور اپنی چادر کے اندر کرلیا۔

راہب نے یہ بھی کہا توریت اور انجیل میں بھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نے پڑھی ہے اور میں ایمان لاچکا ہوں (غائبانہ) عیسائیوں کے خوف سے ایمان کا اظہار نہیں کرتا۔

(تاریخ الخلفاء، نزھۃ المجالس ج ۲)

۲)...... بیس سال پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا تھا۔ ایک چاند مکہ معظّمہ پر نازل ہوا کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ ایک ایک ٹکڑا ایک ایک گھر میں داخل ہوا۔ پھر یہ ٹکڑے مل گئے اور مکمل چاند بنا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں آ گیا۔

جب ایک راہب سے تعبیر پوچھی تو وہی تعبیر بتائی گئی جس کا اوپر ذکر ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۲، نزھۃ المجالس ج ۲، ضیاء النبی ج ۲)

۳)...... بحوالہ حصص الاتقیاء راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے یمن کی طرف گئے ایک بوڑھے راہب عالم فاضل سے ملاقات ہوئی۔ بوڑھا کہنے لگا تمہارا تعلق حرم کعبہ سے ہے؟ کئی سوال پوچھے اور جواب حاصل کئے۔ بوڑھے نے کہا "پیٹ سے کپڑا اٹھائیں" میں نے پڑھا ہے۔ مکہ شریف میں ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوں گے ان کے دو دوست ہوں گے ایک جوان دوسرا ادھیڑ عمر۔ ادھیڑ عمر والے کے پیٹ پر سیاہ داغ (تِل) بائیں ران کی طرف ہوگا۔" یہ نشانی واقعی تھی۔

دوبارہ اس بوڑھے سے ملے۔ بوڑھے شخص نے کہا یہ بارہ اشعار ہیں یہ نبی برحق کی خدمت میں پہنچادیں بارہ اشعار پڑھے۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

marfat.com

اور نبوت کی دلیل پوچھی تو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بارہ اشعار خود سنا دیئے جو بوڑھے عالم فاضل نے پڑھ کر دیئے تھے۔ اس طرح فوراً شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔

(معارج النبوۃ، سیرت حضرت ابوبکر صدیق، محمد الیاس عادل)

الراقم ذرّہ ناچیز نے اشارۃً خلاصہ مفہوم عرض کیا ہے اس بوڑھے کی عمر اس وقت تین سو نو (۳۰۹) سال تھی آسمانی کتب کا عالم تھا۔

۴)...... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں ایک روز ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا ایک شاخ میری طرف اس قدر جھکی کہ سر کے ساتھ آ لگی اور میرے کان میں کہا ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام فلاں وقت ظاہر ہوں گے جن کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ لوگ ان پر ایمان لائیں گے تجھے چاہئے کہ سب سے سبقت لے جائیں اور نیک بخت بنیں۔ میں نے کہا ''وہ میرے دوست حبیب ساتھی ہیں''۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اتفاقاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس درخت کے پاس آئے تو درخت سے آواز آئی ''اے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے مستعد ہو جا۔ وحی آ چکی۔ مجھے رب موسیٰ علیہ السلام کی قسم! کوئی شخص (بڑوں میں) تجھ سے سبقت نہیں لے جائے گا۔'' (معارج النبوۃ، ترمذی شرف ج ۲ مترجم مولانا بدیع الزمان، فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

اس قسم کے نو (۹) واقعات کتب سیر میں درج ہے سب صحیح ہیں جو کہ ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ملتی رہیں۔

marfat.com

آپؓ کو بعثت کا شدید انتظار تھا:

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

''میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اُس نے فکر و تردّد کی، مگر جس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اسلام پیش کیا تو انہوں نے بلا جھجک اسلام قبول کرلیا۔'' (آئینہ خلافت)

''مردوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بچوں میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عورتوں میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے اسلام لائے۔'' (تاریخ الخلفاء و فتح الباری)

ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اعلانِ نبوت سے قبل ہی بشارت دی تھی۔

ابتدائی اہل ایمان

ا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا:

نُورِ نبوت سے مُسْتَنِیْر چہرے پر روئے زمین کی سب سے پہلے نظر ڈالنے والی ہستی ایک عورت ہے پہلی خاتون، خلوت و جلوت کی رفیق، ہمکار و ہمراز، محرمِ زندگی، شریک حیات.......... اسی شام۔دن۔پیر) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے رکوع و سجود کی سعادت حضرت سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوئی۔ اوّل اہل قبلہ آپ ہیں۔ ماں کے ساتھ تمام بیٹیاں بھی ایمان لے آئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جبریل علیہ السلام اللہ کا سلام لے کر آئے۔ پہلی مومنہ، خدیجۃ الکبریٰ دس سال مونس و غمگسار بھی۔ مشیر و شریک کار بھی۔ مال و متاع ہی نہیں نقد جان بھی نثار۔ آخری دم تک حامل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینہ سپر رہیں۔

marfat.com

۲۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

دوسرے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا! یہ اللہ کا دین ہے، ایمان لے آئے۔ اس وقت کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۵ سال لکھی بعض نے پانچ سال۔ (تاریخ مسعودی)

متواتر اور صحیح حدیث ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۰ برس تھی۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۳)

۳۔ زیدؓ ابن حارثہ:

آپ ابوبکر ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے جگری دوست تھے۔ خانوادۂ نبوت کے تیسرے فرد حضرت زید ابن حارثہ بعمر ۱۵ سال۔

حطیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ''لوگو گواہ رہنا آج سے زید میرا بیٹا ہے۔'' یہ اعلان اس وقت تھا جبکہ حضرت زیدؓ کے والد اور چچا لینے کے لئے آئے مگر زیدؓ نے انکار فرما دیا۔ حضرت زیدؓ کی پہلی شادی ام ایمنؓ سے ہوئی جن سے اُسامہؓ پیدا ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن حصرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح ہوا۔ طلاق ہوگئی۔ یہی زینبؓ پھر ام المومنین کے شرف سے بہرہ ور ہوئیں۔

۴۔ ''آں کلیم اوّل سینائے ما'':

جب یہ اہل بیتؓ ایمان لا چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم دیرینہ ہم پیشہ ہم مشرب سفر یمن سے لوٹتے ہی نویدِ جانفزا سن کر آئے اور تصدیق فرمائی۔

(سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

marfat.com

قابل توجہ:

علماء نے لکھا ہے کہ مندرجہ بالا افراد کا تقدم موجب فضیلت نہیں کیونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بیوی تھیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ زیر کفالت اور کم سن تھے۔ زیدؓ بن حارثہ آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے برخلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ''رجال احرار'' آزاد مردوں میں سب سے پہلے تھے ذی اثر، ذی حشم، ذی ثروت، سلیم الطبع، صاحب الرائے، حلیم بردبار۔ (ماخوذ: سیرۃ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

ان کا بلا کسی تردّد اور دباؤ کے اسلام لانا موجب صد فضیلت تھا۔ آپ فوراً تبلیغ میں لگ گئے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ، حضرت طلحہؓ۔ قریش کی معزز شخصیات آپؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مالدار تاجر، جہاں دیدہ، تجربہ کار، سارا سرمایہ نشر واشاعتِ اسلام کیلئے وقف فرمادیا۔ رفاقت کا حق ادا کیا۔ لسانِ وحی ترجمان سے ''صدیق'' کا لقب پایا۔ غارِ ثور میں صاحب النبی۔ گوشۂ گور میں رفیقِ قبر بننے کی سعادتوں سے ہمکنار ہوئے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ناشر پاکستان سٹیٹ آئل لمیٹڈ)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''بعثت سے پہلے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ ایک دوسرے کے پاس آمدورفت، نشست وبرخاست، ہر اہم بات پر صلاح ومشورہ، ہر روز کا معمول تھا۔ کئی تجارتی سفر جو بیرونِ ملک پیش آئے ان میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر رہے۔ طباعِ میں کمال یکسانیت کے باعث باہمی اُنس ومحبت، درجۂ کمال تک پہنچا ہوا تھا۔''

marfat.com

شیخ ابوزہرہؒ نے الروض الاتف کے حوالہ سے ایک خواب کا ذکر کیا ہے۔
(اس کا خلاصہ قبول اسلام کے خواب نمبر۲ میں یہ کاتب الحروف بندۂ حقیر لکھ چکا ہے)

جس کی تعبیر علمائے اہل کتاب نے یہ بتائی تھی کہ عنقریب ایک آخرالزمان پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہونے والا ہے۔ جس کی اطاعت آپ کریں گے اور دنیا میں سعید ترین ہوں گے۔ (ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲)

چار پشتیں (نسلیں) صحابی ہونے کی تفصیل:

(۱) صدیق اکبرؓ کے والدینؓ (۲) خود آپؓ (۳) صاحبزادے عبدالرحمٰنؓ (۴) پوتے ابو عتیقؓ صاحبزادی اسماءؓ نواسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم) (سیرت ابوبکر صدیقؓ مصنف محمد رضا، مترجم محمد سرور گوہر نظر ثانی حافظ ثناء اللہ ضیاء، فروری ۲۰۰۵ء)

سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہؓ کے مبارک عقد کی تقریب سعید میں حضرت صدیق اکبرؓ کا کردار و خدمات:

جب نکاح کا پروگرام طے ہو چکا۔ ابوطالب اور ان کے بھائی اندوہ گین ہو گئے، کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے کپڑے نہ تھے جو نوشاہ (دولہا) کے لئے موزوں ہوں۔ اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی جب ملاقات سے مشرف ہوئے، عرض کیا اے برگزیدۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جبین مبارک پر ملال کیوں ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صورت احوال بیان فرمائی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسکرائے اور عرض کیا حضرت عبدالمطلب نے سونے کے ہزار دینار اور کچھ عمدہ کپڑے میرے سپرد کئے تھے اور وصیت کی تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت ہو تو اسے آپ کے حوالے کر دوں۔

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اجازت کے ساتھ باہر گئے اور سونے کی بھری ہوئی تھیلی نئے جوڑے کپڑوں کے لائے۔ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں کو پہنا اور اسی اثناء میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے بھی شاہانہ لباس ارسال کیا۔ حضور سید البشر صاحب جمال و کمال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لباس پر کسی کے لباس کو ترجیح نہیں دیتا۔" بلاشبہ درحقیقت وہ لباس و دینار وغیرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کے تھے مگر آپ نے احسان کے اظہار کو پسند نہ کیا۔ آنجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امورِ کلیہ اور جزئیہ میں کسی بھی طریقے سے کسی چیز سے مددگاری میں کبھی دریغ نہ کیا۔

آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مجھے یہ بھی توقع ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر جانے میں ہماری رفاقت کریں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

سرِ تسلیم خم ہے مزاج یار میں جو آئے
بسر رویم کہ ایں رہ بپائے نتواں رفت

"سر کے بال جانے کیلئے حاضر ہیں یہ راستہ پاؤں سے چلنے والا نہیں ہوسکتا" (بحوالہ معارج النبوۃ مترجم)

اشاعت اسلام

مکہ شریف کی پہلی مسجد:

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک مسجد بنائی جس میں وہ نماز ادا فرماتے اور تلاوتِ قرآن حکیم کرتے۔ مشرکی کے بچے اور عورتیں پُرسوز تلاوت سن کر ان کے گرد جمع ہوجاتے عہد اسلام میں یہ پہلی مسجد تھی جو کہ مکہ معظّمہ میں

marfat.com

بنائی گئی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ مترجم: محمد حسین سیکل مصری)

تمام امت میں سب سے افضل:

علمائے اہلسنّت وجماعت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد صداقت مآب رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ خطباء نے آج تک کروڑوں بار اپنے خطبوں میں پڑھا ہے افضل البشیر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اس بارے میں دلائل از قرآن وحدیث ان شاء اللہ آگے آئیں گے۔

یہاں صرف امام ربانی مجد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ العزیز کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے بحوالہ مکتوب شریف ۲۶۶ دفتر اوّل:

"افضلیت کی ترتیب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے درمیان خلافت کی ترتیب کے موافق ہے۔ شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کی افضلیت صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ان کی خلافت کے دور میں یہ بات بطریق تواتر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی سے زائد محدثین نے روایت کیا ہے۔"

حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ان دونوں پر یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں جو ایسا کہے وہ مفتری ہے اس کی سزا وہی ہوگی جو تہمت لگانے والے کو دی جاتی ہے۔

حتیٰ کہ علامہ عبدالرزاق جو اکابر شیعہ میں سے ہے کہتا ہے کہ

"میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو اس لئے افضلیت دیتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خود اپنے اوپر ان کو فضیلت دی ہے۔"

marfat.com

انفاق فی سبیل اللہ اور تبلیغ اسلام:

قبولِ اسلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ راست ثابت ہوئے۔ کئی جلیل القدر حضرات ان کے ذریعے ایمان لائے۔ مثلاً حضرت عثمان، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔ جن قبائل میں آپ کا اثر و رسوخ تھا ان میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتے۔ بہت سے غلام جو اسلام لانے کے بعد اپنے سنگدل آقاؤں کے مظالم کا نشانہ بن رہے تھے۔ ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید خرید کر آزاد کیا۔ سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن ریاح کو آزاد کروایا۔ ان کا آقا مشرک امیہ بن خلف انہیں گرم ریت پر لٹاتا بھاری پتھر سینے پر رکھتا۔ ہر روز کوئی نیا عذاب تجویز کرتا۔ کبھی ہاتھ پاؤں باندھتا، کوڑے لگاتا، گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا جاتا، لیکن بلال رضی اللہ عنہ احد احد ہی پکارتے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک طاقتور غلام اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا اور آزاد کیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن کے مطابق نصف سیر سونا کے عوض ج ۲)

حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا والدہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، اُم عُبیس رضی اللہ عنہا، حضرت عامر رضی اللہ عنہ، نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا، ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ، لُبنیہ رضی اللہ عنہا، زِنیرہ رضی اللہ عنہا کو بھی خرید کر آزاد فرمایا۔ ان پر کثیر رقوم راہِ خدا میں خرچ کیں۔ مسجد نبوی شریف کی زمین خریدنے کے لئے سہل رضی اللہ عنہ و سہیل رضی اللہ عنہ کو زمین کی قیمت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نے ادا فرمائی۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۧ

(سورۃ اللیل آیت ۱۷ تا ۲۱)

marfat.com

''دور رکھا جائے گا اُس سے (نار سے) جو سب سے بڑا پرہیزگار۔ جو دیتا ہے اپنا مال اپنے (دل) کو پاک کرنے کیلئے اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اُسے دینا ہو بجز اس کے کہ وہ اپنے پروردگار کی خوشنودی کا طلبگار ہے اور وہ ضرور اس سے خوش (راضی) ہوگا۔''

بمطابق جملہ مفسرین یہاں اتقیٰ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جب آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا تو کفار نے کہا بلال رضی اللہ عنہ کے کسی احسان کو اتارنے کے لئے ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب مولا کریم نے خود دیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی رضامندی کے لئے کیا۔ سورۃ الضحیٰ میں رب تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

''اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔''

سورۃ اللیل میں یہی ارشادِ خداوندی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا! وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ...... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں احادیث:

۱)...... راوی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا۔'' (ترمذی شریف)

۲)...... ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مال کو اپنے مال کی طرح خرچ فرمایا کرتے تھے۔'' (راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

marfat.com

۳) ...... ''جس روز آپؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تمام رقم چالیس ہزار دینار یا درہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے۔''

(راوی ام المومنین صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا)

۴) ...... ترمذی شریف میں ہے: ''میں نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ اتار دیا۔ سوائے ابوبکرؓ کے احسان کے۔ ابوبکرؓ کا احسان اس قدر عظیم ہے کہ قیامت کے دن اس کا بدلہ اللہ ہی عطا فرمائے گا۔''

۵) ...... بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث شریف: ''ابوبکر کے مجھ پر ایسے عظیم احسانات ہیں کہ اور کسی کے نہیں۔ انہوں نے جان اور مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی بھی میرے عقد میں دے دی۔''

پونجی راہ خدا میں دے دی
بیٹی نبی کے نکاح میں دے دی

جان کی لگائی باری اکثر
رضی اللہ تعالی عنہ

(مفتی احمد یار خان گجراتیؒ)

جوانمردی اور جانثاری:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام طواف کعبہ کے لئے حرم شریف میں تشریف لے گئے۔ کفار نے آپ ﷺ کو گھیر لیا اور ظلم کیا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پتہ لگا دوڑے آئے۔ کفار نے آپ ﷺ کو چھوڑ دیا اور تمام مشرکین جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے۔ لہولہان کر دیا۔ کفار نے آپ رضی اللہ عنہ کو پاؤں سے روندا۔ چہرے پر

marfat.com

جوتے مارے آپ بے ہوش ہو گئے۔ آپ کے گھر والوں کو پتہ چلا۔ وہ حرم میں پہنچے اور مشرکین سے چھڑا کر لے گئے۔

ہوش آنے پر فرمایا: میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ امی جان نے اصرار کیا کہ وہ کچھ کھائیں پئیں۔ کہا ”خدا کی قسم! جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ لوں نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ چنانچہ آپ کو دارارقم لے جایا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھک کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہو گئے۔

مشورہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روزانہ دوبار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر برائے مشورہ تشریف لے جاتے تھے۔ مشورہ لیتے اور اس پر عمل فرماتے۔ (بخاری شریف)

ہجرت حبشہ:

ایک بار آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت حبشہ کا قصد کیا، مگر راستے ہی سے واپس لوٹ آئے۔ وجہ؟: دورانِ سفر جب قبیلہ قارہ کے رئیس ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا۔ کہاں کا پروگرام ہے؟ جواب دیا: ”مجھ کو میری قوم نے نکال دیا ہے۔“ ابن الدُغنہ نے کہا ”تم سا آدمی جو بے کسوں کا مددگار، مہمان نواز اور راہِ حق کی مصیبتوں میں غم خوار ہو وہ نہ اپنے گھر سے نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے۔ میں تم کو پناہ دیتا ہوں، مکہ شریف لوٹ چلو۔ اپنے وطن میں رہ کر اللہ کی عبادت کرو۔“

چنانچہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ ابن الدُغنہ نے قریشِ مکہ معظّمہ کے سامنے اس امان کا اعلان کر دیا۔ جسے قریش نے بلا تأمّل تسلیم کر لیا،

marfat.com

لیکن ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ ''ابوبکرؓ سے کہہ دو کہ وہ عبادت گھر سے باہر نہ کریں، تاکہ ہمارے نوجوان اور ہماری عورتیں کہیں مبتلائے فساد نہ ہو جائیں۔''

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر کے ساتھ مسجد میں ایسی رِقتِ قلبی کے ساتھ قرآن حکیم پڑھنا شروع کیا جس سے قریش کے نوجوانوں اور عورتوں کے دل موم ہو گئے۔ قریش نے ابن الدغنہ سے رجوع کیا۔ اس نے آپؓ کو سمجھانا چاہا۔ آپؓ نے صاف فرما دیا ''تمہاری پناہ تم کو مبارک ہو میں اللہ کی پناہ سے راضی وخوش ہوں۔'' (آئینہ خلافت بحوالہ طبقات ابن سعد و بخاری شریف)

بطورِ امیر الحج:

۹ھ میں آپ کو امیر الحج بنایا گیا............ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علالت کے دوران سترہ نمازوں کی امامت کرانا بھی خدمات کے زُمرے میں آتا ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام)

غزوات و دیگر امور میں خدمات:

اوّل تا آخر تمام غزوات میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔

غزوۂ بدر:

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مقام عریش (چھوٹا سا سائبان) میں تشریف فرما ہوئے۔ سوال پیدا ہوا آپ کے ساتھ کون رہے؟ یہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ ننگی تلوار لے کر حفاظت پر رہے۔ جب کفار قریب آتے تو آپؓ زور سے تلوار چلاتے وہ بھاگ جاتے۔

marfat.com

بخاری شریف میں ہے کہ حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے سر بسجود ہو کر دعا مانگی چادر مبارک کاندھوں سے گری۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر کاندھوں پر ڈالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رِقت طاری تھی عرض کیا ''اللہ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اب بس کیجئے۔''

غزوۂ اُحد:

غزوۂ اُحد میں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور سراجا منیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت فرماتے اور سر بکف ہو کر لڑتے بھی رہے۔

غزوۂ احزاب:

غزوۂ خندق میں مسلمانوں کا ایک دستہ آپؓ کے ماتحت خندق کی حفاظت پر مامور تھا۔

غزوۂ مُصطَلِق:

اسی کے دوران واقعہ افک پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورۂ نور نازل فرمائی۔

حکمِ تیمّم:

ایک اور سفر کے دوران سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار ٹوٹنے پر ایک ہی جگہ مسلمانوں کو رُکنا پڑا۔ نماز کا وقت آ گیا بغیر وضو نماز پڑی۔ اس وقت حکم تیمّم نازل ہوا۔ سورۃ النساء آیت ۴۳۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے۔ وہ خاموش رہیں۔ تیمّم کا حکم آنے پر

marfat.com

اصحاب رضی اللہ عنہم ام المومنینؓ پر بہت خوش ہوئے۔ جناب صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے لئے کس قدر بابرکت ہوئیں کہ قیامت تک یہ ان کا احسان باقی رہے گا۔ (خلاصہ حدیث بخاری شریف)

سریہ اُمّ قرفہ:

۶ھ میں آپؓ کو ایک سو اصحابؓ کے ہمراہ بنو فزارہ کی سرکوبی کے لئے وادی القریٰ بھیجا گیا دشمن کے لشکر کی قیادت ایک عورت اُمّ قرفہ کر رہی تھی۔ دشمن کو شکست دی۔

بیعت رضوان:

کفار نے عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا سفیر بنا کر حدیبیہ میں بھیجا۔ عروہ نے کہا! ''اگر تم پر نازک وقت آن پڑا یہ تمام مسلمان بھاگ جائیں گے۔'' یہ سن کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سراپا جلال بن گئے اور کڑک کر فرمایا ''جا اپنا کام کر''۔ عروہ نے انجان بن کر پوچھا ''یہ کون ہے؟'' بتایا گیا: ابوبکر بن ابی قحافہؓ...... صلح نامہ پر سب سے پہلے دستخط کرنے والے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

غزوۂ خیبر، سریہ بنو کلاب میں بھی آپؓ شریک تھے اور خوب شجاعت کا مظاہرہ فرمایا۔ سریہ ذات السلاسل:

۸ھ میں خبر ملی کہ وادی القریٰ میں بنو قضاعہ کے کچھ گروہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور دشمنوں نے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھ لیا تھا، تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو تین سو اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی سرکوبی کیلئے بھیجا۔ دشمن کی تعداد زیادہ

marfat.com

ہونے پر مزید کمک مانگی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو دوسو مجاہدین دے کر روانہ فرمایا۔ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ بعد از مقابلہ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ واپسی پر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خیال آیا شاید وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہیں! عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: عائشہؓ۔ عرض کی۔ مردوں میں؟ فرمایا: عائشہؓ کے والدؓ۔ پھر کون؟ فرمایا: عمرؓ۔ (بخاری شریف)

سریہ سیف البحر باہم ضبط میں بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ فتح مکہ معظّمہ کے موقع پر آپ کے والد ماجد ابوقحافہؓ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوۂ حنین اور طائف میں بھی ان کے کارنامے بہت نمایاں ہیں ان کے بیٹے عبداللہؓ کا شمار شہدائے طائف میں ہوتا ہے۔

غزوۂ تبوک میں ۲۷ھ

وفد بنو تمیم:

۹ھ میں یہ وفد حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ ان کی امارت پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے مابین تلخ کلامی ہوئی جس پر پہلے آیت ۲ سورۃ حجرات نازل ہوئی اور پھر ان کی شان میں آیت ۳ حجرات کا نزول ہوا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آیت کریمہ!

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط

"تمام اصحاب رضی اللہ عنہم یہ آیت مبارکہ سن کر خوش ہوئے اور یارِ غار رضی اللہ عنہ رونے لگے آپؓ سمجھ گئے کہ دین مکمل ہوا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہیں

marfat.com

رہیں گے۔"

جیشِ اُسامہؓ میں شرکت:

ماہ صفر ۱۱ھ میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر شام کی طرف بھیجنے کیلئے تیار فرمایا۔ لشکر کا سپہ سالار اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر فرمایا اس میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ لشکر جُرف کے مقام پر تھا، جبکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بہت علیل ہو گئے اور وصال فرما گئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ (عمر اس وقت ۱۹ سال) کو اطلاع ملی تو وہ مع لشکر اصحاب کبار رضی اللہ عنہم واپس مدینہ منورہ آ گئے اور یہ مہم وقتی طور پر ملتوی کر دی گئی۔

اس واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بلا چون و چرا کرنے کی بہترین بے مثل مثال ہے کہ بہترین و افضل ترین امت حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو انیس سالہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے زیر کمان ماتحتی میں بھیجا گیا، تعمیل ارشاد کی۔

وصال پاک آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلا سرکاری آرڈر خلیفۃ الرسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر اسامہؓ کی روانگی کا دیا اور خود امیر لشکر اُسامہؓ کی اجازت سے مدینہ منورہ میں رہے، کیونکہ ظاہری و باطنی سلطنت کے امیر المومنین خلیفۃ الرسول و نائب رسول بن چکے تھے۔ برائے ادائیگی فرائض خلافت مدینہ شریف میں رہنا نہایت لازمی تھا۔

متفرق معلوماتی باتیں متعلقہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱)......ابن عمرؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com

''جس نے ازراہ تکبر اپنے کپڑے کو گھسیٹا تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: ''میرے کپڑے کی ایک جانب لٹک جاتی ہے البتہ میں اس کا خیال رکھتا ہوں۔'' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم ازراہِ تکبر ایسا نہیں کرتے ہو۔''

(بخاری کتاب المناقب، حدیث ۳۶۶۵)

۲)...... راوی ابوہریرہ: مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب من جمع الصدقۃ و اعمال البر حدیث ۱۰۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَصْبَحَ مِنکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا۔

''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَبِعَ مِنکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً۔

''آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی ہے؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا۔

''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا۔

''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟''

marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

''جس میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

(بحوالہ سیرت ابوبکر صدیق ؓ مصنف محمد رضا مترجم محمد سرور گوہر نظر ثانی حافظ ثناء اللہ ضیاء مکتبہ اسلامیہ لاہور فروری ۲۰۰۵)۔

marfat.com

باب سوم

- شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور قرآن مجید
- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور احادیث مبارک
- صدیق ہونے کے ثبوت
- ارشادات صحابہ رضی اللہ عنہم
- اوصاف اہل بیت اطہار کی نظر میں
- محققین اور غیر مسلموں کی نظر میں
- گرجے پر آب زر سے عبارت
- سوال: کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ؟
- مزید فضائل از احادیث
- صدیق اور عتیق کی تشریح
- دلچسپ مکالمہ مابین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور علی المرتضی رضی اللہ عنہ
- کامل توافق وتشابہ ومکمل ہم آہنگی ویک رنگی مابین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ

marfat.com

فضائل۔ خصوصیات۔ عظمت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو بھی ذکر خیر ہے اس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قرب و معیتِ خداوندی:

سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کیا جارہا ہے اور غزوۂ بدر کے بارے میں تربیت دی جارہی ہے۔ اصول ارشاد فرمائے جارہے ہیں۔ آیت مبارکہ سترہ کا آغاز یوں ہے:

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ۔

''پس تم نے نہیں قتل کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا انہیں۔''

سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا رب کریم سے کمال قرب ثابت ہے۔ نہتے مسلمانوں کا اپنے سے تین گناہ مسلح اور طاقتور لشکر کو تہس نہس کر دینا۔ نصرتِ خداوندی کا کرشمہ تھا جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو عنایت کی گئی۔

جنگِ موتہ میں اہل اسلام کی تعداد صرف تین ہزار تھی۔ قیصر کی فوج دو لاکھ تھی۔ فاتحِ اُندلس طارق علیہ الرحمۃ سترہ سو جانبازوں کے ساتھ شاہِ اُندلس کے ستر ہزار شہسواروں سے ٹکرایا اور ان کو کچل کر رکھ دیا۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۲)

ان آیات و احادیث کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جن میں شان و خصائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے، کیونکہ ان میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لازماً آتے ہیں۔ بعد میں ان آیات و احادیث کا بیان ہوگا جن میں خصوصی طور پر خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ ہی کا ذکر ہے۔

قرآن مجید میں جابجا تمام اصحابؓ کی شان و عظمت بیان فرمائی گئی۔ مثلاً

marfat.com

۱)...... رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡ عَنۡہُ ۔ (سورہ توبہ آیت ۱۰۰)

قرآن شریف میں یہ دیگر کئی مقامات پر بھی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضا مندی وخوشنودی کی سند جاری فرمادی۔

۲)...... لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ (سورۃ الفتح آیت ۱۸)

حدیبیہ کے موقع پر نزول ہوا جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

۳)...... اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ ۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۲)

۴)...... ذٰلِكَ مَثَلُھُمۡ فِی التَّوۡرٰۃِ وَ مَثَلُھُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ۔ (سورۃ الفتح آخری آیت)

۵)...... سورۃ البقرہ آیت ۲۱۸۔ ''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں تو یہی لوگ امید رکھتے ہیں اللہ کی رحمت کی۔'' (ترجمہ ضیاء القرآن ج۱)

۶)...... سورہ آل عمران آیت ۱۵۲: وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰہُ عَنۡھُمۡ ط ''اور بے شک معاف فرمادیا ہے اللہ نے انہیں۔''

۷)...... سورۃ التوبہ آیت ۲۰: اَعۡظَمُ دَرَجَۃً عِنۡدَ اللّٰہِ۔ ''اُن کا درجہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔''

۸)...... سورہ آل عمران آیت ۱۷۱: ''خوش ہو رہے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر اور اس پر کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر ایمان والوں کا۔''

۹)...... سورہ آل عمران آیت ۱۷۲: ''صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے اجر عظیم ہے۔''

۱۰)...... سورہ بقرہ: اُولٰٓئِكَ ھُمُ الۡمُھۡتَدُوۡنَ ۔ ''یہی حضرات ہدایت یافتہ ہیں۔''

۱۱)...... آل عمران آیت ۱۹۵: ''وہ جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے وطن سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور (دین کیلئے) مارے گئے اور ضرور داخل کروں گا انہیں باغوں میں۔'' (یارانِ نبی بے مثل صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر)

marfat.com

۱۲)...... سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷: اُولٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ''وہی کامیاب و کامران ہیں۔''

۱۳)...... سورۃ توبہ آیت ۲۰: اُولٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ ''یہی ہیں جو کامیاب ہیں۔''

۱۴)...... سورۃ انفال آیت ۷۴: اُولٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ ''وہ سچے ہیں۔''

رب تعالیٰ نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احباب و اصحاب رضی اللہ عنہم کو صادق فرما رہا ہے۔

۱۵)...... سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۴، ۵، ۱۰، ۱۸، ۱۹، ۲۶، ۲۹ میں عظیم اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں۔

۱۶)...... سورہ انفال آیت ۷۴: اُولٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ''صحابہ کا ایمان سچا حق ہے۔''

۱۷)...... اُولٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۔ (ہدایت یافتہ) (نیک پارسا و پاکیزہ عادل)

۱۸)...... سورۃ التوبہ آیت ۸۹: ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ اور آیت ۱۰۰ سورہ توبہ۔ یہ بیان و مضمون قرآن حکیم میں کئی مقامات پر ہے۔

الراقم بے مقدار نے قریباً اسّی سے زائد مقامات پر قرآن کریم میں اصحاب رضی اللہ عنہم کا نورانی بیان دیکھا ہے۔ مذکورہ آیات مع ترجمہ تلاوت فرمائیے اور اپنے ایمان میں اضافہ کیجئے۔

۱۹)...... سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹ کا آخری حصہ: وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ ''اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔'' اس میں مسلمانوں کو اصحابؓ کے نقشِ قدم پر بھی چلنے کی ہدایت کی جارہی ہے۔ اصحابؓ کا احترام ایمان کی علامت ہے۔ ان پر لعن وطعن اور سب وشتم قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔

marfat.com

مذکورہ ہر مقام پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

چند احادیث کا مفہوم اور خلاصہ:

۱)...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو۔

۲)...... برا بھلا مت کہو۔

۳)...... لعن وطعن مت کرو۔

۴)...... تم اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھ سیر جَو خرچ کرنے کا ثواب نہ پاسکو گے۔

۵)...... جو ان کو گالیاں دے گا اس پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

۶)...... جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے اللہ تعالیٰ کو برا کہا۔

یہ احادیث حدیث شریف کی قریباً ہر کتاب میں آپ کو مل سکتی ہیں جن کا مفہوم وخلاصہ بندہ نے لکھا ہے۔ (مثلاً کتاب الشفا از قاضی عیاض اندلسیؒ)

صحابہؓ کو برا کہنے والوں کا انجام

۱۔ گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سزا:

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک مردے کو غسل دینے کے لئے بلا گیا میں نے جب اس کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو ایک موٹا سانپ اس کی گردن میں لپٹا ہوا دیکھا بالآخر میں نے اسے غسل کے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ اور میں واپس آ گیا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا تھا۔ (کتاب الروح، از حافظ ابن قیم، ترجم مولانا محمد شریف نوری نقشبندی ص ۱۳۱ شبیر برادرز لاہور)

marfat.com

۲۔ شیخینؓ کو گالیاں دینے کا انجام:

مسجد نبوی شریف میں ایک شخص دیکھا جس کا آدھا چہرہ سیاہ اور آدھا سفید تھا۔ بولا لوگو! مجھ سے عبرت حاصل کرو میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کسی نے آ کر میرے چہرے پر تھپڑ رسید کیا اور کہا تو شیخین رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا۔ بیدار ہوا تو میرا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور آدھا سفید۔ (ص ۳۴۱ کتاب مذکورہ)

۳۔ ذبح کرنے کا حکم فرمانا:

ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ٹیلے پر جلوہ افروز ہیں۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: فلاں شخص مجھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے وہ لایا گیا۔ وہ عمانی تھا۔ اسے لٹایا گیا۔ فرمایا اسے ذبح کیجئے۔ یہ اس قدر چیخا کہ بزرگ بیدار ہو گئے اور اس کے گھر پہنچے۔ گھر والوں نے بتایا رات کسی نے اسے چارپائی پر ذبح کر دیا۔ (ص ۳۴۱ کتاب مذکورہ)

۴۔ آنکھیں نکلی ہوئیں:

علامہ قیروانیؒ نے کتاب البستان میں لکھا ہے: ایک آدمی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا ایک دن اس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی رخساروں پر نظر آئیں تو اس سے مسجد نبوی شریف کے امام الحسن مطلبی نے پوچھا یہ کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا رات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ سے دونوں حضرات (شیخینؓ) نے شکایت کی کہ یہ شخص ہمیں ایذا دیتا ہے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بے حد خفا ہوئے اور اپنی انگلیوں سے آنکھ نکال دی۔ (ص ۳۴۱ کتاب الروح مصنف حافظ ابن قیم، ناشر شبیر

marfat.com

برادرز لاہور مترجم مولانا محمد شریف نوری نقشبندی ۱۹۹۷ء اشاعت اوّل)

۵۔ ذبح کر دیا گیا:

ایک شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ذبح کر دیا گیا۔ خواب میں۔ صبح واقعی وہ مر چکا تھا۔ (ص ۳۴۷ حوالہ درج بالا)

۶۔ آدھا چہرہ سیاہ تھا:

اسی کتاب الروح میں الراقم نے پڑھا۔ ایک شخص کا آدھا چہرہ سیاہ تھا ملک شام میں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا۔ خواب میں اسے تھپڑ مارا گیا۔ صبح اٹھا تو منہ کا وہ حصہ سیاہ ہو چکا تھا۔ (ص ۳۴۸ حوالہ درج بالا)

۷۔ گالیاں دینے والا کافر:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں چند افراد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دی۔ امیر المومنین نے تیس کوڑوں کی سزا دی۔

مسئلہ: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو گالی دینے والا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے والا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے والا بلا اختلاف کافر ہے۔ (مقامات صحابہ ص ۵۲) از جناب صاحبزادہ افتخار الحسن زیدیؒ)۔ ایسے سینکڑوں واقعات کتب صحیحہ میں موجود ہیں۔

گاندھی جی کے تاثرات:

۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو ہریجن میں انگریزی زبان میں گاندھی جی نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی تعریف کی .... میں اس ضمن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا نام لینے پر مجبور ہوں کہ باوجود ایک وسیع مملکت کے حاکم ہونے کے ان لوگوں نے انتہائی فقیرانہ زندگی بسر کی۔ (صدقِ جدید ص ۸ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)

marfat.com

سیدنا صدیق اکبرؓ اور قرآن مجید

واقعہ ہجرت میں خصوصیات سیدنا ابوبکرؓ:

سورۃ توبہ آیت ۴۰:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ۔

''یعنی جب وہ دونوں غار میں تھے (دو میں کا دوسرا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ رنج وغم نہ کیجئے بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے ان پر تسکین نازل فرمائی۔''

تمام مفسرین ومحدثین ومحققین کا اتفاق کہ اس آیت کریمہ میں ''صاحب'' سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکینہ (سکونِ خاطر وتسلی) تو کبھی زائل نہیں ہوا۔ بس غارِ ثور میں جس پر سکینہ نازل ہوا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

سفرِ ہجرتِ مدینہ منورہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رہے۔ ذکرِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقعہ ہجرت میں نہ کریں تو سارا واقعہ ہی بالکل نامکمل رہتا ہے۔

دولت کدۂ صدیق اکبرؓ پر:

جب رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور ہجرت کے متعلق بتایا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوراً تیار ہو گئے۔

marfat.com

وہ جان نثارِ مصطفٰے تیار فوراً ہوگیا
اور ساتھ اپنے لے لیا جو راہِ میں درکار تھا

سامان و تیاری:

اس روز حضور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سفرِ ہجرت کیلئے دو اونٹیاں خریدی تھیں۔ ایک شخص عبداللہ بن اریقط کو اجرت پر رہنمائی کے لئے مقرر کیا (یہ شخص غیر مسلم تھا مگر وفادار اور بے حد قابل اعتماد) یہ راستہ سے آگاہ تھا۔ اسے کہا تھا جس وقت ہم جہاں بلائیں اونٹنیاں لے کر وہاں پہنچ جانا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امانتیں سپرد کر کے سلا دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا۔ ان کی جانثاری کا ذکر ذکرِ خیر ۴/۳ سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے حال میں کیا گیا ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جلدی میں سفر کا سامان تیار کیا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو توشہ دان باندھنے کے لئے کوئی رسّی یا کپڑا وغیرہ نہ ملا تو انہوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے۔ ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا اور دوسرے سے پانی کے مشکیزے کا منہ۔ اس خدمت کی بدولت انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے "ذات النطاقین" (نطاق بمعنی کمر بند) کا خطاب پایا۔ اور یہی قیامت تک مشہور رہے گا، کیونکہ جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے وہ مقبول و مشہور و منظور اور مکمل ہوتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ ایسا کرنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا تھا:

حبیب حق کی خوشنودی صلہ تھا جوش خدمت کا
شرف پایا ہوئیں ذات النطاقین آج اسماء رضی اللہ عنہا

marfat.com

آپؓ نے اپنے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دن مکہ شریف میں اور رات غارِ ثور میں گزارنے کی ہدایت فرمائی۔ اپنے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو دن بھر بکریاں چرانے اور رات کو غارِ ثور میں دودھ پہنچانے کا حکم دیا.......... اس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سارا کنبہ دورانِ ہجرت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے وقف تھا۔

آپؓ نے ساری رقم جو گھر میں تھی ساتھ لے لی۔ والد ماجد رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے پیسے لے گئے ہوں گے۔ گھبرائے صاحبزادی نے پتھر کی ٹکڑیاں تھیلی وغیرہ میں ڈال کر طاق میں رکھ دیئے کہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ حضرت ابوقحافہؓ نے ہاتھ لگا کر ٹٹولا، مطمئن ہو گئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں جس طرف سے دشمن کا خطرہ ہوتا ادھر ہو جاتے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر:

رات کی تاریکی میں چلتے چلتے بوجہ پتھریلی زمین، نوکدار پتھر، سنگریزے دونوں ہستیوں کے پاؤں زخمی ہو گئے۔ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا انگوٹھا مبارک بہت زخمی ہوا۔ پاپوش مبارک خون سے بھر گئی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھا لیا۔ (یہ مقصد بھی ہوگا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے زمین پر نقوش ونشان نہ پڑ جائیں)۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوں گے کیسا منظر ہوگا؟ تین میل کا فاصلہ طے کر کے غارِ ثور تک پہنچے۔ جبلِ ثور میں یہ غار بہت اونچائی پر، اوپر چڑھنے اور جانے کے لئے کوئی راستہ کوئی سیڑھیاں وغیرہ بھی نہ

marfat.com

تھیں۔ نہایت دشوار گزار رستہ اور پھر تاریکی۔

نہ دیکھا جاسکا پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جراحت کو
بصد اصرار کندھوں پر اٹھایا شانِ رحمت کو
صدیق یارِ باوفا کندھے پہ حضرت کو اُٹھا
عازم ہوا اس کوہ کا جس میں پڑا اک غار تھا

غارِ ثور میں ورود:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم دے کر عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''پہلے مجھے غار میں داخل ہونے دیں۔'' یہ واقعہ مشکوٰۃ شریف کی طویل حدیث پاک میں موجود ہے۔ جو حضرات نہیں مانتے ان کی کتب میں بھی ہے۔
(تفسیر حسن عسکری میں بھی)

غار بہت تنگ اور تاریک تھا۔ اس میں کئی سوراخ تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر ہر سوراخ کو بند کیا۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس پر اپنی ایڑھی رکھ دی۔ خصوصاً اندر جانے کا راستہ بہت تنگ تھا۔ (اب پتھر توڑ توڑ کر کھلا راہ کر دیا گیا ہے)

سلام اس پر جو یارِ غار بھی تھا راہِ ہجرت میں
سلام اس پر کہ جس نے دے دیا سب کچھ محبت میں

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غار کو صاف کرنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اندر تشریف آوری کیلئے درخواست کی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اندر چلے گئے۔

عجائبات قدرت اور خدائی لشکر:

رب العزت نے غار کے سامنے ایک درخت اُگا دیا، جو پرانا معلوم ہوتا

marfat.com

تھا۔ مکڑی نے جالا تن دیا۔ کبوتری نے انڈے دے دیئے۔ جالا بھی پرانا معلوم ہوتا تھا، یہ ذکر درخت، کبوتری اور مکڑی کا معتبر و مستند کتب حدیث و سیر میں موجود ہے جو نہ مانیں اُن کی مرضی۔ (راقم)

رب دوجہان کا لشکر کہیں ابابیل۔ یہاں مکڑی و کبوتری وغیرہ۔ نمرود جس نے خدائی دعویٰ کیا اس کے لئے مچھر۔ یاد رہے حرمین شریف کے کبوتر اسی کبوتری کی نسل سے ہیں۔

کفار غار تک:

کفار کھوج وغیرہ لگاتے لگاتے غار کے منہ تک پہنچ گئے۔ کافروں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے، مگر دشمن نہ دیکھ سکتے تھے۔ ظاہری علاماتِ مذکورہ سے بھی انہیں یقین ہوگیا تھا کہ غار کے اندر کوئی نہیں گیا یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ امام بوصیری قدس سرہ کے شعر کا ترجمہ قصیدہ بردہ شریف سے:

صدق اور صدیق غار ہی میں تھے چھپے
غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم

حضرت معین واعظ الکاشفی قدس سرہ غارِ ثور میں قیام پر کیا فرماتے ہیں؟

معارج النبوۃ شریف ج ۳ واقعہ ہجرت مدینہ منورہ کے دوران مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تفصیلاً بہت طویل حالات بیان فرمائے ہیں۔ اشارۃً چند جملے ملاحظہ فرمائیے۔

۱) لطیف اشارات:

ہر بادشاہ جسمانی (مادی) قوت و طاقت اور فوجی قوت سے دشمن پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔ حق تعالیٰ کے لشکر جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ کبھی مچھر اس کے

marfat.com

میدان قدرت میں سپہ سالاری کرتا ہے۔ کبھی کبوتر دروازے پر نگہبانی کرتا ہے اور پردہ داری مکڑی کرتی ہے۔ رب کائنات نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کمزور ترین مخلوق سے دشمن کے مکروفریب کو دور کروں؟ جبکہ جبریل علیہ السلام نے اجازت مانگی تھی کہ میں اپنے پروں سے غار کو چھپادوں، بلکہ پہاڑی کو چھپالوں۔

۲) شیطان کی فریب کاری اور مکڑی کا تعارف:

کبوتری نے انڈے دیئے۔ شیطان کفار کو بتانے لگا تو جبریل علیہ السلام نے پَر مارا اور شیطان کو ساتویں زمین پر پھینکا اور بے ہوش کردیا یہ وہی مکڑی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خانہ کعبہ کی حدود متعین کرنے کیلئے بھیجا تھا۔

۳) سانپ غار میں:

یہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا مکہ معظّمہ کو کون سا راستہ جاتا ہے۔ حضرت روح اللہ علیہ السلام نے پوچھا ''کیا کام ہے؟'' سانپ نے عرض کیا ''چھ سو سال سے محبت و عشق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دل میں ہے۔''

سانپ نے ستر سوراخ غار میں تیار کئے تھے۔ جب پاؤں مبارک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کاٹا تو آپؓ نے عرض کیا۔ لُدِغتُ (مجھے ڈس لیا گیا ہے) دیوانے اور عاشق سانپ پر سزا نہیں ہوتی۔

۴) مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''صدیق اکبرؓ پر ایسی نوازش ہوئی کہ اٹھارہ ہزار عالم میں سے کسی پر ایسی نوازش نہیں ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا ''آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ے چار ہزار سال پہلے ہم نے مرداریدسفید سے ایک پیالہ تیار کیا ہے جس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شفا کے لئے زہر کا تریاق

marfat.com

اور شربت ترتیب دیا ہے۔ غار میں ایک پتھر پھٹا اس سے وہ پیالہ نکلا برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا کافور سے زیادہ خوشبودار شربت تھا۔ آپ نے پیا صحت یاب ہو گئے۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ لعاب مبارک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفا ہوئی۔ پیالہ سے شربت پینے پر حجاب اٹھایا گیا۔ گوشۂ غار میں شگاف پڑ گیا۔ ایک دریا ظاہر ہوا۔ دریا میں کشتی ہے۔ کشتی میں ایک جوان ہے۔ دریا کے دوسری طرف ایک باغ ہے اس میں ایک نوجوان ہے جو بشارت دیتا ہے۔ ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غیب سے حضور میں پہنچے'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو واقعہ تجھے دکھائی دیا ہے تم کہو گے یا میں بیان کروں۔'' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا'' آپ بیان فرمائیں'' حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دریا حوض کوثر تھا۔ کشتی محبت کی کشتی تھی جوان رضوان تھا باغ جنت کا باغ تھا۔ اگر تم چاہتے وہ تجھ کو جنت میں لے جاتے مثل ادریس علیہ السلام۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے رضوانِ اکبر عطا فرمایا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا رضوان اکبر کیا ہے؟

فرمایا ''تمام مومنوں کو اللہ تعالیٰ ایک تجلی دکھائے گا تیرے لئے ایک خاص تجلی فرمائے گا۔''

نوٹ: اس ذرۂ حقیر بے مایہ نے معارج النبوۃ کی تینوں جلدوں کی زیارت ساڑھے ۴ بجے شام تا ساڑھے ۹ بجے رات کی۔ ایک ایک سطر پڑھنے والی ہے اور بے مثل نعت سے پُر ہے۔ حال و معرفت ہے جسے توفیق ملے ضرور خریدے اور پڑھ کر اُخروی نجات حاصل کرے۔

بیانِ دیگر:

سورۃ توبہ آیت ۴۰ جو ابتداء میں لکھی: اس آیت کریمہ سے حضرت سیدنا

marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے شمار خصوصیات ثابت و ظاہر ہیں۔ صرف بارہ کے صرف عنوان دیکھئے:

۱)...... اللہ تعالیٰ نے مشکل وقت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بنایا۔

۲)...... اگر صادق، صدیق، نہ ہوتے تو ساتھی نہ بنائے جاتے ساتھ نہ دیتے۔

۳)...... اگر قابل اعتماد نہ ہوتے تو سفرِ ہجرت میں ساتھ لے جانے کا حکم نہ دیا جاتا۔

۴)...... یارِ غار رضی اللہ عنہ کے منصب کے اہل و قابل آپ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

۵)...... آپ رضی اللہ عنہ کی یہ خدمت قبول ہوئی۔

۶)...... خدا نے اپنی خاص تسلی فرمائی۔ تسلی اُسی پر نازل ہوتی ہے جو صادق و امین و صدیق ہو۔

۷)...... بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا شخص صدیق رضی اللہ عنہ ہے برائے دینی منصب۔

۸)...... صحابیت ظاہر ثابت ہے۔

۹)...... خصوصی معیت بھی۔

۱۰)...... اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں۔

۱۱)...... اہلِ اسلام کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت نمونہ ہے۔

۱۲)...... ہر شئے قربان کرنے والے ہیں۔

(تحفۃ الاحباب مصنف مولانا خدا بخش الظہری شجاع آبادی)

تشویش:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ تشویش فرمائی کہ کہیں کفار دیکھ نہ لیں اور

marfat.com

آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ فوراً رب تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اے یارِ غار غم نہ کیجئے۔''

امت کی شمولیت:

یہاں حضور ختم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ فرمایا جبکہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ۔ ''میرا رب میرے ساتھ ہے۔''

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کے لئے اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ فرمایا ''یا اللہ ہمیں اشیاء کے حقائق دکھا'' جبکہ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف اپنے لئے رَبِّ اَرِنِیْ ''یا اللہ مجھے اپنا دیدار کرا دے'' فرمایا تھا۔

عرش عظیم پر رب نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ ''اے نبی آپ پر سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔'' رب ذوالجلال کے کلامِ مقدس اور سلام کے جواب میں فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِہِ الصّٰلِحِیْنَ ''ہم پر اور صالحین پر سلامتی ہو'' یعنی حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لمحہ ہر مقام پر اپنی امت کو اپنے ساتھ رکھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں غارِ ثور میں استنجا اور وضو کیلئے کیا کرتے ہونگے؟ ضرورت ہی نہ پڑی ہوگی مثل اہلِ بہشت۔

بوقت خروج سیدنا جبریل علیہ السلام نے غار کے منہ پر پَر مارا اور نکلنے کا راستہ بنایا۔ ورنہ غارِ کا راستہ اس قدر تنگ تھا کہ واپسی محال تھی۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عرش عُلا پر اور کبھی تنگ و تاریک غار میں۔

بلغ العلی بکمالہ

marfat.com

معیتِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ کی معیت جو شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی وہی غارِ ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی بمطابق قرآن شریف۔ جو نظارہ عرش پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا وہی نظارہ غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔

ایک اور نکتہ:

حِرا میں جو ملا حضرت کو تم نے ثور میں پایا
نبی محرم اسرارِ حق جن کے امین تم ہو

اہم واقعہ خاص امتیازی خصوصیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

جب حضور سراجاً منیرا صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر تشریف لے گئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں (زانو مبارک پر) اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔

وہ دیکھو تو غارِ کا منظر کون ہے بیٹھا گود میں لے کر
سرورِ عالم کا سرِ اقدس سیدنا صدیق اکبرؓ
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یار کے نام پر مرنے والا سب کچھ صدقہ کرنے والا
منزلِ عشق و صدق کا رہبر سیدنا صدیق اکبرؓ
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نبیوں کے بعد ہیں سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبرؓ
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود مبارک کعبۃ اللہ اور عرشِ عظیم سے افضل تھی۔ سبحان اللہ!

marfat.com

بوقت وصال مبارک آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظیم بیٹی اورام المومنین محبوبہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی مبارک گود میں حضور سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ اقدس تھا۔

سانپ کا ڈسنا:

جس سوراخ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایڑھی رکھی ہوئی تھی ایڑھی پر ایک پرانے زہریلے سانپ نے ڈنگ مارا۔ عرب شریف کے سانپ بھی بہت زہریلے ہوتے ہیں۔ زہر بہت سخت ہوتا ہے۔ سانپ نے کئی بار ڈسا۔

مگر صدیق اکبرؓ نے پاؤں کو جنبش نہ ہونے دی
یہی ڈر تھا کہیں آنکھیں نہ کھل جائیں پیغمبر کی

نہایت بے حد تکلیف پر آنکھوں میں آنسو آ گئے جو کہ چہرہ اقدس روئے زیبا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر گرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور لعاب مبارک زخم پر لگا دیا۔ زہر کا اثر اور درد فوراً ختم ہو گیا۔

وہ سانپ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے غار میں تھا اور دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متمنی تھا۔ اس کا سینہ فراق سے چھلنی تھا۔ ہر سوراخ کو بند پا کر ایڑھی والے سوراخ سے نکلنے لگا سانپ اس شعر کے مصداق تھا:

آسے آسے عمر گزاری جھلے خار ہزاراں
مالی باغ نئیں دیکھن دیندا آئیاں جدوں بہاراں

مزید تشریح معیتِ خدائی و مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم:

قبلہ خواجہ صدیق احمد سیدوی قدس سرہ الصمد "ذکرِ محبوب" میں حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات واقوالِ زرّیں میں نقل فرماتے ہیں:

marfat.com

(غارِ ثور والی) رات ارشاد باری تعالیٰ ہوا تھا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ خدا تعالیٰ کی معیت جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحقق تھی۔ کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بالکل ویسی نہ سہی، مگر اپنے مرتبہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ضرور متحقق ثابت ہوتی ہے۔ ہاں ایک اور بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو صرف ایک معیت خداوند تعالیٰ ہی متحقق تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وہ معیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور دوسری معیت تھی جو خاص اُن پر وارد تھی تو اس رات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تجلی معیت کا ایسا انکشاف ہوا کہ آپ پر معیت کی وہ حقیقت جو ذاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد تھی بتمامہٖ آپؓ پر وارد ہو کر حقیقت صدیقیت حاصل ہوگئی تھی اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا، چونکہ آپؓ کو مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کی سلطنت ظاہری اور باطنی اور شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حامل ہونا تھا۔

اگر حقیقتِ معیت وارد نہ ہوتی اتنی بڑی مہمات کیونکر انجام کو پہنچ سکتی تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پاک کے بعد دینِ اسلام کو خطراتِ عظیم اور ہولناک اندیشے پیش آ گئے تھے۔ وہ دفع ہوئے اور اسلام کو وہ استحکام حاصل ہوا کہ کفار اور منافقین لرزنے لگے۔ (غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور خود اللہ تعالیٰ کیسی اعلیٰ ترین جماعت)۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم شمعِ محفل بود شب جائیکہ من بودم

آیت ۴۰ سورۃ توبہ:

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول نقل فرمایا

marfat.com

ہے۔ ''صاحب'' سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے قرآن کریم میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہی معیت الٰہی شامل ہے جیسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مَعَنَا ارشاد فرما کر ظاہر فرما دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ہی معیت الٰہی میں شامل ہیں۔'' (عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم)

راقم نے کتاب کے الفاظ بعینہٖ نقل کئے ہیں۔ مصنف قاضی حبیب الرحمٰن برادر زادہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

عبدالخالق توکلی عفی عنہ

اشعار:

رفاقتِ صدیق فی الغار از پیر محمد افضل سجادہ نشین و آنریری مجسٹریٹ پیراں رتہ:

جب حکم ہجرت کا ہوا گھر سے چلے خیرالوریٰ
صدیق رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا جو محرمِ اسرار تھا
وہ جاں نثارِ مصطفیٰ تیار فوراً ہوگیا
اور ساتھ اپنے لے لیا جو راہ میں درکار تھا
جب میل چند ایک طے کئے پائے نبی زخمی ہوئے
اس حال میں ان کے لئے چلنا بہت دشوار تھا
صدیق یارِ باوفا کندھے پہ حضرت کو اٹھا
عازم ہوا اس کوہ کا جس میں بڑا اک غار تھا
محبوب کو باہر بٹھا اندر وہ خود تنہا گیا
تا دور کر لے باصفا دل میں خوفِ مار تھا

marfat.com

جو غار میں سوراخ تھے چادر کے ٹکڑوں سے بھرے
دو باقی پھر بھی رہ گئے بھرنا جنہیں ناچار تھا
پس ان میں دے کر ہر دو پا آواز دی یا مصطفےٰ
اب ہے مقامِ جانفزا جو پیشتر پُرخار تھا
تشریف لے آئے نبی سرگود میں بوبکرؓ کی
رکھ کر وہ سوئے تھے ابھی آیا جو مارِ غار تھا
صدیق کے وہ ڈس گیا بس جسم میں ساری ہوا
تھا درد ہر دم بھڑ رہا ساکت مگر وہ یار تھا
جب درد کے دورے پڑے قطرے سرشکِ گرم کے
بے اختیار را نہ گرے تَر جِن سے مہ رخسار تھا
حضرتؐ نے کر کے چشم وا پوچھا میری جان کیا ہوا
کی عرض مجھ کو ڈس گیا جو اس جگہ اک مار تھا
فرمایا اے غمخوارِ مَن کر دور سب رنج و محن
پھر ڈالا تریاقِ دہن جس جا پہ زخم مار تھا
نزدِ عمرؓ اک دن ہوا ذکر جو بوبکرؓ کا
فاروقؓ نے روکر کہا وہ کیا ہی خوش اطوار تھا
اسکا عمل ہجرت کی شب طاعات میری سب کی سب
ہموزن ہوسکتی ہیں کب وہ ایسا نیکوکار تھا

بے مثل نیکی:

حدیث شریف۔ راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

marfat.com

ساری نیکیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔''

قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَكْرٍ۔ (مشکوۃ شریف بحوالہ رزین)

تشریح: ایک نیکی سے کونسی نیکی مراد ہے؟ اس سے مراد ہجرت کی رات غارِ ثور میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہے۔ یہ نیکی دنیا بھر کی ساری نیکیوں سے بڑھ کر قرار پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار حضور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ آپ میرے تمام اعمال اور عبادات لے لیجئے اور غارِ ثور والی رات میں سے ساری نہیں آدھی یا چوتھائی دے دیں۔ (ذکر محبوب مصنف قلبہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی قدس سرہ مراد حضرت توکل شاہ مست انبالوی رحمۃ اللہ علیہ)

سیاہ تِل:

(۱)...... محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے جو لوگ ہوں ان کے پاؤں کے انگوٹھے پر سیاہ تل ہوتا ہے۔ انہیں سانپ نہیں کاٹتا۔

(۲)...... جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ شریف سے غارِ ثور کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو کافروں نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے سختی سے پوچھ گچھ کی مگر شیر خدا رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ بتایا۔

(۳)...... ابوجہل مع کفار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں کہاں ہیں؟ ابوجہل نے زور سے تھپڑ

marfat.com

مارا جس سے کان کی بالی ٹوٹ گئی۔

آیت کریمہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بندۂ حقیر نے سب سے پہلے ہجرت والی آیت کریمہ پیش کی ہے۔ (سورۃ توبہ آیت ۴۰) جو واقعات اس ضمن میں پیش کئے گئے ہیں وہ یارِ غار رضی اللہ عنہ کے لازوال صدق اور بے مثال وفا کے شاہد و عادل ہیں۔ ہمارے بعض لوگوں نے اسی آیت کریمہ کی تحریف کی ہے اور محبت اہل بیت رضی اللہ عنہم کی آڑ میں قصر اسلام کو منہدم کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں خلاصہ درج ذیل ہے:

ا۔اعتراض:

ابوبکر رضی اللہ عنہ از خود ساتھ گئے تھے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے انہیں نہ روکا کہ مبادا کفار کو مطلع کردیں۔

جواب: مختصراً ہجرت کا پروگرام بڑی رازداری سے طے پایا تھا۔اس راز سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کس نے آگاہ کیا؟ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے آگاہ فرمایا، کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر کامل اعتماد تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکمل اعتماد ہے، اس لئے آگاہ بھی فرمایا اور سفر کی سعادت بخشی۔ یہ اعتراض کرنے والوں کی کتب سے بھی اس اعتراض کی تردید ہوتی ہے۔

(الف) علامہ فتح اللہ کاشانی اپنی تفسیر منہج الصادقین میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ سونے کا حکم دیا اور خود ابوبکر رضی اللہ عنہ مکان پر تشریف لے گئے اور انہیں ہمراہ لے کر

marfat.com

باہر آئے اور غار کا قصد فرمایا۔

(ب) مصنف حیدری علامہ باذل نے بھی ایسے ہی لکھا ہے۔

(ج) امام حسن عسکری قدس سرہ کی روایت بھی ایسے ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر جانے کا حکم فرمایا۔

۲۔ اعتراض:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیت خالص نہ تھی سفرِ ہجرت میں ہمرکاب ہوتا باعثِ فضیلت نہیں۔

جواب جو شخص (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) سنگین حالات میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت اختیار کرتا ہے اس کے خلوصِ نیت پر شک کرنے سے انسان کو شرم آنی چاہئے۔ مزید برآں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا خاندان مع موخدام رضی اللہ عنہم خدمت گزاری کا مظاہرہ اس وقت کررہا ہے جب اہل مکہ معظمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ پکڑ کر لانے یا شہید کردینے کے لئے ایک سو سرخ اونٹ انعام کا اعلان کیا ہے۔ کیا خدائے تعالیٰ (عالم الغیب ہے) اور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو نیت کا علم نہ ہوسکا؟

۳۔ اعتراض:

لغت عرب میں صاحب کا معانی رفیق، ہم نشین ہے۔ اس لفظ میں شرفِ فضیلت نہیں ہے۔ ساتھی، رفیق کافر بھی ہوسکتا ہے۔

جواب اگر یہ اعتراض تسلیم کیا جائے تو پھر صرف صاحب کا لفظ ہی نہیں بلکہ بہت سے الفاظ اپنی عظمت و شرف سے محروم ہوں گے۔ مثلاً ایمان کا لفظ ہے اس کے

marfat.com

معنے تصدیق کرنا، یہ تصدیق توحید کی بھی ہوسکتی ہے طاغوت وجبت کی بھی۔

نوٹ: (۱)...... ان حضرات کی کتاب حیات القلوب ج ۲ (فارسی میں) میں بھی تمام اعتراضات کے جوابات بمطابق اہل سنت وجماعت پائے جاتے ہیں۔ اہلسنّت وجماعت کی کتب مشکوٰۃ، بخاری، مسلم و ترمذی بلکہ قریباً تمام کتب احادیث میں بھی شافی و کافی جوابات ہیں۔ کتب احادیث کے علاوہ کتب سیر و سوانح میں بھی۔

(۲)...... ہجرت کا لغوی معنی ہے ترکِ وطن۔ یہ رضائے الٰہی کے لئے بھی ہوسکتا ہے اور دنیاوی مقصد کے لئے بھی۔ اسی طرح عبادت خدا کی بھی ہوسکتی ہے اور بتوں کی بھی۔ ایمان خدا کے لئے ہوگا تو ہجرت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوگی ......

صاحب جس کا وہ صاحب ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس ئے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ (صاحب) کے مصداق کو سرفرازیاں بخش دیں۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت اور ایک کافر و فاسق کی صحبت و معیت یکساں ہے؟

(۳)...... بمطابق علامہ فتح اللہ کاشانی نے تفسیر نہج الصادقین میں یوں لکھا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! ان دو کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

اعتراض ۴:

لاتحزن کے کلمہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسل کو حزن اور خوف سے روکا ہے مثلاً سیدنا موسیٰ

marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا: لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا! لَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ۔ ''اے حبیب! کفار کی باتیں آپ کو حزین و غمگین نہ کریں۔'' یہاں انبیاء کرام کو خوف اور حزن سے روکا جارہا ہے یہ طاعت تھی یا معصیت؟

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حزن و ملال اپنی ذات کیلئے نہ تھا بلکہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تھا۔

اعتراض ۵:

اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح غارِ ثور والی رات معیت میں کوئی فضیلت نہیں۔

جواب معیت کی تمام اقسام میں اعلیٰ و ارفع معیت الٰہی کی وہ قسم ہے جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ آپ نے اپنے یارِ غار کو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرما کر خصوصی معیت میں شرکت کی سعادت عطا فرمائی۔ غارِ ثور میں بے شمار معجزات ظاہر ہوئے جن کا ذکر مختلف مقامات پر کیا ہے۔

(۲) پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳، ۳۴:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖ...... اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

''اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈرنے والے ہیں۔''

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا جب اعلانِ نبوت ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی تو یہ آیت کریمہ ان کی شان میں نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء مع تفسیر کبیر، تفسیر نعیمی، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ، تفسیر کلبی، در منثور، خازن، معالم التنزیل، روح المعانی)

marfat.com

(۳) آیت ۳۴ سورۃ زمر:

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓءُ الْمُحْسِنِيْنَ۔

''ان کیلئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکیوں کا یہی صلہ ہے۔''

یہ آیت کریمہ خصوصی طور پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے۔

(تفسیر نور العرفان)

(۴) پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۸۱:

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ۔

''بے شک سنا اللہ نے قول ان (گستاخوں کا) جنہوں نے کہا کہ اللہ مفلس ہے حالانکہ ہم غنی ہیں۔'' (ترجمہ ضیاء القرآن ج ا ص ۳۰۲)

شانِ نزول واقعہ بحوالہ تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۴۱۸:

جب یہ حکم نازل ہوا تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ یہودِ مدینہ نے کہا مسلمانوں کا خدا محتاج ہے جس شخص نے یہ کلمہ بد کہا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اس نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ دائر کیا اور توہین آمیز کلمات سے سراسر انکار کیا۔ آپ نے فرمایا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گواہ پیش کرو۔ یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آ گئے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گواہ اللہ تعالیٰ ہے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گواہی خدا تعالیٰ نے دی۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تہمت لگی تو اللہ نے ان کی بھی گواہی دی جبکہ یوسف علیہ السلام اور مریم علیہما السلام کی گواہی بچوں سے دلوائی گئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہود کے قبیلہ بنی قینقاع کے پاس

marfat.com

اپنا مکتوب شریف دے کر بھیجا تھا جس میں انہیں زکوٰۃ کی بھی تاکید کی گئی تھی یہ بھی تھا ''اللہ کو قرضِ حسنہ دیں۔''

ایک منہ پھٹ یہودی نے ازراہِ تمسخر کہا تھا کہ اللہ مفلس و نادار ہے۔
(تفسیر ضیاء القرآن جلد اوّل)

فضائل میں آیت کریمہ ۵ تا ۱۰:

مختصر بیان اتفاق فی سبیل اللہ میں بھی گزر چکا ہے۔ بدبخت امیہ اپنے غلام بلال رضی اللہ عنہ کو ایذا دینے والا بڑا مالدار، اس کے بارہ غلام تھے۔ ایک کوڑی بھی فقیر کو نہ دیتا تھا۔ اس کے غلام بلالؓ کا یہ درجہ تھا کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو اپنے آگے بہشت میں دیکھا تھا۔

بدبخت امیہ بن خلف نے غلاموں کو حکم دیا شروع میں بلالؓ کے جسم میں کانٹے ببول کے چبھوئیں۔ پھر دھوپ میں چت لٹا کر سر سے پاؤں تک ان پر گرم پتھر رکھیں، تاکہ وہ ہل نہ سکیں اور ان کے گرد آگ جلا دیا کرو۔ شام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر اندھیرے مکان میں قید رکھو اور باری باری رات بھر کوڑے مارو (ساری رات) اس طرح کتنے دن بلالؓ اس مصیبت میں رہے اور پکار پکار پر احد احد خدا خدا کہتے۔

ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اُدھر سے گزرے۔ اس ملعون کے گھر سے نالہ و آزاری کی آواز سنی پوچھا کیا ہے؟ آواز کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا بلالؓ نامی ایک غلام ہے اُسے مارا جاتا ہے۔ صبح کے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیہ کے پاس گئے مردود کو نصیحت کی، لیکن بے اثر۔ امیہ نے کہا!

صبح تو جام سے گزرتی ہے
شب دل آرام سے گزرتی ہے

marfat.com

عاقبت کی خبر کسے معلوم
یاں تو آرام سے گزرتی ہے

جبکہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آخرت سے ڈرایا تھا۔ کہنے لگا اس غلام کو خرید لو۔ اور اپنے غلام نسطاس آدمی (جو کہ بہت وفادار محنتی تجربہ کار اور قابل تھا اور دو ہزار دینار اس کے پاس تھے) کو مجھ کو دے دو اور بلالؓ کے بدلے لے لو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نقد رقم اور اپنا قابل غلام دے کر حضرت سیدنا بلالؓ کو خرید لیا۔ کافر ہنسا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلالؓ کا مرتبہ اس قدر ہے کہ ''اگر تمام یمن کی بادشاہت کے عوض بیچتا تو بھی میں بلالؓ کو لئے بغیر نہ چھوڑتا۔'' حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش فرمایا اور عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہیے میں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بلالؓ کو آزاد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ (آسمانوں پر اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور سورۃ اللیل نازل فرمائی درشانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور درمذمت امیہ بن خلف) سات دیگر غلاموں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد فرمایا جنہوں نے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا تھا۔

(۱)...... ان میں ایک عامر بن فہیرہؓ ہیں ان کو بطل بھر سونے کے عوض خریدا تھا۔ عامر بن فہیرہؓ سفرِ ہجرت میں ہمراہ تھے۔ بیئر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ بڑے کامل واکمل صحابیؓ تھے ان کا پورا واقعہ ذکر خیر ۵ میں لکھا ہے۔

(۲)...... دوسرے غلام زہیرہ رضی اللہ عنہ میں جو کہ کمال کی نہایت کو پہنچے ہوئے تھے۔ ان کی بینائی جاتی رہی۔ مشرکوں نے طعن کیا۔ زہیرہؓ نے کہا اللہ جو چاہے کرے۔ پس اللہ نے بینائی واپس لوٹا دی۔

(۳) اور (۴)...... مہدیہ رضی اللہ عنہا اور انکی بیٹی رضی اللہ عنہا

(۵)...... ایک اور لونڈیؓ ان سب کو بہت ایذا دی جاتی تھی۔

marfat.com

(۶)......ام عبیدہؓ۔

(۷)......اور بھی کئی غلاموں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خریدا اور آزاد فرمایا۔

اس کے علاوہ چالیس ہزار درہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں پر صرف کیئے۔ ہجرت کے سفر میں اور مسجد نبوی کی تعمیر میں بھی خرچ کیا۔ ارشاد و فرمانِ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ''کسی کے مال سے مجھ کو اس قدر فائدہ نہ پہنچا جس قدر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے مجھ کو فائدہ ہوا۔''

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اور ابوطالب اور عبدالمطلب کا مال خورد ونوش اور لباس اور صلۂ رحم میں خرچ ہوتا تھا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ رہا ایک دن ایک کملی کو کرتے کی طرح ہی گلے میں ڈال کر کانٹے سے گانٹھ کر دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے حق تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا اللہ نے پوچھا ہے کہ اس فقیری میں ابوبکر مجھ سے راضی ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بے خود ہو گئے اور کہا ''میں کیونکر ناراضگی رکھ سکتا ہوں۔ اَنَـا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ، اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ بار بار فرما رہے تھے۔

سورۃ اللیل آیت ۸: وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی۔ ''اور دور رکھا جائے گا اس سے وہ نہایت پرہیزگار'' (دوزخ سے) گزشتہ آیت میں دوزخ کا ذکر ہے۔

اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی۔ جو دیتا ہے اپنا مال اپنے دل کو پاک کرنے کیلئے۔ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی۔ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اُسے دینا ہو۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے برتر پروردگار کی خوشنودی کا طالب ہے۔ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی۔ اور وہ ضرور (اس سے) خوش ہوگا۔ یَرْضٰی کا فاعل اللہ تعالیٰ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں ہو سکتے ہیں۔

(آیات مع ترجمہ از تفسیر ضیاء القرآن) بقیہ سارا بیان از تفسیر عزیزی مصنف شاہ

marfat.com

عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ۔

اتقی سے مراد بمطابق تمام مفسرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اللہ کے نزدیک متقی بزرگ ہے۔ امت کے سب سے بڑے متقی صدیق اکبرؓ۔ پس اللہ کے نزدیک بزرگ ترین بعد از الانبیاء صدیق اکبرؓ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰکُمْ۔

پس پوری امت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا ثابت ہوا۔

(۱) صحیح حدیث:

کسی کا سلوک اور احسان ایسا نہیں ہے جس کا عوض اور بدلہ دنیا میں میں نے اُسے نہ دیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس کے احسان اور سلوک کا عوض میں نے نہیں دیا اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عنایت فرمائے گا۔

(۲) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے کئی دن قبل خطبہ ارشاد فرمایا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف بہت ارشاد فرمائی یہ بھی فرمایا کسی کا احسان مال کا اور سلوک حق الخدمت بدن کا اور جان کا مجھ پر اس قدر نہیں ہے جس قدر ابوبکرؓ کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھ سے مہر نہ لیا اور بلالؓ کو اپنے خالص مال سے خرید کر آزاد کیا۔ اور مکے سے مدینہ تک سفرِ ہجرت میں سب اسباب زاد راہ پہنچائے۔ جان اور مال سے میری غمخواری کرتا رہا۔ سو اب سب دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے کہ اس کا دروازہ (باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متصلہ باب رحمت و باب السلام مسجد نبوی ہے)

کمالِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کیا ہوگا کہ خود علام الغیوب اپنے کلام میں ان کے اخلاص کی گواہی دیتا ہے۔ ''وہ اپنے پروردگار کی رضامندی کیلئے یہ کام کرتا ہے۔''

marfat.com

آپؓ کے والد ماجد ابو قحافہؓ نے فرمایا ''اچھے قابل غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے ہو جو تمہارے کام آتے۔ جواب دیا کہ محض رضائے خدا کیلئے خریدے اور آزاد کئے۔

(۳) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس طرح خرچ فرماتے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے۔'' سنن ابن ماجہ شریف میں ہے: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں بھی آپ کا ہوں اور میرا مال بھی'' جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال کی تعریف فرما رہے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ نقل فرمایا ہے۔

(۴) صحیح حدیث:

راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ''ہم مہاجر و انصار اصحابؓ کی بزرگیاں بیان کر رہے تھے'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا ''خبردار ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کسی کو بزرگ مت جانیو کہ وہ افضل ہے تم سب پر دنیا اور آخرت میں۔''

(۵) صحیح حدیث:

ابو درداءؓ راوی۔ دارقطنی میں صحیح سند سے۔ ابو درداءؓ صدیق اکبرؓ کے آگے آگے جاتے تھے یکایک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور فرمایا تو اس شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو دنیا و آکرت میں تجھ سے بہتر ہے قسم ہے خدا کی آفتاب نے طلوع اور غروب نہیں کیا ہے کسی پر بعد انبیاء و المرسلین کے کہ وہ بہتر ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے)۔

(۶) صحیح حدیث:

ابن السمان کتاب الموافقۃ میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح سند سے

marfat.com

روایت کرتا ہے۔ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے امام علی رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ''آفتاب نے طلوع اور غروب نیں کیا ہے کسی پر بعد پیغمبروں اور رسولوں کے کہ بہتر ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔'' اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے۔

(۷) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس وقت ایک شخص ایسا آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا اور اس کی شفاعت قیامت کے دن مثل انبیاء والمرسلین ہوگی۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور بغل گیر ہو کر ایک ساعت اُنسیت حاصل کی۔ ابوبکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں فانی تھے۔

آیت نمبرا ا۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ سورۃ الرحمٰن آیت ۴۶۔ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء مصنف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ضیاء القرآن ج ۵ سورہ رحمٰن آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> ''عطاؒ سے منقول ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک روز قیامت کے بارے میں سوچنے لگے...... واقعاتِ ہائلہ پر غور کرتے ہوئے لرز اُٹھے اور کہنے لگے اے کاش میں چارہ ہوتا...... یا میں پیدا ہی نہ ہوتا...... بے قرار ہوتے رہے اس وقت یہ آیتیں اتریں کہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ایک نہیں کئی کئی جنتیں عطا فرمائے گا۔''

marfat.com

پارہ ۱۸ سورہ نور آیت نمبر ۲۲:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ .... رَحِيمٌ ○

''اور قسم نہ کھائیں جو تم میں فضیلت اور گنجائش والے ہیں اس بات پر کہ وہ نہ دیں گے رشتہ داروں کو اور مسکینوں کو اور راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو اور چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔''

شان نزول:

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں ہی سے۔ مسطح بن اثاثہ بھی تھے جو آپؓ کی خالہ زاد بہن کے بیٹے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیشہ ان کی اعانت فرمایا کرتے تھے جب مسطح اس الزام میں پیش پیش ہوئے تو آپؓ کو صدمہ ہوا جب اللہ تعالیٰ نے برأت فرمادی تو آپؓ نے قسم اٹھائی کہ وہ آئندہ مسطح کی اعانت نہیں کریں گے۔ رب نے اس آیت میں قسم توڑنے کا حکم دیا۔ آپؓ نے پہلے سے بھی زیادہ امداد شروع کردی۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو کیسے معزز القاب سے سرفراز فرمایا جس کو اللہ ایسے الفاظ (بزرگی والے) سے یاد فرمائے ایسی ہستی کے خلاف بولنا نامعقولیت کی انتہا ہے یہاں اولوالفضل کے معنے دولت مند کرنا درست نہیں کیونکہ السعۃ سے مراد دولت مندی ہے اگر اولوالفضل سے بھی یہی مراد ہو تو کلام میں تکرار آتا ہے جو فصاحت کے خلاف ہے اس لئے فضل کا مفہوم اخلاقی و روحانی بزرگی اور برتری ہے۔ (بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۰۴، ۳۰۵)

آل عمران آیت ۱۵۹:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔

marfat.com

''کاموں میں ان سے مشورہ لو۔''

حاکم نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان میں نازل ہوئی تھی۔ بحوالہ تاریخ الخلفاء حضرت علامہ سیوطیؒ۔ اگرچہ آپ کو مشورہ کی ضرورت نہیں مگر تعلیم امت کی خاطر مشورہ کی بڑی اہمیت ہے۔(ضیاء القرآن)

سورۃ الاعراف آیت ۴۳:

وَ نَزَعْنَا مَافِیْ صُدُوْرِھِمْ۔

''اور ہم نے ان کے سینوں سے کینے کھینچ لئے۔''

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینے کینے سے پاک ہیں، مگر اس میں خصوصی طور پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان کا بیان بھی ہے۔ مفتی احمد یار خان گجراتیؒ تفسیر نورالعرفان میں لکھتے ہیں اس آیت کریمہ سے رافضیوں کی جڑ کٹ گئی۔

سورۃ الحزاب پارہ ۲۲ آیت ۴۳:

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰئِکَتُہٗ لِیُخْرِجُکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝

''اور وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیرے سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔''

شانِ نزول:

جب یہ آیتِ کریمہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ۔

''تحقیق اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام ملائکہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔''

marfat.com

تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نیاز مندوں کو
ربِّ کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل کیسی عزت سے نوازا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت
نمبر۴۳ کی تلاوت فرمائی۔ بمطابق تفسیر نورالقرآن۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے استفسار
پر یہ نازل ہوئی۔ (علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور مناقبِ خلفائے راشدین از نواب بھوپالی
سنہ ۱۳۰۰ھ صدیق حسن خان)

سورہ قؔ آیت ۱۵،۱۶:

''اور ہم نے حکم دیا ہے انسان کو کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے، (اپنے شکم میں) اُٹھائے رکھا اس کو اس کی ماں نے بڑی مشقت سے اور جنا اس کو بڑی تکلیف سے اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگ گئے یہاں تک کہ وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوگیا تو اُس نے عرض کی:

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ط اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ o

''اے میرے رب مجھے والہانہ توفیق عطا فرما کہ میں شکر ادا کرتا رہوں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی اور میں ایسے نیک کام کروں جن کو تو پسند فرمائے اور صلاح و رُشد کو میرے لئے میری اولاد میں راسخ فرمادے بے شک میں توبہ کرتا ہوں تیری جناب میں اور میں تیرے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں میں سے ہوں۔''
(آیت ۱۶) ''یہی وہ خوش نصیب ہیں قبول کرتے ہیں ہم جن کے بہترین اعمال کو اور درگزر کرتے ہیں۔ ہم جن کی برائیوں سے یہ جنتیوں

marfat.com

میں سے ہوں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو (اہلِ ایمان) سے کیا گیا ہے"۔ (ترجمہ از ضیاء القرآن)

خلاصہ شانِ نزول بحوالہ تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان:

آیت ۱۵،۱۶ سورۃ احقاف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بغرض تجارت شام کی طرف گئے۔ راستے میں ایک بیری کے درخت کے نیچے فروکش ہوئے۔ وہاں قریب ہی ایک راہب رہتا تھا۔ اُس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ۔ راہب نے کہا: یہ سچے نبی ہیں، کیونکہ اس بیری کے سائے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آج تک کوئی نہ بیٹھا۔ راہب کی بات جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں اُتر گئی۔ آپؓ دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور سایہ کی طرح آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جب جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چالیس سال کو پہنچے۔ آپؓ نے وہ دعا مانگی جو اس آیت مبارکہ میں ہے۔ دعا قبول ہوئی۔ آپؓ نے وہ نیک اعمال کئے جو امت میں کسی کو میسر نہ ہوئے۔ آپؓ کی ساری اولاد مسلمان اور صحابی رضی اللہ عنہم تھی، بلکہ بعض پوتے بھی صحابی۔ جیسے سیدنا یوسف علیہ السلام چار پشت کے نبی ہوئے کریم بن کریم بن کریم بن کریم- حدیث مبارک)...... آپؓ کی پڑپوتی فروہؓ بنت قاسمؓ بن محمدؓ بن ابی بکرؓ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نکاح میں آئیں جن سے تمام سادات کرام کی نسل چلی۔ تمام سادات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

آیت ۱۶ سے ثابت ہے آپ کی چار پشتیں جو صحابی ہیں وہ قطعی جنتی ہیں۔ اصحابِ کہفؓ کی غار پر جو کتا سو رہا ہے وہ جنتی ہے جو مؤمن غار میں نبی

marfat.com

الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیٹھے جس کا زانو اور گود صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی رحل ہو اس کے مراتب کا کیا کہنا!

اَصْدقُ الصّٰادقین سید المتقین
یارِ غارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

ان دو آیات سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق دس مزید صفات ثابت ہیں:

۱)...... قران مجید میں صدیق اکبرؓ کے میلاد کا بیان۔

۲)...... قرآن حکیم آپؓ کا تذکرہ انسان کے نام سے کرتا ہے۔

۳)...... آپ کے والدین کرامؓ کا ذکر احسن انداز میں کیا گیا ہے۔

۴)...... آپؓ کی بے داغ جوانی کا ذکر کیا گیا۔

۵)...... آپؓ کی اولاد کا نیک ہونا۔

۶)...... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سلامتی کا بیان۔

۷)...... نیک تمناؤں کا ذکر۔

۸)...... اعمالِ صالحہ کا تذکرہ۔

۹)...... آپؓ کے اعمال کی قبولیت کا اعلان۔

۱۰)...... جنت کا یقینی وعدہ............ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

(الصدیقؓ از مولانا صائم چشتی بحوالہ تفسیر درمنشور، کبیر، مظہری، کشاف، خازن، صادی، جلالین، معالم التنزیل، مدارک، نسفی، کنزالایمان، فتح البیان)

(۱۹) سورۃ الحجرات آیت ۲، ۳:

آیت نمبر۲ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔ اس غیب بتانے والے نبی

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔'' (ترجمہ از کنز الایمان)

جب یہ حکم نازل ہوا تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہایت دھیمی آواز سے گفتگو کرتے تھے۔ ان کے حق میں آیت نمبر ۳ نازل ہوئی:

''بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ وہ ہیں جن کا دل اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔''

(۲۰) سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰:

''تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا: أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً۔ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔'' (تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر نور العرفان)

اس میں خصوصی طور پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کا بیان ہے۔ (علامہ آلوسیؒ، احدیؒ، ابن جریرؒ، نعیم الدین مراد آبادیؒ، صاحب فتح البیانؒ، ابن کثیرؒ، امام بغویؒ)

اسی طرح آیت ۸ سورۃ فاطر، آیت ۳۵، ۳۶ سوہ زُمر، آیت ۵۶ سورۃ القصص میں بحوالہ تفسیر ابن عباسؓ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خصوصی ذکر ہے۔

آیت کریمہ ۲۳ سورۃ الشوریٰ (سورۃ نمبر ۴۲) پارہ ۲۵ الیہ یرد

''آپ فرمائیے میں نہیں مانگتا اس (دعوت حق) پر کوئی معاوضہ بجز قرابت کی محبت کے۔''

marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط

خلاصہ ومفہوم تفسیر:

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کا ایک ہی مقصد تھا...... کہ اللہ تعالیٰ کے بندے...... اس کے قریب ہو جائیں...... (آپ رات دن تبلیغ فرماتے اور سختیاں جھیلتے)۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اعلان فرما دو میں دعوتِ حق پر کسی قسم کا معاوضہ طلب نہیں کرنا چاہتا...... البتہ میری یہ خواہش ہے...... ظلم، شرک سے باز آ جاؤ۔ آپس میں محبت کرو...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ قرابت داروں بنو ہاشم خصوصاً اہل بیت کرام کی محبت ان کا ادب واحترام عین ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے۔ صدہا ایسی احادیث میں جن میں اہل بیت پاک سے محبت کرنے اور ان کا ادب ملحوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے...... یہ رسالت کا اجر نہیں بلکہ یہ شجرِ ایمان کا ثمر ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک حب آلِ مصطفیٰ علیہ اطیب التحیۃ والثناء کے لئے بغض اصحاب رضی اللہ عنہم کی شرط کہاں سے ماخوذ ہے؟...... اگر اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت کا حکم ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے احترام و اکرام کی بھی تاکید ہے...... ہم اہل بیت کی محبت کی کشتی میں سوار ہیں اور ہماری نگاہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی جگمگاتی ہوئی روشنی پر مرکوز ہیں...... جو اس کشتی میں سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا اور جس نے ان روشن ستاروں سے ہدایت حاصل نہ کی وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔

آیت کے آخری حصہ کا ترجمہ: ''اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی ہم دوبالا کر دیں گے اس کے لئے اس میں حسن بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔'' آیت ۲۳ الشوریٰ۔ یہاں حسنہ (نیک عمل) سے مراد ہر نیک عمل ہے۔ ان اعمالِ حسنہ کے سرفہرست حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت ہے۔

marfat.com

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ۲۳ الشوریٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، کیونکہ آپؓ کے دل میں اہل بیت کرامؓ کی از حد محبت تھی اور وہ اپنی اولاد پر خاندانِ مصطفوی کو ہر لحاظ سے ترجیح دیتے تھے۔ (بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج۴ زیر آیت ۲۳ الشوریٰ ص ۳۷۷، ۳۷۸، رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ مصنف حضرت محمد کرم شاہ آف بھیرہ شریف)

سورۃ التحریم آیت ۴ کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں مومنوں کی امداد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کا ذکر خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کا ذکر ہے۔

آیت نمبر ۲۶ سورہ لقمان آیت ۱۵ کا حصہ تفسیر وتشریح

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ

''اور پیروی کرو اس کے راستہ کی جو میری طرف مائل ہوا۔''

پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ تفسیر ضیاء القرآن ج۳ میں اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں: اتباع صرف اسی کی کرنی چاہئے جو ہر طرف سے رُخ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ سارے رشتے توڑ کر اللہ کی محبت دل میں بسائے۔ علمائے تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہاں من اناب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی انابت الی اللہ کی شان دیکھنی ہو تو آپ کی کتاب زندگی کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عثمان بن عفانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ اور سعیدؓ رضی اللہ عنہم (ان سب کو عشرہ مبشرہ میں شامل ہونے کا شرف ملا) مکہ معظمہ کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا۔ ''کیا آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کر دی ہے۔'' آپؓ نے کہا

marfat.com

ہاں۔ میں تو ایمان لے آیا ہوں اور صدقِ دل سے آپ کی رسالت کو تسلیم کرلیا ہے۔

اتنا جواب سنتے ہی سارے حضرات رضی اللہ عنہم بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

مکہ مکرمہ کے ان زیرک اور معاملہ فہم حضرات کے نزدیک اسلام کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا دانا ور ہوشمند شخص اس کو قبول کرچکا ہے۔

قصیدہ بردہ شریف کے اشعار بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

''اے میرے پروردگار اپنی دائمی رحمتوں کے بادلوں کو حکم دینا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا تار موسلا دھار بارش رحمت کی برساتے رہیں۔''

شعر نمبر ۱۶۱:

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عَنْ عُمَرٍ وَّ عَنْ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ ذِی الْکَرَمِ

''پھر راضی اللہ تعالیٰ ان سے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عزت والے ہیں۔'' رضی اللہ عنہم

شعر نمبر ۱۶۲ کا ترجمہ:

''اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین، اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحب حلم و کرم پر برستے رہیں۔''

نوٹ: نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں کئی آیاتِ قرآنی لکھی ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

marfat.com

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ از احادیث مبارک:

۱)...... ابو داؤد شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ: ''انسانوں میں سے جس شخص نے دوستی، محبت اور مال و دولت سے میری اعانت کی وہ ابوبکرؓ ہے۔''

۲)...... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔

مفہوم: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ایک خلیل میں ہوتی ہیں میرا تعلق اسی نسبت سے خدا تعالیٰ سے ہے۔

۳)...... مسجد کی طرف کھلنے والے تمام روشندان کھڑکیاں (دروازے) بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رہے۔

۴)...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریچے کو کھلا رکھنے کا حکم کیوں دیا؟ فرمایا ''مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔''

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کی جگہ اب مسجد نبوی میں شامل ہے دروازے کا نام باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کے ساتھ باب رحمت ہے۔ پھر اس کے ساتھ قبلہ کی جانب باب السلام ہے۔

باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ نور اور رحمت برستی ہے۔

کردوں تیرے نام پہ جان فدا
نہ بس اک جان دو جہان فدا
دو جہان سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

marfat.com

۵)...... حدیث: حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ شُکْرُہٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ اُمَّتِیْ۔
''میری امت پر ابو بکرؓ کی محبت اور ان کا شکر کرنا واجب ہے۔''

دو اشعار در شان ابو بکرؓ:

وہ یار غار محبوب خدا وہ اکرم و اتقیٰ
نہیں امت میں کوئی بھی بشر اس پاک گوہر سا
پہلوئے مصطفےٰ میں بنا آپ کا مزار
پہنچی وہاں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(ماہنامہ انوار الاثانی

بغور دیکھیں:

حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے پاس جبریل آئے میں نے کہا عمرؓ کے کچھ فضائل بیان کرو۔ جبریل نے کہا جب سے نوح علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی قوم ہوی ہے تب سے اگر اب تک فضائل عمرؓ بیان کروں تو ختم نہ ہوں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ ایک حسنہ (نیکی) ہے حَسَنَاتُ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے''
(ص ۲۵ تکریم المومنین مبتقویم مناقب خلفائے راشدینؓ ۱۳۰۰ھ من تصنیف نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم ومغفور)

نظم:

''صدیق ؓ کیلئے ہے خدا کا رسولؐ بس''
(از علامہ اقبال قدس سرہٗ، متعلقہ انفاق فی سبیل اللہ بر موقع غزوۂ تبوک)
یہ واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں

marfat.com

روایت ہے:

اک دن رسول پاک نے اصحابؓ سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار
ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اُٹھے
اس روز ان کے پاس تھے درہم کئی ہزار
دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور
بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار
لائے غرض کے مال رسولِ امین کے پاس
ایثار کی دست نگر ابتدائے کار
پوچھا حضور سرورِ عالم ﷺ نے اے عمرؓ
اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار
رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا
مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار
کی عرض نصف مال ہے فرزند وزن کا حق
باقی جو ہے وہ ملت بیضا پہ ہے نثار
اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
ملکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار

marfat.com

بولے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہئے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدۂ مہ انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کیلئے ہے خدا کا رسولؐ بس

آیت ۱۰ الحدید:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ ہے: وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ (سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا) جو لوگ ان پاک لوگوں کی عظمت شان کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا فیصلہ حق ہے یا اللہ تعالیٰ کا؟

راوی ابن عمرؓ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عبا پہنی ہوئی تھی اور اس کو آگے باندھا ہوا تھا۔ جبریل آئے...... عرض کیا۔ یہ کیا بات ہے۔ ابوبکرؓ نے ایسی عبا پہنی ہوئی ہے جسے سامنے سے کانٹوں سے بخیہ کیا ہوا ہے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس نے سارا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیا ہے...... جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے۔ آپ اللہ کا سلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیں اور پوچھیں کیا یہ اس فقر و تنگ دستی پر خوش ہیں یا ناراض۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہنچایا اور یہ سوال پوچھا اس پیکرِ تسلیم و رضا نے کتنا پیارا جواب دیا" میں اپنے رب سے کیسے ناراض ہوسکتا ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

marfat.com

میں تجھ پر راضی ہوں جس طرح تو مجھ پر راضی ہے یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے...... جبریل نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ تمام حاملین عرش اِسی قسم کی عبائیں پہنے ہوئے ہیں اور اسی طرح خلال کیئے ہوئے ہیں جس طرح کہ آپ کے اس یار نے کیا ہے۔ (قرطبی و دیگر کتب تفسیر، تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ ص ۱۱۴ آیت ۱۰ الحدید اشاعت ربیع الثانی ۶۵ ھ)

غزوہ تبوک میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مالی ایثار کی مزید تفصیل (بحوالہ مشکوٰۃ شریف و ترمذی شریف ج ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری ہمیشہ خواہش رہی کہ میں کسی طریقہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر کسی معاملے میں سبقت لے جاؤں۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں خرچ کا حکم فرمایا۔ میں نے بہت سے مال میں سے آدھا اہل وعیال کے لئے رکھا اور آدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر کا سارا مال لے کر حاضر خدمت ہوگئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو" عرض کی:

فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه

پروانے کو چراغ اور بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس

نوٹ: علامہ اقبالؒ کی پوری نظم گزشتہ صفحہ پر ہے۔

یہ غزوۂ تبوک کا موقع تھا۔ سارا مال پیش کرتے ہوئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا لباس بھی راہ خدا میں دے کر ٹاٹ کی قبا بٹنوں کی بجائے کانٹے استعمال کر کے پہنی ہوئی تھی............ ایک روایت کے مطابق جبریل علیہ السلام بھی

marfat.com

صدیق اکبرؓ کے لباس میں ہی حاضر ہوئے تھے، بلکہ آسمانوں پر تمام ملائکہ کا بھی یہی لباس تھا۔ (تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ)

نوٹ: جبرئیل علیہ السلام کی تشریف آوری کا واقعہ بحوالہ ضیاء القرآن گزشتہ صفحہ پر دیکھئے۔ تمام ملائکہ کو سنت صدیق اکبرؓ ادا کرنے کا حکم رب کائنات نے دیا۔ (مقاماتِ صحابہؓ بحوالہ عمدۃ التحقیق ص ۵۴)

واقعہ صحیح ہے اگر سمجھ نہ آئے تو اقبالؒ کا فتویٰ ''عقل کو تنقید سے فرصت نہیں'' دیکھ لیں۔ (راقم)

(۸) حدیث شریف: بحوالہ ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، راوی ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''حشر کے دن سب سے پہلے میں اپنے مزار سے اٹھوں گا پھر حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر جنت البقیع میں دفن ہونے والے......الخ

(۹)...... حدیث شریف: مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسلم شریف راوی ابوہریرہؓ، خلاصہ و مفہوم: اے ابوبکرؓ! تو میری امت میں سے جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا۔

(۱۰)...... حدیث شریف: از مشارق الانوار بحوالہ صحیحین، خلاصہ و مفہوم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے آج کون روزے دار ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا میں روزے دار ہوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! آج کس نے محتاج کو کھلایا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں یہ چار باتیں جمع ہوں وہ

marfat.com

بہشت میں داخل ہوا۔

(۱۱)...... بہشت کے تمام دروازے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے کھلے ہوں گے'' جنت کے تمام دروازوں سے آپؓ کو خوش آمدید کہا جائے گا۔

(بخاری، ترمذی، مسلم، راوی ابوہریرہؓ)

(۱۲)...... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری امت کے چار سو ہزار (چار لاکھ) بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اور زیادہ کردو'' فرمایا...... کردیئے عرض کی اور زیادہ کردو...... فرمایا کردیئے۔ (آپ رضی اللہ عنہ کو امت کے ساتھ کس قدر ہمدردی ہے) مشکواۃ، راوی انس رضی اللہ عنہ

(۱۳)...... ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مسئلے پوچھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیئے، عورت نے عرض کی اگر میں کسی وقت آپ کو نہ پاؤں؟ حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔

(بحوالہ مشکواۃ، ترمذی)

(۱۴)...... تمام علوم جو اللہ تعالیٰ نے مختارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں ڈالے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سارے کے سارے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے سینے میں ڈال دیئے۔ (مفہومِ حدیث: نزھۃ المجالس)

(۱۵)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک انگوٹھی دے کر فرمایا اس میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھوالاؤ! جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ساتھ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہ بھی لکھوالیا، جب وہ انگوٹھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس میں لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میری محبت نے گوارا نہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ

marfat.com

کے نام سے جدا کروں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آ گئے، عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لکھوایا ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام میں نے لکھا
ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ
رکھے۔ (تفسیر کبیر ج اول)

(۱۶)...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شبِ معراج میں جس آسمان سے گذرا میں
نے اس پر یہ لکھا ہوا دیکھا...... محمد الرسول اللہ اور میرے بعد ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ (تاریخ الخلفاء از حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ریاض
النفرۃ ج اول)

(۱۷)...... سورج کے دل پر اسمِ گرامی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔

نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقۂ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''تیرے باپ کا نام سورج کے دل پر لکھا ہے، جب وہ خانہ کعبہ کے
بالمقابل آتا ہے تو رُک جاتا ہے، ملائکہ کہتے ہیں اس نام کے طفیل چل
جو تیرے دل پر لکھا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی سُن کر آگے چل پڑتا
ہے۔'' (نزھۃ المجالس ج ۲ مترجم علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۸۴)

(۱۸)...... غزوۂ بدر...... حُبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اولاد کوئی چیز نہیں۔

غزوۂ بدر میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ
مشرکوں کی طرف سے لڑ رہے تھے، جب مسلمان ہوئے تو کہنے لگے، ابا
جان! بدر میں آپ رضی اللہ عنہ کئی بار میری زد میں آئے مگر میں نے باپ سمجھ
کر آپ کو قتل نہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میری زد
میں آجاتے میں کبھی تجھے نہ چھوڑتا اور قتل کر دیتا۔

marfat.com

اشعار:

پاسِ ناموسِ حقوقِ پدری نے روکا
دوسری سمت کو رُخ اپنا لیا میں نے بدل

جواب: جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ:

تُو میری زد میں جو آتا تو نہ بچ کر جاتا
یہ میری تیغ ہوتی تیرے لیے پیغامِ اجل
دُشمنِ حق سے مسلمانوں کی قرابت کیسی؟
اس کا رشتہ ہے فقط حُبِّ خدا عزّ وجل

(۱۹)......حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم صرف اُسے جنت کا ٹکٹ دیں گے جو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مبارک باد دی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ پُل صراط سے وہی گذرے گا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پرچی دیں گے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میں آپ کو مبارک باد نہ دوں؟ تو انہوں نے فرمایا کیسی؟ جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اُسے پرچی دیں گے جو جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے گا۔

(نزھۃ المجالس ج ۲ ریاض النظرۃ ج ۱)

(۲۰)......رب تعالیٰ نے شبِّ معراج جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز میں کلام فرمایا! شب معراج حضور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرشِ عظیم کے قریب گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز میں تسلی فرمائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲)

marfat.com

حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرۂ فرماتے ہیں:

نبی راداد حق تسکیں بہ معراج
بہ آوازِ ہمیں صدیق اکبرؓ

(۲۱)...... جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرے اور جناب عمر رضی اللہ عنہ کے مابین چشمک ہوگئی ہے۔ میں نے معذرت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول نہ کی، یہ سُن کر رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تجھے معاف کرے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احساسِ ندامت ہوا ان کو دیکھتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور متغیر ہوگیا۔ فرمایا: اے عمر! جب میں نے اعلانِ نبوت کیا تم نے مجھے جھٹلایا لیکن صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی اور جان و مال سے میری مدد کی۔ (تاریخ الخلفاء بحوالہ بخاری شریف)

(۲۲)...... سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ہمیشہ نور افشانی ہوتی رہے گی۔ (تاریخ الخلفاء) حدیث شریف میں ہے: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ نورانی ہے، مسجدِ نبوی شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا ہے اور قیامت تک کھلا رہے گا۔

(۲۳)...... حوضِ کوثر پر حضور سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ رضی اللہ عنہ رفیق ہوں گے۔ بحوالہ حدیث شریف (تاریخ الخلفاء، ترمذی شریف)

(۲۴)...... حضور شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا کوئی خصلت میرے اندر بھی موجود ہے؟ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں وہ تمام پسندیدہ خصائل موجود ہیں۔ تم کو مبارک ہو۔ (تفسیر عزیزی و تاریخ الخلفاء)

marfat.com

(۲۵)......میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شکر ادا کرے اور اُن سے محبت کرے۔ (راوی سیدنا انس رضی اللہ عنہ تاریخ الخلفاء)

(۲۶)...... مسجدِ نبوی شریف میں مخصوص نشتگاہ: مسجدِ نبوی شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھ جاتے، خلا نہ ہوتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نشست گاہ کشادہ ہوتی تھی۔ کوئی شخص وہاں جا کر بیٹھنے کی جسارت نہ کرسکتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ آجاتے اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کی طرف رُخِ انور کر کے گفتگو فرماتے۔

(تاریخ الخلفاء از حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۷)...... حدیثِ مبارکہ: ہر نبی کے دو آسمانی اور دو زمینی وزیر ہوئے ہیں میرے آسمانی وزیر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۲۸)......تمام مجلس میں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے حضور سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چہرہِ انور پر نظر جما کر بوجہ نور ادب کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

(ترمذی شریف)

(۲۹)...... ایک بار رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، دائیں ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ سے عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: قیامت کے دن ہم اس طرح اٹھیں گے۔ (ترمذی، امام حاکم، امام طبرانی)

(۳۰)...... قابلِ توجہ......ایک بار جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا "میں اگر عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کروں، عمر نوح علیہ السلام کے برابر تب بھی پورے بیان نہیں ہو سکتے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب، کا ایک جزو ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

marfat.com

(۳۱)...... میرے امت کے خاص لوگ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبرانی شریف بروایت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ)

(۳۲)...... جنت میں ہر شخص کا داخلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رضا مندی پر ہوگا۔

(مکتوبات شریف امامِ ربانی)

(۳۳)...... بہشت سارے کا سارا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے نُور سے بھرا ہوا ہے۔

(مکتوبات شریف مجددی) مکتب نمبر ذکر خیر ۴ میں موجود ہے۔

نوٹ: بحوالہ نقوشِ رسول نمبر (۱۸۱) احادیث ایسی ہیں جن میں صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں۔ (٦٨) ایسی ہیں جن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے۔ (۱۷) ایسی ہیں جن میں اصحاب ثلاثہ کے فضائل ہیں (۱۴) وہ ہیں جن میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں احادیث ہیں جن میں اصحاب رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں۔ جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں، یہی حال قرآن مجید کی آیات کا ہے۔

(۳۴)...... اللہ تعالیٰ مخلوق کے واسطے تجلی تمام فرمائے گا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے تجلی خاص۔

(۳۵)...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا۔ (اللہ تعالیٰ ان کے سینے میں ایک شعاعِ نُور ڈالتا اور فوراً مسئلہ حل ہوجاتا)۔

(نقوس رسول نمبر بحوالہ ازالۃ الخلفاء شاہ ولی اللہ)

(۳٦)...... بوقتِ وصال ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ ارشاد بھی ہے "ابوبکرؓ کا نام خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں صدیق رکھا۔" (بحوالہ نقوس سیرۃ رسول نمبر)

marfat.com

(۳۷)......تاریخ الخلفاء۔ شعب الایمان۔ راوی عمر رضی اللہ عنہ۔ حدیث: ''اگر ترازو کے پلڑے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہو اور دوسرے میں تمام جہان کے صحابہؓ اولیاء، صالحین و مومنین کا ایمان ہو تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(۳۸)......ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میرے کان اور میری آنکھیں ہیں۔
(سمع و بصر) (ترمذی حاکم، طبرانی)

ایک عظیم محقق اور مصنف کا تبصرہ مختصراً:

ابوبکر رضی اللہ عنہ عقلمند، صائب الرائے تھے۔ انکی اغراض انتہائی پاکیزہ تھیں۔ وہ اپنی ذات کیلئے کچھ بھی نہ کرتے تھے وہ خیر کیلئے کوشاں رہتے، ان کی تگ و دَو ذاتی مصلحت سے بالاتر ہوتی تھی۔ وہ دنیاوی مفاد سے بالاتر ہوکر حکومت کرتے تھے ان کے نزدیک مال و دولت کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ فخر و غرور سے بے نیاز تھے۔ آسائش دنیا سے کوئی رغبت نہ تھی۔ (سیرۃ ابوبکر صدیقؓ مصنف محمد رضا، مترجم محمد سرور گوہر نظر ثانی حافظ ثناء اللہ ضیاء بحوالہ مصنف کتاب محمد و خلفاء)

صدیق ہونے کے ثبوت اور وجہ تسمیہ:

خدا صادق نبیؐ صادق لقب تم کو ملا صدیقؓ
کلام اس میں نہیں سچوں کے سچے بالیقین تم ہو

۱)...... مسلم، ترمذی، بخاری: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ہمراہ صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ جبل حرا اور ایک پہاڑ پر بھی یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

۲)...... بغیر کسی تامل کے آپؓ نے واقعہ معراج کی تصدیق فرمائی اس لئے صدیق

marfat.com

مشہور ہوئے۔

۳)...... حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے بار بار اپنے خطبات میں آپؓ کو صدیق فرمایا۔

۴)...... آپؓ نے کہا "میں نے کبھی بُت کو سجدہ نہیں کیا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدیقؓ نے سچ کہا ہے۔"

۵)...... کشف الغمہ ص ۲۲۰۔ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپؓ کو صدیق فرمایا۔ تین بار فرمایا "ہاں وہ صدیق ہے۔"

۶)...... تفسیر قمی: "غار ثور میں آپ نے آپؓ کو صدیق فرمایا۔"

۷)...... قبولِ اسلام سے پہلے بھی آپؓ صدیق کے لقب سے مشہور تھے جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلانِ نبوت سے پہلے صادق اور امین مشہور تھے۔

شان صدیق اکبرؓ بحوالہ صحابہؓ وصالحین:

۱)...... حضرت عمرؓ کا ارشاد "ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں۔" (بخاری شریف)

۲)...... ابوبکرؓ کے بدن کی خوشبو مُشک سے بھی اچھی ہے۔ (حضرت عمرؓ)

۳)...... حضرت ابوبکرؓ خدا کے خاص محبوب ہیں۔" (علی المرتضیٰؓ)

۴)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں بہتر ہیں۔"

۵)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "کسی مؤمن کے دل میں میری محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کا بغض یکجا نہیں ہوسکتا۔"

۶)...... لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام اواہ (رحم دل، حلم والے) مشہور ہوگیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مولا کریم نے اواہ فرمایا۔

۷)...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی چار خصلتیں اور کسی میں نہ تھی۔

marfat.com

(الف) نام صدیقؓ بمطابق حکمِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

(ب) غارِ ثور کے ساتھیؓ

(ج) ہجرت کے پورے سفر میں رفیق

(د) تمام اصحابؓ آپ کے مقتدی بنے بموجب تاکیدی فرمانِ سید الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم

۸)...... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی گفتگو سنا کرتے تھے۔

۹)...... حضور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اور کسی کو فضیلت نہ دی۔

(یہ ارشادات، بحوالہ کتب احادیث، تاریخ الخلفاء اور نیز آئینہ خلافت مصنف جناب پروفیسر سعید اختر لکھے)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے قلیل احادیث مروی ہونے کے اسباب:

رحلت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؓ تھوڑے دن زندہ رہے اگر زیادہ عرصہ زندہ رہتے تو آپ کی روایات دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعداد میں زیادہ ہوتیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ پیش ہوتا تو آپ اس کا فیصلہ قران کریم میں تلاش فرماتے اور نص قطعی کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ بصورت دیگر احادیث کے مطابق فیصلہ دیتے اگر کوئی حدیث نہ ملتی تو مسلہ مقدمہ سے متعلقہ حدیث صحابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھتے۔ اگر صحابہؓ سے بھی کوئی حدیث نہ ملتی تو صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان سے مشہورہ کرتے۔ اس مجلس شوریٰ میں تمام اصحابؓ متفق الرائے ہوتے تو ویسے ہی فیصلہ دیا کرتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قاعدہ تھا۔ اگر قرآن وحدیث سے مقدمہ حل نہ ہوتا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

marfat.com

فیصلے کے موافق احکام جاری فرماتے۔ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی نظیر نہ ملتی تو صحابہؓ کی کثرت رائے پر فیصلہ فرماتے۔ چونکہ دور علی رضی اللہ عنہ سازشوں سے پُر تھا اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کی تمام احادیث تلاش کی گئیں اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی۔ حضرات شیخین (ابوبکرؓ وعمرؓ) کے متعلق زیادہ ضرورت نہ پڑی۔ (تاریخ الخلفاء حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر السیوطیؒ)

فضائل اوصاف وکمالات کی مزید وضاحت

علم انساب میں مہارت:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام عرب خصوصاً قریش کے نسب سے بخوبی واقف تھے سب سے فائق تر تھے اور بہترین ذکی تھے۔

فنِ تعبیر میں کمال:

عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ ہی خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ کمال حاصل تھا۔ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں امت مسلمہ میں فن تعبیر میں آپ ہی سب سے زیادہ ماہر تھے۔

فصیح مقرر:

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے آپؓ سب سے زیادہ فصیح مقرر تھے۔

صحابہؓ میں سب سے زیادہ عالم:

صحابہؓ میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ ثبوت صلح حدیبیہ کے واقعات سے ملتا ہے صحیح بخاری میں یہ تفصیل موجود ہے اور صحابہؓ میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ دورِ خلافت کے واقعات سے ثابت ہے۔

marfat.com

صائب الرائے:

تمام صحابہؓ میں اعلیٰ گفتار و کردار کے مالک تھے۔ عقلِ کامل کے حامل اور صائب الرائے تسلیم کیے گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرماتے رہیے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کو برسرِ آسمان ناپسند ہے کہ زمین پر ابوبکرؓ کوئی غلطی کر سکیں .... یعنی وہ کوئی بھی غلطی نہیں کر سکتے۔ (بے شمار معتبر کتب کے حوالہ جات)

حافظ قرآن حکیم:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپؓ سب سے زیادہ اچھے حافظ قرآن شریف تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے جو بیان کیا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات تک قرآن کریم جمع نہیں ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ترتیب کے مطابق جمع نہیں ہوا تھا جس ترتیب سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف جمع فرمایا ہے۔ بہترین فہم و فراست رکھتے تھے (متفق علیہ) سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دیگر صحابہؓ پر افضلیت برتری:

علمائے اہلسنّت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ افضل و برتر ہیں۔ آپؓ کے بعد علی الترتیب فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ، علیؓ، عشرہ مبشرہؓ اہل بدرؓ اہل اُحدؓ اہل حدیبیہؓ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جن کو باقی دیگر پر برتری حاصل ہے۔ ابومنصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ دس پر امت مسلمہ کا

marfat.com

اتفاق ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمرؓ کی زبانی لکھا ہے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اتفاق کو پسند فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی زبانی لکھا ہے۔ بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ احمد نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی نقل فرمایا ہے۔

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت متواتر آئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف کہے اس کی سزا اسّی کوڑے ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت متواتر ہے، دیگر کئی اصحابؓ سے ایسی روایات متعلقہ آپؓ کی افضلیت بے شمار کتب احادیث میں موجود ہیں۔

مثلاً مسند عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ ''ارشادِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کوئی دوسرا افضل و برتر نہیں ہے کہ اس پر آفتاب طلوع ہوا ہو۔'' یہ طبرانی میں بھی ہے۔ ابن کثیر نے بھی ایسی احادیث کی صحت کے دلائل دیئے ہیں۔ اوسط میں بھی ہے۔ راوی سعد بن زرارہؓ ''جبرائیل نے بتایا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد امت میں بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (حدیث شریف) عمرو بن عاصؓ راوی ایسی دوسری روایت کے۔ ترمذی، نسائی، حاکم نے بھی ایسی احادیث بیان فرمائیں۔ عبداللہ بن عباسؓ ابن عمرؓ، علی شیر خداؓ، ابوسعید خدریؓ، جابر بن عبداللہؓ کی زبانی ایسی روایت موجود ہے۔ عمار بن یاسرؓ بھی راوی ہیں۔ (تاریخ الخلفاء علامہ محدث حافظ مفسر فقیہ، عارف کامل جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

امت میں زیادہ رحمدل:

احمد و ترمذی نے بحوالہ انسؓ حدیث شریف بیان کی ہے:

''میری امت میں میرے امتیوں کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے رحمدل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ احکام الٰہی کی تعمیل میں حضرت

marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ سخت عثمان رضی اللہ عنہ مکمل حیا دار ہیں۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حلال وحرام کے مسائل جاننے والے ہیں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ احکام وراثت میں ماہر۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ بہترین قاری۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ امین۔ علی رضی اللہ عنہ بہترین جج۔، سچے پرہیزگار ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ابودردا رضی اللہ عنہ زیادہ عابد"۔

علامہ سیوطی قدس سرہ نے ایک الگ عنوان "حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت میں مزید احادیث" کے تحت چار طویل احادیث لکھی ہیں۔

اس طرح حضرت سیوطی علیہ الرحمۃ نے بعنوان "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہی فضیلت میں حدیثیں" بے شمار احادیث بیان فرمائی ہیں۔ مع تفصیل (اس ذرّہ حقیر بے عمل نے کئی کتبِ مستند سے متعلقہ فضائل کئی احادیث لکھی ہیں۔ آئندہ صفحات پر بھی)

خدمتِ خلق کا اعلان:

خطبہ اوّل میں خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ (خلافت سنبھالنے پر) فرمایا مجھے امید ہے کہ موجودہ منصبِ خلافت میرے سابق طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے گا۔

چنانچہ اہل محلّہ کے جانوروں کا دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔

(حسبِ سابق)

ارشاد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سب کا یقین:

وصال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی ایک نے بھی یقین نہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم بزرگ بھی یقین نہ کر پائے۔ صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ مع تلاوت آیات ارشاد فرمانے پر سب نے یقین کر لیا۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

مصنف شیخ محمد رضا مدیر مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ)

سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام سید المرسلین ﷺ کی نظر میں

گزشتہ صفحات پر جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں وہ آنحضور ﷺ ہی کے ارشادات عالیہ ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کس قدر مقام ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ اہل بیت اطہارؓ کی نظر میں

۱)...... عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم پر والی ہوئے تو اس شان سے کہ مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر تھے۔ (الحاکم)

۲)...... امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے میں نے کسی اہل بیتؓ کو نہیں دیکھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے محبت نہ رکھتا ہو۔ (امام محمد)

۳)...... امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں امام عادل ہیں ہم اُن سے محبت رکھتے ہیں اور انکے دشمن سے بیزار ہیں۔ (امام محمد)

۴)...... امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت رسول اللہ ﷺ کو نہیں جانتا۔ (امام محمد)

۵)...... امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حضرت ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما کا کیا مرتبہ ہے فرمایا وہی جو اس وقت روضہ اقدس سے قرب میں انہیں حاصل ہے۔ (الحاکم)

کمالات مورخین و محققین و مصنفین کی نظر میں

۱)...... امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے پختہ اور صائب

marfat.com

تھی جس کا جوہر وہ نورِ ایمانی تھا جسے فراست مؤمن کہتے ہیں۔ ان کا لقب اوّاہ تھا کیونکہ رقیق القلب تھے۔ حکیم وشجاع تھے۔ ان کے بال گھونگریالے تھے۔ گفتگو کم فرماتے تھے۔

۲)...... عباس محمود العقاد ''صدیق کامل'' میں لکھتے ہیں (خلاصہ) ...... ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر مرحلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ثانی رہے۔''

۳)...... حاجی معین الدین ''خلفائے راشدین'' میں لکھتے ہیں '' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی عظیم الشان کارناموں سے لبریز ہے۔''

۴)...... عمر ابوالنصر ''خلفائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' میں لکھتے ہیں: (مفہوم: تمام صفات بے مثل)

۵)...... میجر جنرل محمد اکبر: ''آج تک دوست دشمن اُن کے ثنا خوان ہیں۔''

۶)...... رفیق بک العظیم: ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وجود نہ ہوتا تو تاریخ کا دھارا کسی اور ہی طرف مڑا ہوا ہوتا۔''

۷)...... محمد حسین ہیکل: ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ دور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کا تتمہ و تکملہ تھا۔ اسلام کی سربلندی کیلئے جو اولوالعزمانہ کوششیں کیں ان کی نظیر عالمِ اسلام کی تاریخ میں نہیں ملتی۔''

حضرت ابوبکرؓ غیر مسلموں کی نظر میں

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

۱)...... تعصب کے باوجود غیر مسلم مورخین و مصنفین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ولیم میور لکھتا ہے ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

marfat.com

کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل یقین کی مرہون منت ہے۔ مسلمانوں میں کوئی ایسا نہیں جو ایمان اور عمل میں ابوبکرؓ پر فوقیت رکھتا ہو۔''

۲)...... ڈاکٹر اندری سردیر: ''وہ صحیح معنوں میں نیک سرشت صوفی تھے۔''

۳)...... ایچ بی ویلز: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اس عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا جس کے سامنے پہاڑ بھی ہوتے ٹل جاتے۔''

۴)...... ڈاکٹر ویل: ''ابوبکرؓ کی نجی زندگی اور عہد حکومت ایسا بے عیب گزرا جس پر انگشت نمائی کرنا ممکن نہیں ہے۔

۵)...... وان کریمر، ایچ جی ویلز، لین پول، پروفیسر تورآندے، سائمن آکلے، ایڈورڈ گبن نے بھی تعریف کی ہے۔

۶)...... گاندھی: ہندوؤں کا عظیم رہنما اپنے ملک کے وزراء کو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ ''اگر کامیابی چاہتے ہو تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اسوۂ حسنہ پر چلو۔''

بلادِ ہندوستان میں سیاہ پھول والے درخت پر صدیق اکبرؓ کا اسم گرامی

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اور ابن البخار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخوں میں جناب ابوالحسن علی بن عبداللہ ہاشمی الرقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں بلادِ ہندوستان میں گیا تو ہندوستان کے بعض گاؤں میں ایک سیاہ پھول والا درخت تھا اس کے ایک بڑے پھول کھلنے سے بہت زیادہ خوشبو آئی۔ دیکھا تو اس پر سفید خط سے لکھا ہوا تھا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ابوبکر الصدیق۔ عمر الفاروق (رضی اللہ عنہما)۔ مجھے اس بات میں شک ہوا اور خیال کیا

marfat.com

کہ شاید اس پر کوئی عمل کیا گیا ہوگا تو میں قصداً وہاں گیا اور ایک پھول جو ابھی کھلا نہ تھا۔ اسے کھولا وہ بات بالکل درست پائی اور اس شہر میں اس کے بارہ میں بہت کچھ سنا۔ اس گاؤں کے رہنے والے پتھروں کی پوجا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا انہیں کوئی عرفان نہ تھا۔'' (خصائص الکبریٰ شریف مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ترجم حضرت خواجہ قبلہ ام صدیق احمد سیدوی رحمۃ اللہ علیہ موسوم بہ ذکر خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل باب تیسرا (تیسرے نمبر پر) ص ۵۸، ۵۹)

نوٹ: واضح رہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وہی واقعہ نقل کرتے ہیں جس کی صحت پر انہیں مکمل یقین ہو انکا رابطہ براہِ راست حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے رہتا تھا احادیث کے بارے میں صحتِ احادیث کے بارے میں تحقیق کر لیتے تھے۔ حالتِ بیداری میں پچھتر مرتبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ (بالمشافہ)

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم:

بمطابق تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا مظہر اتم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا مظہر اتم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ...... رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا مظہر اتم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ...... تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے مظہر اتم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم۔ (خصائص الکبریٰ)

تورات وزبور میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بارش کے قطرہ کی مانند ہے جہاں وہ گرتا ہے نفع بخشتا ہے۔ (ص ۱۳۵ ذکر خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم:

ص ۱۳۳ پر ہے ''تم تمام لوگوں سے سب سے زیادہ سعادت مند ہوگے۔''

marfat.com

ص ۱۴۷ کا مفہوم: (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) ''آپ کا معاملہ صدیق رضی اللہ عنہ کو ملے گا۔ ان کی خاص صفت یہ ہوگی کہ جب وہ فیصلہ کریں گے تو بالکل صحیح فیصلہ کریں گے۔ حقوق دلانے میں نہ نرم ہوں گے نہ سخت (یعنی میانہ رَو ہوں گے)۔ ان کے بعد دینِ حنیف کا معاملہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اور پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا۔

ص ۱۵۶، ۱۵۷ ذکر خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ: خصائص الکبریٰ شریف۔ (ذکر خلفائے راشدینؓ) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالطیب عبدالمنعم بن غلبون المقری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے جب عموریہ فتح ہوا تو عموریہ کے ایک گرجے پر آبِ زر سے یہ عبارت کندہ تھی۔ بدترین خلق وہ ہیں جو سلفؓ پر سب وشتم کریں حالانکہ ان کے سلفؓ کا ایک آدمی (صدیق اکبرؓ) ہزار خلف سے بہتر ہوگا۔ (اکو یار ہزاراں ورگا)

اے غار والے! تو نے قابل فخر عزت پائی اور یہ فخر بجا ہے جبکہ تیری تعریف اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں کی جو اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ۔ اے عمر رضی اللہ عنہ تو صرف حاکم نہ تھا بلکہ شفقت کے لحاظ سے والد تھا۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں نے آپ کو مظلومی کی حالت میں مارا اور انہوں نے آپ کو قبر میں دفن کرتے وقت زیارت بھی نہ کرائی اور تم اے علی رضی اللہ عنہ امام الاولیاء ہو یہ صاحبِ غار ہیں جو یگانۂ روزگار ہیں اور یہ شہریوں کے فریادرس ہیں جو کوئی ان کی تنقیص کرے گا اس کے منہ پر پھٹکار ہوگی۔

راوی کہتا ہے میں نے اس گرجے کے پادری کو کہا جس کے بڑھاپے کی وجہ سے بھنویں آنکھوں پر الٹ آتی تھیں۔ کتنی مدت سے یہ الفاظ تمہارے گرجا کے دروازے پر لکھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دو ہزار سال پہلے......... تمہارے مشائخ نے رومیوں سے جب جہاد کیا تو انہوں

marfat.com

نے وہاں کے گرجا میں یہ شعر لکھا ہوا پایا۔ اَتَرجُوا اُمَّتًا قَتَلَتْ حُسَيْنًا۔ شفاعت جده يوم الحساب۔

وہ جماعت جنہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ان کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید کرسکتی ہے؟ یہ تحریر بعثت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال پہلے کی ہے۔ (خصائص الکبریٰ شریف جز اوّل)

فضیلت وشان صدیق اکبرؓ:

مفہوم عبارت از مدارج النبوۃ شریف ج ا رئیس المحققین عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ (شب معراج) نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اثناء راہ میں دہشت ہوئی۔ ناگاہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز ولغت (بولی) سے مشابہ آواز میں بشارت سنی ''قِف یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فان ربک یُصَلِّی'' تاکہ دوست کی آواز سے انسیت ہو......... یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز کو پیدا کیا گیا، کیونکہ ''دونوں یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی طینت پر پیدا کیے گئے۔ فرمان باری تعالیٰ ہوا وہ دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انیس ہے پس میں نے ان کی صورت پر ایک فرشتہ پیدا کیا تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مشابہت میں نداء کرے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہشت جاتی رہی۔''

علامہ اقبال کو زیارتِ صدیق اکبرؓ:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سورۂ اخلاص کی تفسیر سیکھی اور اس تفسیر کو اپنی منظوم کتاب ''مثنوی رموز بیخودی'' میں اشعار میں نظم فرمایا۔ جس کا منظوم ترجمہ رسالہ انوار لاثانی جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ میں شائع کیا گیا۔ اس ذرۂ حقیر بے تعداد نے بخوف طوالت نقل نہیں کیا۔ تفسیر سورۂ اخلاص ابوبکر صدیق

marfat.com

رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی۔

سوال۔کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

۱)...... خلیفہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲)...... امیر المومنین

۳)...... امام المتقین

۴)...... افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۵)...... وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَار کی فضیلت پانے والے۔

۶)...... لقد رضی اللہ عنہم کی دولت لوٹنے والے

۷)...... لاتحزن ان اللہ معنا کے شیریں خطاب سننے والے۔

۸)...... ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَار کا لقب پانے والے۔

۹)...... رفاقت کا حق ادا کرنے والے

۱۰)...... اپنی جان و مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کرنے والے۔

۱۱)...... عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشرکوں کی ہر تکلیف برداشت کرنے والے

۱۲)...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر بیوی، بچے، وطن، مال، جائیداد کو قربان کرنے والے

۱۳)...... جب تمام عرب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر مجنون کہتا تھا اس وقت صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے نعرے لگانے والے۔

۱۴)...... شبِ ہجرت سوارِ براق (صاحبِ براق) صلی اللہ علیہ وسلم کو کاندھوں پر اٹھانے والے

۱۵)...... صدر دین وملت ہیں۔

۱۶)...... اپنی آنکھوں سے مصحف رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے والے

۱۷)...... سفر وحضر میں ساتھ رہنے والے۔

marfat.com

۱۸)...... سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر بادشاہِ حقیقی سے بہت بڑے متقی کا خطاب پانے والے۔
۱۹)...... اولوالفضل کا خطاب رب العزت سے سننے والے
۲۰)...... زندگی اور وصال میں اکٹھے رہنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔
۲۱)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں تمام صحابہؓ واہل بیتؓ کی امامت فرمانے والے
۲۲)...... ایک ہی مصلے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھانے والے۔
۲۳)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے باپ کے قتل کا ارادہ کرنے والے۔
۲۴)...... سب رشتے توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑنے والے
۲۵)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بارے میں مماثلت ومطابقت رکھنے والے
۲۶)...... کمالاتِ نبوت حاصل کرنے والے۔
۲۷)...... شہادت خفی کی سعادت پانے والے
۲۸)...... اخلاق حسنہ وعاداتِ پسندیدہ اوصافِ حمیدہ رکھنے والے
۲۹)...... رحمتِ مجسم وغیرتِ مجسم، مشک وعنبر کی خوشبو دینے والے
۳۰)...... طہارت کے پیکر، جبین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چومنے والے
۳۱)...... عزم وثبات اور توکل کے کوہِ گراں
۳۲)...... مشنِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پورا کرنے والے
۳۳)...... معیتِ خدا ومعیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حامل
۳۴)...... غزوات میں بہادری کے جوہر دکھانے والے
۳۵)...... مرضِ وفات، عالم نزع، وفات، مدفن اور عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مطابقت اور مماثلت وموافقت رکھنے والے
۳۶)...... آسمانوں سے صدیق کا لقب پانے والے

marfat.com

۳۷)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیق کا لقب لینے والے

۳۸)...... سمع و بصر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بننے والے

۳۹)...... وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی کی بشارت پانے والے

۴۰)...... عشرہ مبشرہ میں سرفہرست ہونے والے

۴۱)...... روزِ الست سے ابدالآباد تک مسلم اور طاہر ہی رہنے والے

۴۲)...... ہر نیکی میں اوّلیت رکھنے والے

۴۳)...... قبولِ اسلام سے پہلے ہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھنے والے

۴۴)...... نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار، لاتعداد، ان گنت احسانات کرنے والے

۴۵)...... روزِ حشر رب العزت کی خصوصی تجلی پانے والے

۴۶)...... جو وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی وہ اپنے سینے میں حاصل کرنے والے

۴۷)...... وہ صدیق اکبرؓ جن کی مرضی پر ہر ایک کا بہشت میں داخلہ ہوگا

۴۸)...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تمام مخلوق سے پہلے اپنی قبر انور سے اٹھنے والے

۴۹)...... شناسائے مزاجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بننے والے

۵۰)...... کشتۂ عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۵۱)...... خدا تعالیٰ کا سلام سننے والے

۵۲)...... تمام اصحابؓ وتابعین ومحدثین وائمہ طریقتؒ کے ممدوح

۵۳)...... ابتداء ہی سے شراب کو اپنے اوپر حرام کرنے والے

۵۴)...... دورانِ شکم مادر والدہ کو بت کے سامنے سجدہ کرنے سے روکنے والے

۵۵)...... بچپن میں بت کو اوندھا گرانے والے

۵۶)...... غزوۂ بدر میں الہام سننے والے

۵۷)...... رحمت کا غلبہ حاصل کرنے والے

marfat.com

۵۸)......جن کی شان میں کئی آیات نازل ہوئیں

۵۹)......جن کی امامت وخلافت کے ثبوت قرآن وحدیث میں ہیں

۶۰)......امت کے پہلے مبلغ

۶۱)......امت کے پہلے خطیب

۶۲)......رسالت کے پہلے ثمر

۶۳)......غارِ ثور میں پہلے داخل ہونے والے

۶۴)......رضوانِ اکبر پانے والے

۶۵)......سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے

۶۶)......حج کے پہلے امیر بننے والے

۶۷)......صدیق کمالاتِ نبوت وتجلیاتِ ذاتی میں مستغرق

۶۸)...... بلاحجاب دائمی تصرف کے مالک

۶۹)......صداقتِ صدیق پر خود خدا کی گواہی حاصل کرنے والے

۷۰)......اپنی صداقت پر سند مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پانے والے

۷۱)......منصبِ امامت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے والے

۷۲)...... جن کی صداقت پر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ، امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا۔

۷۳)......جن کی افضلیت پر تمام اصحاب وتابعین کا اجماع ہوا۔ (ثابت ہے)

۷۴)......جن کی تکذیب میں تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کی تکذیب ہوتی ہے۔

۷۵)......وہ بزرگ ترین ہستی جن کو جھٹلانا قرآن کو جھٹلانا ہے۔

۷۶)......جن کا ذکر تمام کتب سماوی میں ہوا۔

۷۷)......جن کا نام آسمانوں میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ لکھا ہے۔

marfat.com

۷۸)...... جن کی چار پشتیں درجۂ صحابیت میں ہوئیں

۷۹)...... وہ جن کی زوجہ معظّمہ محترمہ اُم رومان رضی اللہ عنہا کو قبر میں شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اتارا۔

۸۰)...... وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی زوجہ ام رومان کو نبی اکرم نے حورعین فرمایا

۸۱)...... جنہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سسر بننے کا شرف حاصل ہوا

۸۲)...... جنہوں نے اپنی چھ سالہ بچی صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دی۔

۸۳)...... جن کی لختِ جگرؓ کی شان میں سورۂ نور بڑی عظمت وجلالت کے ساتھ نازل فرمائی گئی۔

۸۴)...... جن کی بیٹی کے طفیل امت مسلمہ پر قیامت تک کئی احسانات ہوئے۔

۸۵)...... جن کی گود وزانو مبارک پر غارِ ثور میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اور جن کی گود عرشِ عظیم سے برتر تھی/ افضل تھی۔

۸۶)...... وہ جن کی شب ہجرت غار ثور والی رات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تمام زندگی کے اعمال حسنہ سے اعلیٰ وارفع وافضل ہے۔

۸۷)...... جن کی انکساری کا یہ عالم ہو کہ انیس سالہ اُسامہ رضی اللہ عنہ سواری پر ہو اور خود مشارق ومغارب کے خلیفۃ الرسول پیدل چلتے گئے اور دس زرّیں اصول ارشاد فرماتے رہے۔

۸۸)...... جن کے متعلق فرمایا گیا ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نہ ہوتے تو اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔''

۸۹)...... وہ جن کے ہوش تھے قائم اُڑے جب ہوش یاروں کے۔(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ہوش کھو بیٹھے تھے اور وصال کا یقین

marfat.com

نہیں فرماتے تھے)

۹۰)...... جن کے یارِ اکبر اور خصوصی ہمدرد و مشیر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

۹۱)...... لقب ''اوّاہ'' (رقیق و نرم و غمگار، قلب) پانے والے

۹۲)...... جن کے نزدیک ''حق سے بھی محبوب تر ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''

۹۳)...... وہ جن کی آواز میں شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینہ نازل فرمایا گیا

۹۴)...... وہ جن کا جنازہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کرتا ہوا نکلا۔

۹۵)...... وہ صاحبِ اخلاص محبوب جن کے مکان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاتے مشورے لیتے اور دن کو آپ رضی اللہ عنہ کے مشوروں پر عمل فرماتے

۹۶)...... وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جن کے درِ اقدس پر سید عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم شب ہجرت خود تشریف لے گئے

۹۷)...... وہ جن کے وصال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''آپ کی گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے۔''

۹۸)...... سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''سب سے بڑھ کر آپ کی حفاظت کرنے والے سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار، سب سے زیادہ خلق و فضل و سیرت و محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاصل تھی۔ اللہ نے آپ کو اپنی کتاب میں صدیق فرمایا وَ سَمَّاكَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ صِدِّيْقًا فَقَالَ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرمایا۔ اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے۔''

۹۹)...... جملہ اصحاب رضی اللہ عنہم میں علم الانساب، علم تعبیر، علم حدیث، فہم قرآن مجید، زہد و ورع، ایمان، شجاعت، جود و سخا، تواضع، فصاحت، عبادت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت، اتباعِ سنت، خُلق غرضیکہ اخلاق حسنہ کی تمام اقسام و

marfat.com

صفات ان کی ذات کے اندر بدرجہ اَتم موجود تھیں۔

۱۰۰)......وہ جن کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''واللہ میرے وال
کو کوئی بلند سے بلند ہاتھ نہیں چھو سکتا وہ مضبوط قلعہ اور دراز سایہ تھے
وہ بچپن و جوانی و پیرانہ سالی میں محتاجوں کی دستگیری کرتے اسیروں ک
رہائی دلاتے۔''

۱۰۱)......صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' (بدر میں) اگر میرا بیٹا بھی میری تلوار کی ز
میں آجاتا تو میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اسے بھی قتل کر دیتا۔''

۱۰۲)......قصرِ صداقت کے شہنشاہ ہیں، منبع صدق وصفا ہیں۔

۱۰۳)......معدنِ جود وسخا ہیں واقفِ اسرار نبوت ہیں۔

۱۰۴)......زینتِ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک پیاری دعا ہی پڑھ لیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَ اَنَا اَعْلَمُ وَ اَنَا اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ دانستہ شرک کروں اور اے اللہ تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس شرک سے جو نادانستہ مجھ سے سرزد ہو۔''............(یہ دعا تین بار پڑھیں)

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۶۱ آخر سوۂ کہف)

سوال پہلا خلیفہ کون ہوگا؟

جواب شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:
حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ گیارہویں امام ہیں ان کی تفسیر پارہ ۲۸

marfat.com

آیت فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ۔
(آیت ۳ سورۃ التحریم)

''پس جب آپ نے اس کو آگاہ کیا تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے فرمایا مجھے اس نے آگاہ کیا ہے جو علیم و خبیر ہے۔''
(ترجمہ از ضیاء القرآن ج ۵ سورۃ مذکورہ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں آباؤ اجداد سے روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ فرمایا میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ دوبارہ پوچھا گیا تو فرمایا ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
(انوار قمریہ ص ۱۴۲ تالیف مولانا قاری غلام احمد سیالوی)

منقبت:

سب تھیں اوّل بعد نبیاں صدیقاں وچہ اکبر رضی اللہ عنہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ نائب جائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
(قصص المحسنین مصنف مولوی غلام رسول عالم پوری)

شعر:

پیر مرید صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سن پہلے یار پیارے
حق جہاندے ثانی اثنین اذھما فی الغارے
(حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مصنف سیف الملوک)

ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

''عبداللہ بن امام احمدؒ۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام اہلِ زمین کے ایمان سے تو

marfat.com

لا جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کا پلہ جھکا رہے گا'' کاش میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ بے
کینہ کا ایک بال ہوتا''

یہ حدیث شریف ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اسے قاری محمد طیب
دارالعلوم دیوبند نے اپنے خطبات میں کئی بار بیان فرمایا ہے۔ اور فضائل صحابہ رضی اللہ عنہ و
اہل بیت رضی اللہ عنہ مصنف مولانا محمد علی حسن الکبری، اشاعت ۱۹۸۷ء میں بھی ہے۔

ارشاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

تمام اصحاب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کو
بہتر نہ پایا۔ اس لئے سب نے اپنی اپنی گردنیں اطاعت کیلئے پیش کر دیں۔ تمام
اصحاب رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ و حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بنی
مصطلق نے ایک آدمی بھیجا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ہم زکوٰۃ اور صدقات کس کو پیش کریں۔ ارشاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ''ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو''۔

اسی کتاب میں خلافت سے متعلقہ وہی آیات ہیں جو الراقم نے متعلقہ
مقام پر لکھی ہیں۔ (کتاب مذکورہ)

عظمت بوجہ خطبات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

خطبات، حکیمانہ تقاریر، فصاحت و بلاغت میں بے مثل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی
عظمت کا ایک پہلو ان کے عظیم الشان خطبات بھی ہیں یہ ذرۂ حقیر صرف ایک
خطبہ کے چند الفاظ نقل کرتا ہے جو آپ رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر دیا۔
یہ وہ موقع تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیت پر جذبات کا اتنا شدید غلبہ تھا کہ وہ

marfat.com

ہاتھ میں تلوار لئے مسجد نبوی شریف میں کھڑے تھے اور قسم اٹھا کر کہہ رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس حادثہ کے وقت ''مسخ'' میں تھے۔ اطلاع ملتے ہی فوراً آ گئے۔ آپ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد مسجد نبوی شریف میں پہنچے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی دو مرتبہ کہنے کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش نہ ہوئے تیسری بار فرمایا ''اے قسم کھانے والے، جلدی نہ کرو ٹھہرو۔ اب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حمد و ثناء کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ بلاشبہ آپ کی موت واقع ہوگئی، مگر ہاں جو شخص اللہ کی بندگی کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور اس کے لئے موت نہیں۔ قرآن مجید کی سورہ آل عمران کی دو آیات نمبر ۱۴۴، ۱۴۵ تلاوت فرمائیں۔ یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ لوگوں کو یوں محسوس ہوا کہ یہ آیات انہیں معلوم ہی نہ تھیں۔ تلاوت سن کر ان کی آنکھیں کھلیں، پردہ اٹھ گیا، ہر شخص کی زبان پر آیات جاری ہوگئیں۔

(ماہانہ نور و ظہور جنوری فروری ۱۹۶۱ء ص ۴۶، ۴۷)

ہر جگہ تمام خطبات و تقاریر کی ایسی ہی تاثیر تھی۔

آیت ۱۴۴ سورہ آل عمران:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

''اور نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر (اللہ کے) رسول۔ گزر چکے ہیں آپ سے پہلے کئی رسول تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید کر دیئے جائیں

marfat.com

پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں (دین اسلام سے) اور جو پھرتا ہے الٹے پاؤں تو نہیں بگاڑ سکے گا اللہ کا کچھ بھی اور جلدی اجر دے گا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو۔ اور نہیں ممکن کہ کوئی شخص مرے بغیر اللہ کی اجازت کے لکھا ہوا ہے (موت کا) مقرر وقت اور جو شخص چاہتا ہے دنیا کا فائدہ ہم دیتے ہیں اس کو اس سے اور جو شخص چاہتا ہے آخرت کا فائدہ ہم دیتے ہیں اُسے اس میں سے اور ہم جلدی اجر دیں گے اپنے شکر گزار بندوں کو۔''

(ترجمہ از تفسیر ضیاء القرآن ج ۱)

ایک شعر:

صدیقؓ یار غار افضل البشر
بعد از نبیؐ بزرگ توئی قصۂ مختصر

(اسلام کا ضابطہ حیات مصنف پروفیسر شیخ نذیر احمد)

سوال کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

جواب افضل الخلق بعد الرسل

السابقون الاولون میں اولیت کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔
آپ ہی اوّل المتقین ہیں۔ اکرم الامت ہیں۔ اوّل الخلفاء ہیں۔

آں آمنّ الناس برمولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما
ہمت اوکشتِ ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

(علامہ اقبال)

marfat.com

الرسائل: بطور نمونہ ایک فرمان عالیشان

کتاب أَبِی بَکْرٍ رضی اللہ عنہ اِلٰی خَالِدِ بْنِ وَلِیْد رضی اللہ عنہ وَ مَنْ مَعَہٗ

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف''

(حدیقۃ الادب الجز ثانی برائے انٹر کلاسز بحوالہ حمیرۃ رسائل العرب فی عصور العربیہ الزاھرۃ احمد ذکی صفوت)

ترجمہ از پائلٹ آئینہ حدیقۃ الادب:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مُثنّیٰ بن حارث شیابی کو لشکر دے کر عراق کی طرف بھیجا............ پس آپ عراق آئے...... ایک سال لڑتے رہے...... پھر اپنے بھائی مسعود بن حارثؓ کو امداد طلب کرنے کیلئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔

پس حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کہ یمامہ میں تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عبداللہ ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خالد بن ولیدؓ ان کے ساتھی مہاجرین وانصار اور نیکی کے پیروکاروں کی طرف۔

سلام علیکم۔ فَاِنِّیْ أَحْمَدُ اِلَیْکُمُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ أَمَّا بَعْدُ

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس نے اپنے دین کی مدد کی اور اپنے دوست کو عزت بخشی اور اپنے دشمن کو ذلیل وخوار کیا اور اس نے گروہوں پر ایک فرد کو غالب کر دیا، پس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

خدا نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا جو ایمان لائے اور نیک

marfat.com

عمل کیے ''ہم ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائیں گے جس طرح انہیں خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ (عربی عبارت):

عربی عبارت: وَعَدَ الَّذِيْنَ آمَنُوْ مِنْكُمْ وَ عَمِلُو الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ۔

''اور وہ اللہ ان کیلئے دین کو ضرور قوت عطا کرے گا جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا۔''

اور وہ ضرور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ ہماری عبادت کرتے ہیں اور کسی چیز کو ہمارا شریک نہیں ٹھہراتے۔

اور جس نے اس کے بعد کفر کیا، پس یہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں اور یہ ایسا وعدہ ہے جس کی خلاف ورزی نہ ہوگی اور یہ ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اور اس نے مومنوں پر جہاد فرض کیا۔

وَ فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْجِهَادَ

''پس اسی نے فرمایا جو کہنے والا بزرگ و برتر ہے تم پر فی سبیل اللہ لڑنا فرض کیا گیا اور وہ تمہیں ناپسند ہے۔''

اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور تمہارے لئے بری ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔'' پس تم اللہ کے وعدے کو ضرور پورا کرو اور اللہ کی اطاعت کرو اس بات میں جو تم پر اس نے فرض کی۔ خواہ اس میں بہت بڑا بوجھ ہو اور خواہ اس میں سخت مصیبت ہو اور منزل مقصود بہت دور ہو خواہ تمہیں اس میں مالی اور جانی نقصان بھی ہو۔ پس بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم ثواب کے مقابلے میں آسان ہے اور البتہ صادق

marfat.com

المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم (سچے اور سچے مانے گئے) نے فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہیدوں کو اس حالت میں اٹھائے گا انہوں نے اپنی تلواریں سونتی ہوں گی وہ اللہ سے کسی چیز کی تمنا نہ کریں گے ...... یہاں تک کہ ان کو ان کی تمام آرزوئیں عطا کردی جائیں گی۔ اور وہ انہیں وہ چیزیں بھی عطا کرے گا جن کا ان کو کبھی خیال بھی نہ آیا ہو (جو ان کے دلوں پر کھٹکی بھی نہ ہوں) مگر یہ کہ اللہ ان کو دنیا میں لوٹا دے پس وہ اللہ کی محبت میں اللہ کے بڑے ثواب کیلئے قتل کئے جائیں کاٹے جائیں جیسے کپڑوں کو قینچی کاٹتی ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، تم اللہ کے راستے میں نکل پڑو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

پس میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عراق جانے کا حکم دیا ہے وہ یہیں رہے حتیٰ کہ اس کے پاس میرا حکم آجائے پس تم اس کے ساتھ چل پڑو اور اس سے سستی نہ کرو پس بے شک یہی راستہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں بڑا اجر دے گا ان لوگوں کو جن کی نیت اچھی ہو اور بھلائی میں انکی رغبت بہت زیادہ ہو پس جب تم عراق آؤ تو وہیں رہو حتیٰ کہ تمہارے پاس میرا حکم آجائے۔

كَفَانَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مُهِمَّ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

''دنیا اور آخرت کے اہم کاموں میں اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری کفایت فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

بسلسلہ فضائل وسیرت مقدسہ:

ترجمہ اشعار حضرت حسان رضی اللہ عنہ: (صرف بعض مصرعوں کا)

marfat.com

"وہ دنیا میں سب سے زیادہ متقی اور عادل تھے سب سے زیادہ وفادار اور صلح کار تھے خدا کی طرف رجوع فرمانے والے اور یارِ غار تھے سب سے اوّل تصدیق کنندہ تھے۔"

بخار کی حالت میں: (ہجرت کے فوراً بعد)

ہجرت فرمانے کے بعد اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شدید بخار ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے حال پوچھا تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ)

"ہر شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ موت جوتے کے تسمہ سے بھی قریب تر ہوتی ہے۔"

حضرت صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حال عرض کیا۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

"یا اللہ جس طرح تو نے ہمیں مکہ شریف کی محبت عطا فرمائی اس طرح مدینہ شریف کی محبت بھی عطا فرما۔ بلکہ اس سے زیادہ عطا فرما اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مُد (پیمانے) میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے اس کی آب و ہوا صحت بخش بنا دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔"

دعا قبول ہوئی سب صحت یاب ہو گئے۔ (معجزہ) تا قیامت مدینہ طیبہ کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دیا گیا۔ (متفق علیہ)

اسلامی تصوف میں بلند ترین مرتبہ:

بلا شبہ اس بارے میں بلند ترین مقام تھا۔ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم آپ کو پیشوا

marfat.com

اہل مشاہدہ مانتے ہیں۔ ارشادِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر توجہ کریں۔ ہمارے سانس گنتی کے ہیں۔اور ہماری سستی بدستور موجود ہے۔

حضرت واسطی رحمۃ اللہ علیہ: امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے تصوف کا بھید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک نے اشارۃً فاش کیا جس سے اہل فہم و دانش نے لطائف اخذ کئے جب آپ تمام مملوکات (سازوسامان) سے دستبردار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بال وعیال کیلئے کیا چھوڑا؟ آپ نے پہلے اللہ کا نام لیا پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اہل توحید کے لئے یہ اشارہ عظیم الشان ہے۔ یہ توکل کا حال ہے!

صدیق کیلئے خدا اور اس کا رسول بس

(بحوالہ سیرت صدیق اکبرؓ مصنف محمد الیاس عادل)

فیصلے

اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ نہیں ہے تاہم سوانح حیات کا تقاضا ہے کہ ہر شعبہ زندگی پر لکھا جائے اس لئے بطور تبرک وحصولِ برکات و فیوضات چند ایک فیصلے:

(۱) قتل کا حکم:

ایک چور کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا فرمایا۔ اس کو قتل کردو۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اس نے تو چوری کی ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس نے پھر چوری کی۔ پیش کیا گیا۔ فرمایا قتل کردو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس نے چوری کی ہے فرمایا اس کا پاؤں کاٹ دو۔ چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اس نے پھر چوری کا جرم کیا حتیٰ کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں سزا کے

marfat.com

باعث کٹ گئے۔

دورِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں اس کے منہ کے ساتھ چوری کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔

(۲) باپ کا حصہ:

ایک شخص نے شکایت کی کہ میرے والد میرا تمام مال لے کر مجھے کنگال کرنا چاہتے ہیں۔ آپؓ نے والد سے فرمایا کیا تم اپنے بیٹے کے مال سے بقدر ضرورت مال لے سکتے ہو؟ اس نے کہا ''کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ''تو اور تیرا سارا مال تیرے باپ کا ہے'' فرمایا ہاں! بلاشبہ مگر اس سے مراد نفقہ ہے۔

(۳) مسئلہ وراثت:

ایک مرتبہ ایک دادی اپنا ترکہ حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپؓ نے اصحابؓ سے مشورہ کیا۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا''۔ فرمایا ''اس وقت تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آدمی تھا؟'' محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے عرض کیا بالکل اسی طرح ہے یعنی میں گواہ ہوں۔ پس دادی کو چھٹا حصہ دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء)

(۴) چور کو سزا:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''یمن کا ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا حاضر ہوا اور کہنے لگا حاکم یمن نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔''

وہ آدمی رات کو انہیں کے دولت کدہ میں ٹھہرا۔ ساری رات عبادت میں لگا رہا اسی اثناء میں زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ کا زیور گم ہوا۔ وہ مہمان تعلیم حاصل کرتا رہا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے دعائے خیر مانگتا رہا۔ وہ زیور ایک زرگر

marfat.com

سے برآمد ہوگیا۔ اور پتہ لگا کہ وہی مہمان چرا کر اس زرگر کے پاس لایا تھا۔ آخر کار خود ہی چوری کا اعتراف کرلیا۔ اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا۔ فرمایا اس کی دعا اس کی چوری سے زیادہ ناگوار تھی۔ (تاریخ الخلفاء)

سزا کے بارے میں احتیاط:

(۱)...... ایک بار آپؓ ایک شخص پر بے حد خفا ہوئے۔ ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اس کا سر قلم کردیجئے۔ آپؓ قتل کا نام لے کر خاموش ہوگئے۔ غصہ ٹھنڈا ہوا تو فرمایا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ شرف کسی کو حاصل نہیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

(۲)...... حاکم یمامہ کے پاس دو گانے والی عورتیں لائی گئیں۔ ایک شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کرتی تھی دوسری مسلمانوں کی مذمت و ہجو کرتی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہؓ نے دونوں کے ہاتھ کٹوادیئے دانت بھی اکھڑوادیئے۔

اس سزا کے بارے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حاکم یمامہ کے نام لکھا ''اگر تم نے سزا دینے میں جلدی نہ کی ہوتی تو میں گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قتل کی سزا تجویز کرتا۔ ایسی گستاخی کرنے والا مرتد ہے یا غدار محارب ہے۔ (جس سے جنگ کرنا فرض ہے) اور دوسری عورت جو مسلمانی کی دعویدار ہے تو اس کو شرم دلانی چاہئے اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹنے چاہئے تھے اس کو ادب سکھانا چاہئے تھا۔

اگر وہ ذمیہ ہے تو اس کی یہ حرکت شرک سے تو بڑھ کر نہیں تھی۔ شرک پر صبر کرلیا ہے تو اس کی اس حرکت پر بھی صبر کرلینا چاہئے تھا۔ اب دونوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔'' (بحوالہ سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مصنف علامہ محمد الیاس عادل)

marfat.com

بعض فضائل میں احادیث کے حوالہ جات

(۱)......لقب آسمان سے نازل فرمایا گیا۔

(الف) راوی ابویحییٰ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اللہ نے نازل فرمایا۔'' (حاکم المستدرک، معرفۃ الصحابہ)

(ب) حکیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت فرمائی۔ (طبرانی، معجم کبیر، زرقانی، ابن جوزی، مبارکپوری)

(ج) نزال بن سیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا۔ (حاکم المستدرک، نووی، الریاض النضرۃ) تمام راوی ثقہ ہیں۔

(د) قتادہؓ، انسؓ راوی: ''اُحد جوشِ محبت سے جب جھومنے لگا'' فرمایا: نبی و صدیق اور دو شہید ہیں تجھ پر'' بخاری کتاب المناقب ترمذی، ابوداؤد، نسائی، احمد بن حنبل، ابن حبان، ابویعلیٰ، ابونعیم، طبری)

مذکورہ چاروں روایات کے قریباً ۲۳ حوالے جناب مولانا طاہر القادری نے لکھے ہیں۔

(۲) آپؓ امت میں سب سے افضل سے متعلقہ روایات۔ (قولِ صحابہؓ)

(الف) راوی ابن عمرؓ، ابوداؤد، السنن، ابن ابی عاصم، مبارکپوری نے نقل فرمایا

(ب) راوی ابن عمرؓ، بخاری، ابن جوزی، مبارکپوری، محبّ طبری نے نقل فرمایا۔

(ج) راوی عبداللہ بن سلمیؓ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت، ابن ماجہ، احمد، ابونعیم، خطیب بغدادی، عسقلانی...... دیگر نے نقل فرمایا۔

(د) راوی محمد بن حنیفہؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت۔ بخاری، ابوداؤد، طبرانی، احمد، نووی، بیہقی...... وغیرہ نے نقل فرمایا۔

marfat.com

(ر) حضرت نافع ؓ ابن عمرؓ سے۔ بخاری، ابوداؤد، سیوطی، نووی، و دیگر نے نقل فرمایا۔

(س) ابن عمرؓ۔ احمد، عبداللہ بن احمد، خلال، لالکائی نے نقل فرما۔

(ص) جابر بن عبداللہؓ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ترمذی، حاکم و دیگر کئی حضرات۔

(ن) سعد بن زرارہؓ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے آپ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ نے ابوبکر ابوبکر پکارا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے آپ کی امت میں سب سے بہتر آپ کے بعد ابوبکرؓ ہیں۔

(طبرانی، المعجم الاوسط ۶: ۲۹۲ رقم ۶۴۴۸ ہیثمی، مجمع الزوائد ۹: ۴۴)

(و) عن ابی الدرداؓ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے دیکھا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا "تم اس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ اس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (احمد، ابن ابی عاصم، السنہ، ہیثمی (مجمع الزوائد)، خثیمہ، محب طبری، ریاض النضرۃ)

(ہ) عن ابی جحیفہؓ۔ روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ (ابن ابی شیبہ، طبرانی، احمد، ابن ابی عاصم، ابن الجعد، بزاز نے نقل فرمایا۔

(۳) حدیث "اگر کوئی خلیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ (سات روایات)

(۴) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ "حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" پانچ احادیث۔ ۴۸ کتب کے حوالے۔ (حبیب اور محبوب تھے)

(۵) "صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شناسائے مزاجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" چار احادیث۔

marfat.com

(۶) ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فنائے ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ احادیث۔

(۷) ابوبکر کُشتہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' بارہ احادیث۔

(۸) ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ناراض تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض'' دو احادیث مع واقعات

(۹) ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کو پیار سے دیکھتے اور تبسم فرماتے۔'' (دو احادیث)

(۱۰) اللہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجا۔'' اور پوچھا کہ ''تم مجھ سے راضی ہو'' بے شمار کتب کے حوالے۔

(۱۱) ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حسنِ خلق کا پیکر اتم'' پانچ احادیث۔

(۱۲) ''جملہ حسنات کے جامع'' (چھ احادیث۔

(۱۳) ''آخرت میں دیدارِ خاص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا ہوگا۔'' چھ راوی رضی اللہ عنہم

(۱۴) ''اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رضوانِ اکبر عطا فرمائی ہے''

سوال رضوان اکبر کیا ہے؟

جواب ''خصوصی تجلّی''

ابن حبان، ابن حجر، امام ذہبی، ابن عساکر۔ نے غارِ ثور میں رضوانِ اکبر کا ذکر فرمایا ہے۔ کاتب الحروف نے معارج النبوۃ میں بھی رضوانِ اکبر کا تفصیلی حال پڑھا ہے۔ اور واقعہ ہجرت میں ذکر کیا ہے۔

(۱۵) وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صبر واستقامت پر۔

(۱۶) ''صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار والمزار'' رضی اللہ عنہ والی روایات۔

(۱۷) ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت واطاعت اور شکر امت پر واجب ہے'' راوی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔

ویلمی اور خطیب بغدادی نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

(نوٹ: ویلمی ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں یہ بزرگ تھے)

marfat.com

(۱۸) ''میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا''۔ راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ گیارہ کتب کے حوالے جن میں کتب صحاح بھی ہیں۔

(۱۹) حدیث میں ۲۲ کتب کے نام لکھے ہیں۔ حدیث متعلقہ شانِ صدیق اکبرؓ

(۲۰) محبت اہل بیت نبوت رضی اللہ عنہم سے متعلقہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تین احادیث:

۱: ''خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے اقرباء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری زیادہ عزیز ہے۔ (بخاری حدیث ۳/ ۱۳۶۰، ۴/ ۱۵۴۹، مسلم ۳/ ۳۸۰، ابن حبان، بیہقی، احمد)

۲: ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوکھ میں درد اٹھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے۔ (احمد، ابن عساکر، سیوطی، شوکانی، محبّ طبری نے اسے نقل فرمایا)

۳: میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ''علیؓ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔'' راوی ابوبکرؓ

فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ بروایات علیؓ پانچ احادیث۔ اٹھاون کتب حدیث کے نام لکھے جن میں یہ روایات ہیں ان میں کتب صحاح بھی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تھا اور روضہ شریف سے اجازت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم ہی نے طلب کی تھی۔ (کتاب القول الموثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ مصنف ڈاکٹر طاہر القادری مدظلہ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک خاص نیکی:

علماء تاریخ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں اس نیکی کا بھی اضافہ کرنا لازمی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو (جامع المحاسن ہستی) کو امت پر خلافت کیلئے نامزد فرمایا۔ آپؓ کا اندازہ صحیح ثابت ہوا۔

marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت کیلئے سراپا رحمت و برکت ثابت ہوئے۔ (ایام خلافت راشدہؓ)

فضائل صرف ترمذی شریف ج ۲ سے:

وَ اِسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانُ وَ لَقَبُهٗ عَتِيْقٌ۔

مناقب میں قریباً پچپن احادیث ہیں۔ ان میں امامت و خلافت سے متعلقہ بھی ہیں۔ بعض مختصر کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا آئندہ ہوگا۔ ''اقتدا کرو میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کا'' یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے بمطابق امام ترمذی۔ مترجم کے الفاظ: اس میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا۔ اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت باجماع صحابہؓ ہوا اور کسی اہلسنّت نے اس کا انکار نہ کیا۔ سوائے کلاب ناس گرفتار دسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے''۔ قول ابوعیسیٰ ترمذی۔ کئی محدثین اس کا درس دیتے رہے۔ آگے احادیث بھی اسی مضمون کی ہیں پھر ابن مسعودؓ سے بھی یہی روایت ہے۔ ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے بھی۔ یہی روایت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات ہیں حسن اور صحیح ہے۔ (جبیر بن مطعمؓ سے بھی احسن اور صحیح حدیث) ان پچپن روایات میں اکثر میں ابوبکرؓ و عمرؓ کا بیان ہے۔ آگے مترجم ذکرِ صدیق اکبرؓ کے بارے میں لکھتے ہیں: (خلاصہ و مفہوم و اشارات الراقم عرض کرے گا: ''سوابق اسلامیہ اور خصائل ایمانیہ بہت ہیں۔ نسب میں کوئی عیب نہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کوئی عیب نہیں اوّل تا آخر۔ اس لئے یہاں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وصداقت مآب رضی اللہ عنہ میں مشابہت و مماثلت و مطابقت و یک رنگی اور وحدت ہے۔

(الراقم توکلی غفرلہ)

بت کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ اللہ کی ذات میں کبھی شک نہ کیا۔ مشرک ابن الدغنہ نے ان کی شرافت، جود و سخا، مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی۔

marfat.com

اعلانِ نبوت کے بارہ سال بعد۔ یہی الفاظ ام المومنین خدیجہؓ نے آغازِ وحی میں فرمائے۔ کیسی مشابہت و وحدت! (الراقم)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ترغیب سے بہت لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ راوی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ''ایک دن میں درخت کے نیچے بیٹھا تھا درخت نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوگا تو سب سے اوّل ان پر ایمان لانا، پھر جب وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں خدمت اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور رسالت کی تصدیق کی۔''

قریش نے کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں دیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بلیات و آفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر تھے۔ پہلی مسجد آپؓ نے بنائی (بخاری) ابوبکرؓ نے شرط لگائی۔ روم و فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز صبح و شام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے تھے۔ مشاہدۂ انوارِ غیبیہ اور آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں۔ بدر میں آپؓ پر الہام ہوا (راوی ابن عباسؓ) کہ دعا قبول ہوگئی۔ بدر میں میمنۂ لشکر میں میکائیل آپؓ کے ہمراہ۔ میسرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسرافیل کو کیا۔ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام کفار نے پکارا پھر عمر رضی اللہ عنہ کا۔ غزوۂ مریسیع میں برأت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سورہ نور نازل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر آیا۔ صلح حدیبیہ میں بھی ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔ عروہ بن مسعودؓ نے (بھی ایمان نہ لائے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دشنام سخت و اظہار جلالت و جرأت کیا کہ وہ مائل بہ صلح ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''مجھے ہر وقت ابوبکرؓ و عمرؓ سے کام رہتا ہے۔'' (سریہ فرازہ کے وقت لوگوں نے عرض کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ کو تعلیمِ اسلام کی خاطر کیوں نہیں بھیجتے) اس وقت کا یہ ارشاد ہے۔ ''اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں۔'' (سورۃ تحریم میں اللہ نے

marfat.com

شیخین کو صالح المومنین فرمایا۔ (رواہ حاکم) ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آپؓ سے مشورہ فرماتے اور صبح اس پر کاربند ہوتے۔ (رواہ احمد)

صحابہؓ میں آپؓ کا لقب سباق الخیر ہوگیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سابق الخیر فرمایا۔ ہر غزوہ اور مہم میں آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل نمایاں ہوئے۔

حضرت ابوسفیانؓ (قبل فتح مکہ) مدینہ شریف آئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے طلب شفاعت (سفارش) ہوئے۔ یعنی کفار بھی جانتے تھے اصحابؓ میں ابوبکرؓ کو بڑا مرتبہ حاصل ہے۔ ''مگر تعجب روافض کا۔''

(جامع ترمذی ج ۲ مترجم اردو باز تالیف علامہ بدیع الزمان برادر زادہ علامہ وحید الزمان تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۸۸ء)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بمطابق کشف المحجوب:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شیخ الاسلام، اہل تجرید کے امام خلیفہ۔ اربابِ تفرید کے شہنشاہ جود وسخا میں فقید المثال، کشف و مشاہدہ میں سب سے مقدم، اسبابِ غنا کے باوجود غفلت اور معصیت (گناہ) سے پاک۔ اس صفت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد انبیاء کرام علیہم السلام سب سے مقدم ابتداء انتہا میں ہمیشہ تسلیم و رضا کو اختیار کرنے والے۔ توحید و سنت میں محو۔''

آپؓ کی طریقت اکبر آپؓ سے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء۔ اس لئے یہ بھی اکبر۔ (خواجہ صدیق احمد سیدوی قدس سرہ)

جناب مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

marfat.com

سورۂ نور میں ان کا ڈیرہ اور واللیل پر ان کا قبضہ
سورہ توبہ میں ان کا جلوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سورۂ سجدہ میں تذکرے ان کے سورہ فتح میں ان کے چرچے
ان کا ثنا خوان خود رب تعالیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شان ان کی حجرات سے پوچھو بلکہ شہہ لولاکؐ سے پوچھو
بعد نبی مخلوق سے اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رحمت کا غلبہ:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت شانِ رحمت سے فرمائی گئی۔ صحابہ میں اجل صحابہؓ اور افضل صحابہؓ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس واسطے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد اگر کوئی شخصیت ساری کائنات پر افضل ہے تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رحمت کا غلبہ ہے۔

حدیث میں واقعات آتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکان سے مسجد نبوی کی طرف چلتے تھے۔ گویا دربار خلافت میں پہنچتے تھے۔ تو رحمت کا غلبہ اس درجہ پر تھا اور اس درجہ مخلوق اس رحمت سے آپ کی طرف متوجہ ہوتی تھی کہ چھوٹے چھوٹے سینکڑوں بچے آپ کے پیچھے ہوتے تھے۔ کوئی کہتا تھا "اے باپ" کوئی کہتا "اے چچا"۔ اور صدیق اکبرؓ ہیں کہ کسی بچے کو کندھے پر چڑھائے ہوئے ہیں۔ کسی کو گود میں لئے ہوئے ہیں کسی کے سر پر ہاتھ ہے۔ بیسیوں پیچھے پیچھے ہیں اور دربار خلافت میں امیر المومنین جا رہے ہیں یہ رحمت کا غلبہ تھا۔ سب سے رحیم القلب اور شفیق صدیق اکبر کو فرمایا گیا ہے۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتوں میں سب سے زیادہ اکمل اور ارحم فرمایا گیا ہے۔

(ماخوذ خطبات حکیم الاسلام محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند)

marfat.com

خاص خصوصیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

۱)...... "فی الحقیقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حق وصداقت اور عشق و وفا کے و پیکر ہیں جو سید الکونین رحمتِ دولم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کا کامل نمون تھے لاریب ان کا قلب اطہر ہر آن زندگی کے آخری سانس تک تجلیات جمال نبوت کا جلوہ گاہ بنا رہا۔" (سیرۃ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مصنف جناب طالب الہاشمی)

۲)...... ہمتِ اُو کشتِ ملت را چو ابر ۔ ثانی اسلام و غار و بدر و قبر (اقبال)

عظمتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

تمام انبیاء علیہم السلام میں سے فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا حواری ملا۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ جولائی ۱۹۸۹ء از شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ)

حدیث شریف: راوی ربیع بن انس رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے فرمایا ہم نے انبیاء و علیہم السلام کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں غور کر کے دیکھا ہے، پھر ہم نے کسی نبی کو نہیں پایا جس کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا ساتھی ملا ہو۔ (اخرجہ ابن عساکر) از رسالہ مذکورہ بیان کردہ صاحبِ موصوف مذکور۔

حدیث شریف: ابن حصین رضی اللہ عنہ راوی۔ فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں۔ انبیاء و رسولوں کے بعد حضرت ابوبکر فاروق رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی آدمی جنا نہیں گیا اور البتہ تحقیق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے قبائل کے مقابلہ میں وہ کام جو کوئی نبی ہی کر سکتا ہے۔

(مولانا احمد علی لاہوری نے اپنے مضمون و بیان میں نقل فرمایا، ماخوذ: رسالہ مذکورہ)

marfat.com

لقب صدیق و عتیق پر مزید گفتگو از بیان دلپذیر صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ:

لقب عتیق کے معانی: آزاد، حسین، جمیل، بزرگ، کہنہ، کریم، عمدہ، نجیب، شریف، خالص الاصل، معانی، لقب صدیق: ابو بکرؓ نے یہ واقعہ خود سنایا۔ میں نے کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔ میرے والدؓ بھی بچپن میں مجھے بت کے سامنے لے گئے میں نے بت کو توڑ ڈالا۔ والدہؓ نے بھی تصدیق فرمائی۔ جبرائیل آ گئے تین بار فرمایا ''ابو بکرؓ نے سچ کہا ہے'' امام قسطلانی نے شرح بخاری میں یہ واقعہ تفصیل سے لکھا ہے ''ابو بکرؓ بعثت سے پہلے بھی مومن تھے'' ابن جوزی، سیرت حلبیہ، کنز العمال)

''آپؓ کی صداقت، صدیقیت پر اسقدر دلائل ہیں اگر یکجا کریں تو آپؓ کے خلاف ناقص اذہان میں اٹھنے والے نفرت کے لاوے برف کی سلوں کی طرح منجمد ہو جائیں۔'' (صائم چشتی)

واقعہ:

''جنتی رومال پر صدیق لکھا''۔ (راوی حذیفہؓ، الحاوی الفتاویٰ اللسیوطی ج ۲ ص ۴۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز فجر پڑھی۔ پوچھا ابو بکر کہاں ہے؟ عرض کیا حاضر ہوں۔ تُو پہلی رکعت میں میرے ساتھ تھا۔ عرض کیا۔ طہارت میں شک ہوا مسجد کے دروازے پر گیا وہاں سونے کے پیالے میں برف اور موم جیسے شہد کی طرح خوشبودار پانی تھا اس پر رومال تھا جس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابو بکر الصدیق لکھا تھا۔ میں نے اس سے وضو کیا۔ رومال اوپر دے دیا۔

خصوصیات صدیق:

۱) صدیق رب کو دیکھتا ہے۔

marfat.com

۲) صدیق پر صدیق (علیؓ) کی مہر ہے۔

۳) تورات میں اسم صدیق لکھا ہے۔

۴) انعام کن پر؟ انبیاء صدیقوں شہداء صالحین پر۔ جن حضرات پر انعام ہوا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ○

''اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا'' (کنز الایمان)

رب العزت کا انعام یافتہ لوگوں کے ذکر میں انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیقوں کا ذکر کر فرمایا ظاہر ہے درجہ نبوت کے بعد درجہ صدیقت ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیقوں کے سردار اور امام ہیں۔

۵) امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: ''وہ صدیق ہیں'' صادق اور صدیق؟

صدیق بہت سچ بولنے والا، قلب میں اکمل ترین استعداد رکھنے والا۔

صدیق وہ جو ہمیشہ سچ بولنے کے ساتھ اپنے صداقت آفرین اقوال پر ہمیشہ عمل بھی کرتا ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد: صدیق راست گفتار کے ساتھ راست کردار بھی ہوتا ہے۔

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ امام صادی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان: صادق وہ ہے جو راست گفتار اور راست کردار ہو مگر صدیق وہ ہے جو راست گفتار، راست کردار ہو اور احوال

marfat.com

میں بھی راست اور مستقیم ہو۔

صدیق کثیر تصدیق کرنے والا، احکام پر خلوص کے ساتھ عمل کرنے والا) کمالاتِ نبوت اور تجلیاتِ ذاتی میں مستغرق۔ بلاحجاب، دائمی تصرف کے مالک، نبوت کے بعد صدیقین کا درجہ ہے۔

''ابوبکر صدیق ہی نہیں بلکہ امام الصدیقین ہیں'' (بے شمار کتب کے حوالے درج ہیں)۔

ابوبکر کی تشریح اور معانی:

اذان سے قبل مسجد میں پہنچے والا، پہلا خطبہ سننے والا، ابتداء کرنے والا، اولیت والا، سب سے پہلے تیار ہونے والا پھل، موسم بہار کی پہلی بارش،

تبلیغ رسالت پہلا ثمر امت کا پہلا مبلغ، اسلام کا پہلا خطیب، غار میں پہلے داخل ہونے والا، حج کے پہلے امیر بننے والے، سب سے پہلے جامع قران حکیم، خلافتِ راشدہ کی پہلی خلافت لینے والے، سب سے پہلے مزارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جانے والے، ابوبکر رضی اللہ عنہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (ریاض النفرۃ 54/1)

(کتاب الصدیق رضی اللہ عنہ مصنف حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اشاعت ۱۴۰۳ھ)

منقبت درشانِ صدیق اکبرؓ

ضرور پڑھیے اور لطف اٹھایئے)

سدا نورِ صدیق بڑھتا رہے گا
نامِ صدیقؓ اُونچا رہے گا
ہے قرآن بھی جس کے پڑھتا قصیدے
وہ ہے ماہِ انوار صدیق اکبرؓ

marfat.com

خلیفہ اول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب
صحابہؓ کا سردار صدیق اکبرؓ
سراپا محبت سراپا صداقت
سراپائے ایثار صدیق اکبرؓ
کہا ثانی اثنین اُن کو خدا نے
کہا ان کو صدیق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
محمد ہیں شاہکار ربِ جلی کا
محمد کا شاہکار صدیق اکبرؓ
دو عالم کی رحمت سمیٹے ہوئے ہیں
محمد کے قدموں میں لیٹے ہوئے ہیں
کوئی اس سے بڑھ کر نہیں اور جنت
ہیں جس جا پہ سرکار صدیق اکبرؓ
صداقت کا تاج ان کے سر پر سجایا
امام ان کو شاہِ جہاںؐ نے بنایا
یہ صائم بتائے تو کیوں کر بتائے
مقامات و اسرارِ صدیق اکبرؓ

منقبت

خلافت کی قبا کو جس نے حسنِ سادگی بخشا
جہانبانی کی فطرت کو شعورِ عاجزی بخشا
عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ تھے خلافت میں مشیر ان کے

marfat.com

جلیل القدر اصحابِ پیغمبر تھے وزیر ان کے
نگہبان تھا رعایا کا لبوں پر تھی مناجاتیں
خلافت کے لئے دن تھے عبادت کیلئے راتیں
(حافظ لدھیانوی فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

کنیت ''ابوبکر'' کے بارے میں

ہمدرد و غمگسار، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ملول رہا کرتے تھے۔ (ابن سعدؒ)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ المتوفی ۲ ھ کی بیوی خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا نکاح کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس سے؟ خولہؓ نے کہا۔ بیوہ اور کنواری دونوں طرح کی لڑکیاں موجود ہیں...... ''بیوہ تو سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں اور کنواری ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لڑکی عائشہ رضی اللہ عنہا''

یورپ کے مستشرقوں اور عیسائی محققوں کی شرمناک جہالتوں کا ایک نمونہ یہ ہے کہ چونکہ بکر عربی میں کنوارے کو کہتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا تنہا کنواری بیوی تھیں اس شرف کی بنا پر ان کے باپ کا خطاب اسلام میں ابوبکر قرار پایا۔ اگر بیگانوں کو اصلی واقعہ کی خبر نہ ہو تو محل افسوس نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اپنوں کو بھی گھر کی اطلاع نہیں۔ مسٹر امیر علی جو ہماری جدید تعلیم کے بہترین پیداوار ہیں۔ لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باب ۱۴ میں اس غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

عرب میں کنیت عزت کا نشان سمجھا جاتا تھا جو لوگ معزز ہوتے تھے کنیت کے آگے ان کے اصل نام گم ہوجاتے تھے...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال

marfat.com

ہے یہ کنیت نہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش بلکہ خود اسلام کی پیدائش سے بھ
پہلے رکھی جا چکی تھی۔ عربی میں کنوارے کو بکر نہیں کہتے بلکہ بِکر۔

(سیرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تالیف علامہ سید سلیمان ندوی)

دلچسپ مکالمہ مابین سیدنا صدیق اکبرؓ و علی المرتضیٰؓ

مختصر واقعہ:

مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکری
ایک حجرے (مکان) پر پہنچے کُنڈی کون ہلائے (دستک کون دے؟) اس پر مکالم
ہوا جو کہ اشارۃً عرض ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ:...... کنڈی آپ بجائیں۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انکار فرماتے
ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کنڈی ہلانے کیلئے کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ:...... میں ایسے شخص سے آگے بڑھ کر کنڈی نہیں بجانا چاہتا جن
کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے "میرے بعد کسی افضل شخص پر سورج نہ طلوع
ہوا نہ غروب سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے۔"

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:...... آپؓ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جو شخص آدم علیہ السلام اور
حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو اور موسیٰ علیہ السلام کی نماز کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زُہد کو اور
خُلقِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا چاہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ:...... ارشاد گرامی آنجناب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اے ابوبکر رضی اللہ عنہ!
تم میری آنکھیں ہو" اور "قیامت کے دن خازنِ جنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت
کی چابیاں دے گا اور کہے گا جسے جنت میں بھیجنا چاہو بھیجو اور جسے دوزخ میں
چاہو بھیج دو۔"

marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا رب تعالیٰ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے...... حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھتا ہے...... تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا۔''

الغرض مکالمہ جاری تھا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے ان کے کہنے پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دروازہ کھولا۔ دونوں کی پیشانیوں پر بوسے دیئے۔ فرمایا تمہارے فضائل قیامت تک ختم نہیں ہوسکتے۔ یہ مکالمہ تمام ملائکہ نے سُنا۔

(رسالہ السعید ملتان یکم جولائی ۱۹۵۹ء الصدیق رضی اللہ عنہ از صائم چشتی، نورالابصار)

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مابین

حیات طیبہ میں کامل توافق و تشابہ، مکمل یک رنگی اور ہم آہنگی (جو کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امتیازی وصف اور مخصوص جوہر ہے)

ثبوت مختلف مراحل سے:

(۱)...... زمانہ خلافت کو بغور دیکھئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ کام کبھی نہیں کیا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں کیا اور جو کام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے کر کے چھوڑا۔

(۲)...... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم راوی: (حدیث شریف) جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان پر ایک چادر اُڑا دی گئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھتے جاتے تھے پھر فرمایا'' اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور سیرت و عادت و راست روی و مہربانی اور فضل و بزرگی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔

marfat.com

(استیعاب، ریاض النضرۃ، ازالۃ الخفاء)

ایک پر دوسرے کا گمان:

ہجرت فرما کر جب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم قُبا تشریف لائے۔ دو شنبہ (پیر/سوموار) کا دن تھا مہینہ ربیع الاوّل۔ انصارؓ میں سے جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھا تھا وہ آ کر پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کو سلام کرتے تھے یہاں تک کہ دھوپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے لگی تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھے اور آپ پر اپنی چادر سے سایہ کر دیا ''تب لوگوں نے آپ کو پہچانا۔''

کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کی:

طبرانی شریف، راوی سہلؓ، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو منبر پر چڑھے۔ فرمایا ''اے لوگو! بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبھی مجھے رنجیدہ نہیں کیا۔'' (تاریخ الخلفاء)

طینت واحدہ:

محدث خطیب نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ ایک ہی (پاک) مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اس ایک ہی مٹی میں ہم دفن ہوں گے۔'' (المتفق والمفترق)

شرح مناسک میں امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''آدمی جس جگہ دفن ہوتا ہے اسی جگہ کی مٹی سے ابتدا میں وہ پیدا کیا جاتا ہے۔'' (خصائل حج مصنف مولانا محمد زکریا محدث مظاہر العلوم سہارن پور)

ثابت ہوا تربت و طینت میں بھی یگانگت ہے وحدت ہے اسی لئے ان نفوسِ قدسیہ کی سیرت طیبہ و حیات قدسیہ میں یک رنگی و ہم آہنگی ہے۔

marfat.com

عزیز واقارب۔ اولادِ امجادؓ:

۱)...... ہر دو حضرات (سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور رئیس التجّار رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاںؓ ہونے کے باوجود...... نہایت تنگی سے گھریلو زندگی بسر کریں۔

۲)...... دونوں اپنے گھر کا سارا کام خود کرتیں۔

۳)...... ہر دو حضرات کے داماد عشرہ مبشرہ میں سے۔

۴)...... دونوں کے نواسے شہید ہوں۔

۵)...... خلافت کے سوال پر شہید ہوں۔

۶)...... نہایت بے دردی سے شہید کئے جائیں۔

۷)...... ہر دو مظلوم شہیدوں کی شہادت سے پہلے ان کے اعزّہ واقارب شہید کئے جائیں۔

۸)...... ہر دو مظلوم شہیدوں کو شہادت کے بعد بھی معاف نہ کیا جائے۔

۹)...... تین دنوں تک دونوں مظلوموں کی سر بریدہ نعشیں بے گور وکفن پڑی رہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کمالات، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے والے، بارِ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متحمل ہونے والے، بقول امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ۔

ہم خانہ وہم منزل:

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گویا ہم خانہ ہیں اگر فرق ہے تو صرف بلندی اور پستی کا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے طفیل اسی دولت سے مشرف ہیں (مکتوب شریف ۲۵۱ دفتر اوّل)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالائی منز میں ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ اس محفل کی نچلی منزل میں۔ حضرات شیخینؓ علیٰ فرق مراتب کمالات محمدی حاصل کر چکے ہیں۔ مثل

marfat.com

کمالاتِ انبیاء علیہم السلام نبوت محمدی کے بار کے حامل ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم خانہ و ہم منزل ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یہی وہ مقام ہے جس کو اصحابِ اشارات نے "نسبت محمدی" سے تعبیر کیا ہے۔ بعض اصحاب نے اصلاح "اتحاد" کے مقام سے.......... مطیع اور محبّ کا مطاع و محبوب کے تمام صفات و خصائص سے متمثل و متخلق ہو جانا۔ عملاً استغراق محبت رسول و ترکِ ماسویٰ.......... کامل مرتبۂ معیب و یگانگت سے بہرہ اندوز ہونا۔ (تذکرہ مولانا آزاد) علوم و معارف نبوی سے استفاضہ تامہ ہے عشق و اتباع و محبت میں، فانی اور اپنی خواہشات کو پامال کرنا۔ یہ حقیقت ثابت اور غیر مشتبہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس مرتبہ علیا پر فائز تھے:

۱) ہر دو حضرات شہادت خفی کے شرف سے مشرف ہوئے۔

۲) ہر دو حضرات کو زہر دیا جائے۔

۳) زہر دینے والے یہودی ہوں۔

۴) زہریلے کھانے میں ہر دو حضرات کے ساتھ دوسرے آدمی شریک ہوں۔

۵) ان کے حق میں زہر فوری اثر کرے اور وہ فوراً وفات پا جائیں۔

۶) مگر ان دو حضرات کے حق میں زہر سریع الاثر نہ ہو۔

۷) اور ہر دو حضرات کئی سال بعد اس زہر سے شہید ہوں۔

دونوں حضرات رضی اللہ عنہما مرضِ وفات کی مدت بھی ایک یعنی قریباً دو ہفتے، عمر بھی ایک یعنی تریسٹھ سال، مرضِ وفات کی نوعیت بھی ایک یعنی شدید بخار، وفات کا دن بھی ایک یعنی دوشنبہ، تدفین کا وقت بھی ایک یعنی رات!

marfat.com

اخلاق وشمائل اور عادات وخصائل:

اخلاق وشمائل اور عادات وخصائل میں بھی وحدت ویک رنگی ہے۔ (مطابقت، موافقت، مشابہت، تطبیق، مماثلت)

اخلاق کریمانہ:

آغازِ وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تھا ''بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں ضعیفوں اور بے کسوں کا بار اٹھاتے ہیں فقیروں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان نوازی فرماتے ہیں۔ مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری باب کیف کان بدالوحی)

اور ابن الدغنہ (مشرک) نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پورے بارہ سال بعد (متکلم جدا جدا اور مدت میں بارہ سال کا فرق) وہی الفاظ بعینہٖ کہے۔ ''بلاشبہ آپؓ ناداروں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی فرماتے ہیں، ضعیفوں کا بھار اٹھاتے ہیں، مہمان نواز ہیں، مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری باب ہجرت)

ثابت ہوا اخلاق کریمہ صفات عالیہ سیرت مقدسہ واعمال حسنہ میں کامل توافق وتطابق تھا۔ وحدت اور یک رنگی تھی۔

رافت سراپا ورحمت مجسم:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بمطابق قرآن کریم رؤف الرحیم پارہ ۱۱ سورۃ توبہ:

۱)...... حضرت ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ راوی۔ ابن سعد مطبوعہ بیروت ج ۳

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بوجہ اپنی رافت اور رحمت کے اوّاہ مشہور تھے۔''

۲)......راوی ابوسعید خدریؓ: اللہ کے دین میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکر ہیں۔

marfat.com

سب سے زیادہ سخت عمرؓ ہیں اور سب سے سچے حیادار عثمانؓ ہیں اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ بن ابی طالب ہیں'' ابوعمرؓ نے استیعاب میں نقل کیا ہے۔

۳)...... راوی ابو محجن رضی اللہ عنہ: ''میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر شفیق ابوبکرؓ ہیں۔''

۴)...... انس بن مالکؓ کی حدیث: ''میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحیم ابوبکرؓ ہیں۔'' (ازالۃ الخفاء، استیعاب میں ابوعمر نے لکھا ہے)

۵) امام احمد و امام ترمذی نے بھی ایسی ہی روایت بیان فرمائی ہے۔ ابن سعد نے بھی طبقات میں روایت کی ہے۔

۶) ابو یعلی نے ابن عمر سے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد)

غیرت مجسم:

طبقات ابن سعد ج ۳ میں ہے: حدیث شریف۔ ''اس امت میں سب سے زیادہ غیور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

جسد عنبریں:

دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے وجود اطہر عود و عنبر اور عطر و مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھے۔

۱) راوی انس رضی اللہ عنہ ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبو نہ مشک میں سونگھی اور نہ عنبر میں۔'' (بخاری و مسلم)

۲) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (والدۂ انسؓ) راوی: وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جمع کرتی تھیں اور اسے خوشبو کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔ (متفق علیہ)

marfat.com

اور مشکوٰۃ اور خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔

۳) راوی جابر رضی اللہ عنہ "آپ جس راستے سے بھی تشریف لے جاتے اور آپ کے پیچھے کوئی اس راستہ سے گزرتا تو وہ جان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں۔" (دارمی، بخاری و مسلم)

۴) راوی عمر رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وجود اطہر کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھی۔ (ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ) تاریخ الخلفاء میں بھی ہے۔

شاعری سے بُعد:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شاعری سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ (قرآن مجید، تاریخ الخلفاء، ابن عساکر، راوی عائشہ صدیقہؓ، عبداللہ بن زبیرؓ بھی راوی ہیں)

کلام موزوں:

کئی موقعوں پر زبان مبارک سے حقیقی عبارت اور موزوں الفاظ کا بے ساختہ صدور ہوا۔ غزوۂ احزاب میں جو الفاظ تھے۔ وہ بخاری شریف کتاب المغازی میں ہیں۔ اسی طرح ایک بار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا بے اختیار گود میں اٹھالیا اور فرمایا "میرا باپ فدا ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہے"۔

(خلفائے راشدینؓ بحوالہ مسند احمد ج ۱، مصنف معین الدین احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

شراب سے اجتناب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لب بھی شراب سے کبھی تر نہ ہوئے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے "بلاشبہ

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام سے پہلے ہی شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔"

نظافت اور صفائی پسندی:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لطیف الطبع اور صفائی پسند تھے۔ سراپا طہارت اور مجسم پاکیزگی تھے۔ غزوۂ اُحد میں شدید درد تکلیف بے حد زخم خوردگی و تشنگی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر صاف پانی نوش فرمانے سے انکار کر دیا۔

حفیظ جالندھری:

لہو تھمتا نہ تھا پیشانی و رخسار انور سے
لب و دنداں پر بھی ضرب شدید آئی تھی پتھر سے
تھا اس دم درد کا احساس بھی اصحاب اکبرؓ کو
لگی تھی انتہائی پیاس بھی ساقی کوثر کو

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پانی کی تلاش فرما رہے تھے، پہاڑ کے ایک نشیبی جگہ پر پانی تھا۔"

ملا تو اس جگہ لیکن بہت ناصاف تھا پانی
اکٹھا ہوگیا تھا اسک گھڑے میں آب بارانی
علی المرتضیٰؓ اس کو سپر میں بھر کے لے آئے
نبیؐ نے کلیاں فرمائیں اس سے زخم دھلوائے
یہ پانی پی سکا ہرگز نہ وہ پیکر نظافت کا
ہوا پانی کی بُو سے منغص شان رحمت کا

(تاریخ عمران ۲ شاہانہ اسلام ج ۳)

marfat.com

یہی حال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تھا، دوران ہجرت ایک منزل پر ایک چرواہا بکریوں کا ریوڑ لئے نظر آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے دودھ کی فرمائش کی۔ جب دودھ دوہنے کا وقت آیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے اس سے کہا بکری کے تھن غبار سے صاف کرے پھر کہا اپنے ہاتھ صاف کرے پس اس نے برتن میں دودھ دوہا اور میں اس برتن کے منہ پر کپڑا ڈال کر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لے آیا" (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب مناقب المہاجرین)

جوشِ تبلیغ:

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جذبہ اشاعت اسلام اور جوش دین تبلیغ دین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں پایا جاتا ہے اس کی نظیر اور مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔

مماثلت اور مشابہت کا یہ عالم ہے جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پتھروں کی بارش ہوئی ہے اور آپ لہو میں نہا گئے۔ (طائف کے سفر کا حال متعلقہ دعوت و تبلیغ) اسی طرح یارِ غار رضی اللہ عنہ پر کفار و فجار نے سنگ باری کی، لہولہان اور بے ہوش ہوئے۔

پہلے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اشارۃً چند واقعات اور پھر حضور صداقت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔

۱) (طائف والے سفر کا واقعہ بیان ہے)۔ شہر کے اوباش صف باندھے پتھر لے کر دورویہ کھڑے ہوئے۔ اُدھر سے گزرنے پر پاؤں پر پتھر مارنے شروع کئے۔ جوتیاں مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے تو وہ بدمعاش ظالم بازو تھام کر کھڑا کر دیتے، پھر چلنے لگتے تو پتھر برساتے۔ گالیاں بھی دیتے، تالیاں بجاتے۔

(سیرۃ النبی حصہ اوّل مواہب لدنیہ، موسیٰ بن عقبہ، طبری، ابن ہشام)

marfat.com

۲) حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ: بخاری شریف راوی عروہ بن زبیر، ''سب سے سخت کام جو کفار نے کیا۔ عقبہ بن معیط نے آپ کی چادر آپ کے گلے میں لپیٹ کر گلا مبارک گھوٹنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو وہ آئے اور انہوں نے عقبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا۔'' (ازالۃ الخفا مقصد اوّل فصل ۳)

۳) حاکم، راوی انس، ''کافروں نے ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر مارا آپ بے ہوش ہو گئے۔'' ''لقد ضربو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتّٰی غشی علیہ''
اب دیکھئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کس قدر اس معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ومشابہ ہیں۔

واقعہ:

مختصراً۔ ریاض النضرۃ۔ راوی عائشہ رضی اللہ عنہا۔ اصحابؓ جمع ہوئے کل ۳۹ مرد تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان اسلام کی بابت اصرار کیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور اعلان فرما دیا۔ ابوبکرؓ نے خطاب شروع کیا۔ ''وہ سب سے پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ عز وجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔''

تب مشرکین ابوبکرؓ اور مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے، سخت مارا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیروں تلے روندا ووطئی ابوبکر وضرب ضرباً شدیداً۔

اتنے میں بنی تیم کے لوگ آئے اور مشرکوں کو ہٹایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کپڑے میں اٹھا کر گھر لے گئے۔ اور ان کو آپؓ کی موت میں کوئی شک وشبہ نہ تھا۔ ابو قحافہؓ اور گھر کے افراد برابر ان سے کلام کرتے مگر وہ بے ہوش تھے بالآخر شام کے قریب جواب دیا تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گزری؟ والدہ ام الخیر رضی اللہ عنہا نے اصرار

marfat.com

کیا کچھ کھا پی لیں۔ آپؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حال پوچھتے رہے۔ والدہؓ نے فرمایا ''واللہ مجھے تمہارے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نہیں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام جمیلؓ بنت خطاب کے پاس جاؤ اور سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال پوچھو۔ چنانچہ والدہ مکرمہؓ ام جمیلؓ کے پاس گئیں وہ ساتھ چلی آئیں۔ ابوبکرؓ بولے قال ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام جمیلؓ (بہن عمر فاروقؓ) نے کہا ''آپ صحیح و سلامت ہیں'' پوچھا ''کہاں تشریف فرما ہیں؟'' کہا ''دار ارقمؓ میں...... ام جمیلؓ و ام الخیرؓ نے کھانے کیلئے اصرار کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے اللہ سے عہد کر رکھا ہے کہ جب تک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوں گا تو کچھ کھاؤں گا نہیں اور نہ پیوں گا۔'' رات بہت ہوگئی۔ یہ دونوں آپؓ کو لے کر چلیں اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک پڑے اور آپ کا بوسہ لیا اور تمام اصحابؓ ابوبکرؓ پر جھک پڑے۔

فانکب علیه فقلبه و انکب علیه المسلمون۔

''حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر رِقت طاری ہوگئی۔'' (بخاری شریف)

''جس دن آپؓ کو نشانہ جفا بنایا گیا اس دن سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے اب تعداد چالیس ہوگئی۔'' (ازالۃ الخفاء مقصد اوّل فصل سوم)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے سیرۃ الحلبیہ میں تعداد اڑتیس (۳۸) لکھی ہے اور یہ واقعہ نقل فرمایا ہے۔ علامہ زمخشری نے بھی۔ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے بھی۔ ریاض النضرۃ میں بھی ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔

فضائل صدیقی کا زرّیں باب:

مذکورہ روایت بڑی ایمان افروز ہے۔ (بار بار پڑھیئے۔ الراقم) کتاب فضائل کا [illegible] اس سے آپؓ کے کئی فضائل ثابت ہیں مثلاً

marfat.com

۱)...... اوّلین صحابیؓ اوّلین خطیب۔

۲)...... اوّلین جور و جفا کا نشانہ بننے والے۔

۳)...... کمال محبت ظاہر ہے۔ اما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟'' جب تک بارگاہ عالیہ میں حاضر نہ ہوں نہ پیوں گا نہ کھاؤں گا۔

واللہ لا اذوق طعاما اوشرابا۔

۴)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبیں مبارک کو چوما۔ (کیسی فضیلت)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طائف سے آپ کے غلام زید رضی اللہ عنہ اٹھا کر باغ میں لے گئے تھے۔ یارِ غار رضی اللہ عنہ کو حرم شریف سے آپ کے خاندان کے افراد اٹھا کر گھر لے گئے تھے۔ دونوں ہستیاں بے ہوش بھی ہوئیں۔

مرض وفات میں نماز کے لئے مسجد میں آتے ہوئے پاؤں زمین پر گھسٹے جارہے تھے اس طرح صدیق اکبرؓ کے پاؤں بھی...... جب ام جمیلؓ وام الخیرؓ آپؓ کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، کتاب المنازی بامرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جس طرح آپ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اسی طرح تمام اصحابؓ آپؓ سے لپٹ گئے۔ جس طرح حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اسی طرح دعائے صداقت مآب رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

عزم وثبات، استقامت، توکل:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں کافروں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو جائے یا اللہ اپنا دین غالب کرے۔''

marfat.com

(بخاری شریف)

یہی الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف میں ابوطالب سے فرمائے تھے۔ سہیل سے حدیبیہ میں بھی۔

سیرۃ حلبیہ جزء اوّل سیرت ابن ہشام جلد اول:

''خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند لاکر رکھ دیں تاکہ میں دعوت سے دستبردار ہو جاؤں تب بھی اس سے دستبردار نہیں ہوں گا یہاں تک کہ اللہ دین غالب کرے گا یا میں مارا جاؤں۔''

صداقت مآب رضی اللہ عنہ کا عزم وثبات:

مانعین زکوٰۃ کے سلسلہ میں (تفصیل لکھ چکا ہے یہ احقر العباد)

راوی عمر رضی اللہ عنہ ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ لوگ زکوٰۃ کے اونٹ تو بڑے ہیں ان کے باندھنے کی رسی جو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور جہاد کروں گا۔''

''اے عمر رضی اللہ عنہ! تم جاہلیت میں تو بڑے بہادر تھے کیا اسلام میں بزدل ہوگئے؟'' (مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ)

''وحی منقطع ہوچکی۔ دین پورا ہوگیا۔ کیا دین میں کمی کی جائے اور میں زندہ ہوں۔'' ارشادِ یارِ غار رضی اللہ عنہ

رزین رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، انس بن مالک راوی: ''ابتدا میں تمام اصحاب رضی اللہ عنہم مانعین زکوٰۃ سے لڑنے کو برا سمجھتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ تن تنہا جہاد کو نکلے تو پھر سب نے جہاد کے لئے نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی ایسا ہی ارشاد ہے امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت

marfat.com

کیں۔ (ازالۃ الخفاء)

دار قطنی ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھے تو علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے مہار پکڑ لی اور کہا یا خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں جاتے ہو؟ میں آپ سے وہی کہتا ہوں جو آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کہا تھا۔

''اپنی تلوار کو میان میں کرلیجئے اور اپنی ذات کے لئے ہم کو پریشان نہ فرمائیے اور مدینہ واپس لوٹ چلئے۔'' (تاریخ الخلفاء)

''خدا کی قسم! اگر ہمیں آپؓ کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا تو دین کا شیرازہ درہم برہم ہوجائے گا اور اسلام میں کبھی نظام باقی نہ رہے گا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپؓ کو سرمایہ امن وسکون اور دین کے لئے اساسِ نظام واستحکام قرار دیتے ہیں۔

سمع وبصر:

راوی علیؓ، علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''عبدالرحمٰن بن ابوبکر بدر کے دن مشرکین کے ساتھ تھے انہوں نے یوم بدر مبارزت کی یعنی اپنے ساتھ لڑنے کے لئے مسلمانوں کو چیلنج کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کے مقابلہ کے لئے اُٹھے تو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوبکرؓ ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے کیا تم نہیں جانتے کہ آپ کا مقام میرے نزدیک سمع وبصر ہے۔''

قتال مرتدین کے سلسلہ میں:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ ابوبکر بن عیاشؒ نے حضرت ابوحصینؒ سے سنا:

''پیغمبروں کے بعد ابوبکرؓ سے افضل کوئی شخص پیدا نہیں ہوا مرتدین سے

marfat.com

لڑنے میں انہوں نے وہ کام کیا جو ایک نبی کرتا۔“

امام بغوی نے یہ روایت لکھی ہے۔ ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر وہ مصیبت پڑ گئی کہ اگر پہاڑوں پر پڑتی تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتی۔ نفاق مدینہ میں پھیل گیا اور اہل عرب مرتد ہو گئے، مگر خدا کی قسم ان لوگوں نے ایک نقطہ میں بھی اختلاف کیا تو میرے والد فوراً اس کو مٹانے اور اسلام کو اس سے بچانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔“ (ازالۃ الخفا مقصد اوّل فصل چہارم)

متعدد صحابہؓ تابعین عظامؒ کا بھی ارشاد ہے ”صدیق اکبر نے قتال مرتدین ہی وہ کام کیا جو انبیاء علیہم السلام کے کرنے کا تھا۔“

جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ:

امام بیہقی، ابن عساکر، راوی ابوہریرہؓ ”اگر ابوبکرؓ خلیفہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی۔ تین بار یہی فرمایا۔“ دریافت کیا گیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کیسے؟

فرمایا! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف بھیجا جب وہ ذوخشب میں پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اطراف مدینہ میں عرب مرتد ہو گئے۔

اصحابؓ نے کہا ! ابوبکرؓ سے۔ ”فوج واپس بلا لیجئے، آپؓ اس فوج کو روم بھیج رہے ہیں حالانکہ اطراف مدینہ میں عرب مرتد ہو گئے ہیں۔“

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا ”خدا کی قسم ! اگر مجھے پرندے اُچک لے جائیں تو یہ مجھے اس بات سے محبوب ہوگا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

marfat.com

میں کوئی ترمیم کروں۔'' یہ فرما کر لشکر کو روانہ فرما دیا۔

ایک اور روایت: ''اگر مدینہ میں میرے سوا کوئی بھی متنفس باقی نہ رہے تو پھر بھی میں لشکر کو ضرور روانہ کروں گا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ناراضگی:

ایک روایت ہے اُسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہیں آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایئے اور کہیئے کہ روانگی لشکر کا حکم منسوخ کر دیں'' تاکہ مرتدین کا مقابلہ کیا جاسکے۔

انصارؓ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی کہا۔ اور کہا اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر بھیجنے پر مصر ہوں تو وہ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی بجائے اُسامہ رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے کسی آدمی کو سپہ سالار مقرر کر دیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر اُسامہ کا پیغام دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر جنگل کے کتے اور بھیڑیے مدینہ میں داخل ہو کر مجھے اُٹھا لے جائیں تو بھی میں وہ کام کرنے سے باز نہ آؤں گا جسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا۔''

اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصارؓ کا پیغام دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ! اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر کیا ہے اور تم مجھے کہتے ہو کہ میں اُسے اس کے عہدے سے ہٹا دوں؟''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پشیمان ہو کر سر جھکائے واپس لوٹے۔ جب لوگوں نے پوچھا خلیفہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے بڑے غصے سے ناراض ہو کر کہا!

''میرے پاس سے فوراً چلے جاؤ محض تمہاری وجہ سے مجھے خلیفۂ رسول

marfat.com

سے جھڑکیاں کھانی پڑیں۔"

عجیب اتفاق ہے جسطرح ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غضبناک ہوئے اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی غضبناک ہوئے تھے۔ اور جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں پر غضبناک ہوئے اس طرح یہاں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ پر ناراض ہوئے تھے۔ روایت ملاحظہ فرمائیے۔

"شاہ ولی اللہؒ: ابوداؤدؒ اور حاکمؒ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند احباب کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کیلئے بلایا تو آپ نے نماز پڑھانے کا فرمایا۔ پس عبداللہ بن زمعہؓ باہر آئے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ غائب ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھائیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ جیسے ہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سُنی تو فرمایا "ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔" اللہ اس کو نامنظور کرتا ہے اور مسلمان بھی آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا مگر وہ بعد میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کو ختم کر چکے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

حاکمؒ نے روایت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے ابن زمعہؓ! تمہاری خرابی ہو تم نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟ ابوداؤد کی روایت: "جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور اپنا سر حجرے سے نکال کر فرمایا نہیں، نہیں، نہیں، ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو نماز پڑھائیں۔"

یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غصہ کی حالت میں فرمارہے تھے (ازالۃ الخفاء)

marfat.com

جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ناراض ہوئے۔

جو اعتراض امارتِ اسامہ رضی اللہ عنہ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا گیا وہی اعتراض حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا گیا تھا۔ اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوسالم رضی اللہ عنہ سے دو روایات ہیں۔ (بخاری، کتاب المغازی میں)

امارت اسامہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت مآب رضی اللہ عنہ دونوں کو بشدت اصرار تھا۔ دونوں نے مطالبہ بجانب عوام مسترد کیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی:

علامہ محمد حسین مینگل سابقہ وزیر معارف مصر نے بھی (مذکورہ بیان فرمایا ہے) ساری زندگی سنت مطہرہ کی پابندی و پیروی کی مظہر۔ ہجرت بھی فضائل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شاہکار ہے۔

رفاقتِ سفر خدا کے حکم کے مطابق کی گئی۔ (بخاری شریف، سیرت حلبیہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب صدیق میں اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ صاحبِ رسول ہیں۔

ثانی اثنین اذھما فی الغار۔

غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوسرے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے دوسرے یارِ غار ہونے کا مرتبہ اور کسی کو نہ ملا۔

اللہ ثالثھما۔

''اللہ دونوں کا تیسرا ہے۔'' (متفق علیہ)

راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شریف۔

''یا ابابکر ما ظنك باثنین اللہ ثالھما'' (بخاری ومسلم)

''اللہ تعالیٰ نے ان دو کو تین کر دیا ہے پس اللہ تین کے ایک ہوئے اور

marfat.com

یہ تینوں نفع ونقصان اور فتح وشکست میں مشترک بھی"

(محدث کبیر ملا علی قاری ؒ)

اللہ تعالیٰ نے انہیں (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا کر دو کا دوسرا (ثانی اثنین) فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کے ساتھ اللہ کو ملا کر تین کر دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین میں سے ایک ہوئے۔ اور عظمت صدیق کے کیا کہنے! دونوں کو مشرکین مکہ معظّمہ نے غمگین ومغموم کیا۔

غار میں کفار کو سامنے آتے دیکھ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا خدا کی قسم میں اپنی وجہ سے نہیں روتا لیکن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

لَا تَحْزَنْ فرمایا لاتخف نہیں فرمایا، کیونکہ انہیں آپ ہی کا حُزن تھا۔

(سیرۃ حلبیہ جلد دوم)

جس طرح حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتحزن فرمایا اس طرح رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ولاتحزن علیھم (پ۱۴ سورۃ حجر۔ سورۃ نمل پ۲۰) فرمایا۔

پارہ ۱۱ سورۃ یونس۔ سورۃ یٰسین پارہ ۲۳ میں بھی۔

معیت باری تعالیٰ:

غار میں دونوں کو (علیھما الصلوٰۃ والسلام) معیت الٰہی حاصل تھی۔ علامہ حلبی ؒ بحوالہ متفق علیہ) اور ایک معیت معنوی بھی معیت لفظی بھی حاصل تھی۔ بحوالہ سیرۃ حلبیہ خبر ثانی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ یا ان دونوں کا تیسرا لفظاً تھا اور معناً بھی۔

marfat.com

لفظاً...... ایک کو کہا جاتا یا رسول اللہ۔ دوسرے کو کہا جاتا یا خلیفۃ الرسول اللہ اور معناً...... اللہ تعالیٰ باعتبار مدد و نصرت وارشاد ہدایت و معیت دونوں کے ساتھ تھا۔

معیت مستقلہ:

یہ معیت وقتی اور ہنگامی نہ تھی۔ بلکہ لفظاً معیت باری تعالیٰ ابد الاباد تک ہر دو حضرات کو حاصل ہے۔

دونوں کے قتل یا گرفتاری پر انعام:

ایک خون بہا کے برابر (سو اونٹ) جو ایک کو قتل کرے ۱۰۰ سونٹ جو دونوں کو اسے ۲۰۰ دوسو اونٹ۔ (سورۃ حلبیہ)

بخاری شریف: انعام جو قتل کرے یا گرفتار۔ (باب الہجرۃ)

دونوں کی خدمت میں تحفہ:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شام سے مڑے دونوں کو قیمتی کپڑے پیش کئے (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول) بحوالہ بخاری شریف: ''سفید کپڑے پہنائے''

ایک دوسرے کے ردیف:

سفر ہجرت میں اگرچہ الگ الگ اونٹ تھا تاہم قدرت نے تشابہ و توافق پیدا کرنے کے لئے بعض مواقع پر ایک کو دوسرے کا ردیف بنایا۔ اگر آپ ایک اونٹ پر آگے سوار تھے تو آپ رضی اللہ عنہ پیچھے اور اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے تو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے۔ (بخاری شریف)

(راوی انس رضی اللہ عنہ: علامہ ابن عبد البرؒ طبقات ابن سعد جلد اول)

نوٹ: ایک درجن وجوہِ توافق وتشابہ، دورانِ سفر ہجرت موجود ہیں۔

marfat.com

ردیف بمعنی "وہ شخص جو کسی سواری پر سوار کے پیچھے بیٹھے" غزوات ومشاہد میں بھی ایسا ہی ہے۔ مثلاً

بدر میں شہودِ جبریل سے خوشی:

دونوں کیلئے خصوصاً ملائکہ کا نزول وشہود خوشی کا موجب ہوا۔ حدیث شریف "ابوبکر رضی اللہ عنہ خوش ہو جاؤ اللہ کی مدد تیرے پاس آگئی یہ جبریل ہیں اپنے گھوڑے کی عنان پکڑے ہوئے ہیں۔" (ابنِ اسحٰق، ابن سعد، بخاری)

وادی عطیہ بن قیس:

بدر سے فارغ ہونے پر جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سُرخ گھوڑے پر آئے۔ اور کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کیطرف بھیجا اور حکم دیا ہے کہ جب تک آپ خوش نہ ہوں میں آپ کو نہ چھوڑوں گا۔ کیا آپ راضی ہیں فرمایا ہاں۔" (بخاری)

بدر اور ذی القصہ میں تشابہ کامل:

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد کی یہ پہلی لڑائی جنگ بدر سے مشابہ ہے۔

۱) بدر میں مسلمان ۳۱۳ مشرکین ایک ہزار تھے۔

۲) ذی القصہ میں مسلمان قلیل اور مخالفین کثیر تھے۔

۳) ذی القصہ میں مخالف مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور بدر میں بھی مشرک مسلمانوں پر۔ (بخاری)

۴) بدر میں حیرت انگیز ایمان کا مظاہرہ ہوا ذو القصہ میں بھی ایمان کا کامل ثبوت دے کر فتح پائی۔

۵) بدر اور ذی القصہ دونوں کے نتائج دُوررَس نکلے۔

marfat.com

غزوۂ احد اور یمامہ میں وحدت:

احد میں ستر اصحابؓ شہید ہوئے جن میں زیادہ انصار تھے۔ راوی انسؓ رحمۃ اللہ علیہ اور بئر معونہ اور یمامہ کی جنگ میں ستر ۷۰ ستر ۷۰ شہید ہوئے۔ یمامہ دورِ صدیقی میں لڑی گئی۔

فکر وذہن:

دونوں کے فکر وذہن میں بھی تشابہ وتوافق بلکہ وحدت کامل تھی۔

۱) بعد میں قبولِ فدیہ پر دونوں کی رائیں ایک تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے خلاف جن کے مطابق آیت نازل ہوئی (انفال پ۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ عتاب سُن کر رو پڑے یہ روایت تاریخوں اور احادیث میں موجود ہے۔

۲) اشکباری: علامہ حلبیؒ: بحوالہ امام احمدؒ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا "آپ دونوں کو کیا چیز رلاتی ہے۔" مسلم وترمذی: راوی ابن عباسؓ میں روایت ہے۔

۳) سلب قاتل کا حق ہوتا ہے۔ راوی ابوقتادہؓ غزوہ حنین میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا ایک مُشرک سے مقابلہ ہوا وہ مرگیا ایک شخص نے کہا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنا حق مجھ سے وصول نہ کرے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "یہ نہیں ہوسکتا" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو سامان دلوادیا۔ بخاری، کتاب الجہاد، باب متعلقہ اسلاب) "اللہ تعالیٰ کا شیر فی سبیل اللہ لڑا اور اس کا سلب دوسرے کو کیوں دیا جائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

۴) سلب: جو ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑیں گے، غزوہ حدیبیہ کے لئے

marfat.com

جب ذوالحلیفہ پہنچے تو قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص کو دریافت حال کیلئے آگے بھیجا جب غدیر الاشقاط کے قریب پہنچے تو اس شخص نے بتایا کہ قریش نے آپ کے مقابلہ کیلئے فوجیں جمع کی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہؓ سے فرمایا ''کیا تمہاری رائے ہے؟ کہ ان قبائل کے اہل وعیال پر حملہ کر دیا جائے جو قریش کی امداد کے لئے گئے۔''

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا (بخاری باب غزوہ الحدیبیہ) ''آپ سیدھے چلئے...... جو ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔'' اور یہی الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عروہ بن مسعودؓ بریل بن درقا وغیرہ سفیروں کو فرمائے۔ (خلاصہ)

۵) حضرت عمرؓ: کے ساتھ مکالمہ میں ایک ہی الفاظ تھے۔ صلح حدیبیہ میں قریش کے سفیر سہیل نے توہین آمیز رویہ اختیار کیا تمام صحابہؓ خصوصا حضرت عمر ط آتش زیر پا ہو گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی۔ (بخاری شریف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ملا ''رسول اللہ'' کے لفظ محو کر دو۔ آپؓ نے وفودِ عقیدت میں انکار کیا۔ سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل رضی اللہ عنہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تمام اصحابؓ تڑپ اٹھے۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابو جندل رضی اللہ عنہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صلح ہو چکی ہے۔ تم صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تیرے لئے کشائش اور نجات کی صورت پیدا فرمائے۔'' (طبقات ابن سعدؒ جلد دوم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفود جوش سے از خود رفتہ ہو گئے۔ اور یہ مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نبیؐ برحق نہیں؟

marfat.com

ارشاد: ہاں! ہاں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم: ہاں! ''ہیں''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہم دین میں ذلت کیوں گوارا کریں؟

ارشاد گرامی: ''میں اللہ کا رسول ہوں اس کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور وہی میرا ناصر و مددگار ہے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا ''ہم بیت اللہ جائیں گے''

ارشاد مبارک: ہاں! لیکن کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم اس سال کعبۃ اللہ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: نہیں۔

ارشاد شریف: پس تم بیت اللہ جاؤ گے اور طواف بھی کرو گے۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کچھ دور قیام فرماتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ابوبکر رضی اللہ عنہ میں یوں مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: ہاں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہم دین میں یہ ذلت کیوں گوارا کریں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: عمر!

انه رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس یعصی ربّه وَھُوَ ناصرهٗ فاستمسك بغززه واللّٰه علی الحق۔

marfat.com

بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اپنے رب کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔
اور وہی ان کا ناصر ہے۔ پس تم آپ کی اطاعت میں ثابت قدم رہو۔
بخدا آپ حق پر ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور طواف کریں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ''ہاں لیکن کیا یہ بھی فرمایا تھا کہ اس سال''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: پس تم بیت اللہ جاؤ گے اور اس کا طواف بھی کرو گے۔

مزید مکالمہ کتاب التفسیر صحیح بخاری میں ہے۔ یہاں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جوابات ایک ہی ہیں۔ ذہن وفکر میں کیسی وحدت!

قلعہ بھی فتح نہ ہوگا:

ابن اسحٰقؒ، محاصرہ قلعہ طائف کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خواب دیکھا کہ دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ مجھ کو دیا گیا لیکن ایک مرغ نے آکر ٹھوکر ماردی پیالہ میں جو کچھ تھا گر گیا۔ صدیق اکبرؓ قلعہ فتح کرنے کا آپ کا ارادہ ہے وہ ابھی حاصل نہ ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا: علیہما السلام

اعمال وافعال میں تشابہ ویک رنگی وحدت ہم آہنگی:

فدک:

۱) حدیث شریف، راوی حضرت عائشہؓ سیدہ فاطمہؓ نے ترکہ خیبر فدک وغیرہ

marfat.com

سے حصہ مانگا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ بخاری کتاب الجہاد باب فرض الخمس ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں ذرہ بھر بھی نہیں چھوڑوں گا ان کے مطابق پورا عمل کروں گا۔ ورنہ میں راہِ راست سے بھٹک جاؤں گا۔'''' (حدیث شریف)

۲) حدیث شریف: ''راوی حضرت عائشہؓ: ہمارا کوئی وارث نہیں۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔'' (بخاری ''خدا کی قسم صدقات میں جیسا کہ عہد نبوی میں تھے ذرہ بھر بھی تغیر و تبدل بھی نہیں کروں گا۔ آپ کے عمل کے مطابق ان میں عمل کروں گا............'' (حدیث شریف)

۳) حضرت مغیرہؓ راوی، جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا اس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح عمل کیا ...... ابوداؤدؒ کی روایت ہے (مشکوٰۃ باب الفئی) جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ نے انکار فرمایا اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا۔

۳) حضرت مغیرہؓ راوی: جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا رہا اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح عمل کیا...... ابوداؤد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (مشکوٰۃ باب الفئی)

جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ سے انکار فرمایا اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اوج کمال ہے کہ اسی طرح عمل کیا جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمل فرمایا۔

دونوں حضرات علیہما السلام سے ایک ہی مطالبہ: دین کا ایک رکن معاف

marfat.com

کر دیجئے۔ علامہ ہیکل لکھتے ہیں: باغی قبائل عبس ذبیان بنو کنانہ، عطفان وخزارہ کے لشکر کے سرداروں نے پیغام بھیجا: زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر دیں۔ ایسا واقعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی پیش آیا تھا۔ قبیلہ ثقیف نے مطالبہ کیا تھا نماز معاف کر دی جائے۔

۴) ایک ہی عمال حکومت رہے دورِ صدیقی میں جو عہد نبوی میں تھے۔

۵) نظام حکومت بھی ایک ہی رہا۔

۶) بنو خضاعہ سے عہد رسالت میں اور عہد صدیقی میں بھی جنگ ہوئی۔ دونوں بار اسلامی لشکر کے سپہ سالار عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

۷) اسلامی فوج کا راستہ بھی ایک ہی رہا۔

۸) دونوں عہدوں میں بنو خضاعہ کو شکست ہوئی۔

۹) جس ترتیب سے واقعات عہد رسالت میں صادر ہوئے اسی ترتیب سے عہد صدیقی میں۔

۱۰) سیدنا خالدؓ بن ولید: کے ساتھ ایک سلوک ہی عہد رسالت اور عہد صدیقی میں ہوا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور دوسرے سال ۱۰ھ میں خود تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر بھیجا اور دوسرے سال خود تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت طبقات ابن سعد جلد سوم میں ہے۔

۱۱) حضرت حسن علیہ السلام کو دوش مبارک پر اٹھانا: ہر دو حضرات علیہما السلام نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے دوش مبارک پر اٹھایا۔ راوی عقبہ رضی اللہ عنہ بن الحرث عصر کی نماز پڑھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد مبارک سے باہر جا

marfat.com

رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو کاندھے پر اٹھالیا۔ اور فرمایا: "بابی شبیہ بالنبی لا شبیہ با لعلی رض" "میرا باپ قربان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل ہو علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہو۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ تھے سُنا تو ہنس پڑے۔

(صحیح بخاری، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۲) ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات جن لوگوں کے ساتھ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لطف وکرم رہتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی تعظیم کا خاص خیال رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات کیلئے تشریف لے جاتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلہ کو جاری رکھا۔

۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی عیادت: راوی جابر رضی اللہ عنہ حضرت رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محلّہ بنوسلمہ میں پیدل تشریف لا کر میری عیادت فرمائی۔ (بخاری کتاب التفسیر باب یوصیکم اللہ فی اولادکم) اہم ملی، ملکی امور سے لے کر معمولی حالاتِ روزمرہ کے واقعات اور تمام اعمال میں بھی توافق بلکہ وحدت موجود ہے۔

خویش واقارب رض میں کامل توافق اور تشابہ (سسرال، داماد، آل اولاد)

۱) ہر دو حضرات کے داماد سابقین اولین میں سے تھے: سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما

۲) دونوں کے داماد سادات المہاجرین میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دامادِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۳) عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی۔ اور

marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دوسرے داماد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی عشرہ مبشرہ میں شامل ہے۔ بحوالہ مسند امام احمد جلد اول۔ اس میں روایت موجود ہے۔ بلکہ تین روایات ہیں۔

۵) ہر دو حضرات علیہما السلام کی بنات افضل النساء۔ سیدہ فاطمہؓ (مسلم، بخاری، مشکوٰۃ) حضرت عائشہؓ افضل النساء۔

(مشکوٰۃ باب بدء الخلق۔ بخاری و مسلم)

۶) حضور نور مجسم شفیع معظم رسول محترم نبیِ اکرم حبیب محتشم باعث تخلیقِ کائنات فخرِ موجودات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں سب سے زیادہ پیاری ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیتؓ۔ مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکرؓ)

۷) بناتِ مطہرہ کی تنگی: (یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے)

۸) بناتِ طاہرہ گھر کا کام خود کرتیں۔

۹) بنات مطہرہ پر حملہ۔ جس طرح سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہوا اسی طرح سیدہ صدیقہ پر بھی جنگِ جمل میں حملہ ہوا۔

۱۰) جس طرح سیدہ زینبؓ ہووج میں اونٹ پر سوار تھیں۔ اسی طرح نورِ نظر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہووج میں اونٹ پر سوار تھی۔ آہنی ہووج تیروں کی پیہم بارش سے چھلنی ہو رہا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پر بھی حملہ تیروں سے کیا گیا۔

۱۱) ہر دو حضرات کی ازواجؓ بابت نفقہ مطالبہ کرتی ہیں۔

۱۲) نواسوں کا یزید کی بیعت سے انکار: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

۱۳) دونوں نواسوں نے مطالبۂ بیعت پر مہلت طلب کی۔

marfat.com

۱۴) دونوں نواسوں کی مکہ معظّمہ روانگی ہوئی۔

۱۵) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہ کی رات کی خفیہ روانگی تھی۔

۱۶) دونوں حضرات رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر تھے۔ ایک مکہ معظّمہ میں۔ دوسرے کی کوفہ میں۔ بوساطت مسلم بن عقیل۔

۱۷) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہ کی دردناک شہادت تھی۔ دونوں کو الم انگیز اور دردناک طریقے سے کیا گیا۔

جس کے تصور سے انسان لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ تھوڑا سا خلاصہ ومفہوم بحوالہ مورخ ندوی: ''ابن اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ پھر حملہ آور ہوئے جدھر رخ کیا دشمنوں کی صفیں درہم برہم کر دیں۔ (طبری جلد۷) میدان کربلا میں قیامت برپا تھی۔ ایک دشمن کا ایسا وار تلوار سے ہوا کہ کلاہ مبارک کاٹتی ہوئی کاسۂ سر تک پہنچ گئی۔ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا۔ سارا بدن خون سے لالہ احمر ہو گیا۔ زخموں سے سارا بدن چور تھا۔ (قبلہ ام نے تقریر میں فرمایا تھا تین سو ساٹھ زخم۔ الراقم)

لیکن کسی کو شہید کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ شمر نے پکارا بڑھ کر قتل کر دو۔ شامی چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے۔

ایک تیر گردن میں آ کر بیٹھ گیا۔ بائیں ہاتھ پر تلوار ماری گئی۔ پھر گردن میں وار کیا۔ بالکل نڈھال ہو گئے۔ اعضا جواب دے گئے۔ مستان بن انس نے ایسا کاری تیر مارا کہ فلکِ امامت زمین بوس ہو گیا۔ خولی بن یزید سر کاٹنے کے لئے بڑھا لیکن ہاتھ کانپ گئے۔ سنان بن انس نے سر اقدس کو جدا کر دیا۔

نواسۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

یہ حال الراقم قدرے تفصیل سے لکھ چکا ہے تاہم بعض الفاظ و جملے:

۷۱ھ میں عبدالملک نے حجاج ظالم کو ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ کے لئے

marfat.com

روانہ کیا۔ حجاج نے مکہ تشریف کا محاصرہ کر لیا۔ مسلسل کئی ماہ تک محاصرہ رہا۔ ہیبت ناک آتش زنی اور سنگ باری کعبہ شریف پر ہوتی رہی کیونکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حرم شریف میں پناہ گزین تھے۔

مکہ شریف میں عام قحط پڑ گیا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دس ہزار لشکری حجاج سے مل گئے بلکہ دو صاحبزادے حمزہ اور حبیب نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ البتہ ایک صاحبزادے ثابت قدم رہے اور شہید ہوئے۔ (ابن اثیر جلد ۴)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت صدیق اکبر اپنی والدہ سے مشورہ لیا اور شجاعانہ جواب ملا۔

پھر مقابلہ ہوا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ شیر کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے۔ جدھر رخ کرتے شامی کائی کی طرح چھٹ جاتے۔ حجاج خود سواری سے اترا۔ .... بغیر علم کے لڑتے رہے۔ (ابن کثیر جلد چہارم ومستدرک حاکم) ایک پتھر سر پر لگا سر کھل گیا۔ خون کا فوارہ پھوٹا۔ یہ شجاعانہ شعر پڑھا۔

ترجمہ: ''یعنی ہم وہ نہیں جن کی ایڑھیوں پر خون گرتا ہے۔'' بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے قدموں پر خون گرتا ہے زخموں سے چور چور تھے۔ شامیوں نے ہر طرف سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ جمادی الثانی ۷۳ھ ''ذات النطاقین'' کا نور نظر شہید ہوا۔ (طبری جلد ۸ مستدرک)

حجاج کی شقاوت لاش کی بے حرمتی اسماءؓ کی بہادری

سر مبارک عبدالملک کے پاس بھیج دیا۔ لاش قریش کی عبرت کے لئے بیرون شہر ایک بلند مقام پر سولی پر تجہیز و تکفین کی بھی حضرت اسماء کو اجازت نہ دی۔ عبدالملک نے نہایت غضب آلود خط بھیجا۔ ڈانٹ پر لاش دے دی۔

marfat.com

علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں۔ جب والدہ ماجدہ سیدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے لاش کو جا کر دیکھا تو فرمایا:

یہ زمیں ہے وہی قربان گاہِ اسمٰعیل
فدیہ نفس ہے خود دینِ خلیلی کا شعار

بے اختیار زبان سے یہ نکلا: (جبکہ لاش لٹکائی تھی حجاج نے)

ہو چکی دیر کہ منبر پہ کھڑا ہے یہ خطیب
اپنے مرکب سے اترا نہیں اب بھی سوار

(یعقوب جلد۲ سیر الصحابہؓ ج۶)

اب دیکھئے اس ایک شہادت میں کتنے امور میں مشابہت بلکہ وحدت ہے مثلاً

۱) جس طرح کوفیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ غداری کی اسی طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے غداری کی۔

۲) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کے مدِ مقابل شامی تھے۔

۳) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کا محاصرہ کیا گیا۔

۴) مخالفین کی تعداد دونوں جگہ زیادہ تھی۔

۵) دونوں کے خویش و اقارب کی بھی شہادت ہوئی۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھائیوں اور ایک فرزند نے جان دی۔

۶) دونوں حضرات رضی اللہ عنہما آخر پر شہید ہوئے۔

۷) دونوں حضرات رضی اللہ عنہما شیروں کی طرح لڑے۔

۸) مخالفین کے لشکروں کو ابھارا گیا تا کہ شہید کر دیں۔

۹) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کا سر کچل گیا۔

marfat.com

۱۰)...... خون کا پھوارہ دونوں کے سروں سے نکلا۔

۱۱)...... دونوں رضی اللہ عنہ زخموں سے چُور تھے۔

۱۲)...... متعدد اشخاص نے مل کر شہید کیا۔

۱۳)...... دونوں نے صبر و ثبات کا بے مثل مظاہرہ کیا۔

۱۴)...... شہادت کے بعد بھی ظالموں نے معاف نہ کیا۔

۱۵)...... سرتن سے جدا کئے گئے۔

۱۶)...... لاشوں کی بے حرمتی کی گئی۔

۱۷)...... تجہیز و تکفین کی اجازت نہ ملی۔

۱۸)...... دونوں کی لاشیں بغیر سر دفن کی گئیں۔

۱۹)...... سر مبارک دونوں کے شام روانہ کئے گئے۔

۲۰)...... دونوں طرف خواتین رضی اللہ عنہ نے صبر و استقلال و جرأت کا مظاہرہ فرمایا۔

رشتہ اور خون میں بھی وحدت ہے۔ ہر دو حضرات کی صفات، و آل و اولاد کے حالات و سوانح حیات میں بھی مطابقت ہے۔ رضی اللہ عنہم

مناصب و علائق:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ۔

۱)...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد از وصال چارپائی پر رکھے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ آپ پر رحمت فرمائے بلاشبہ مجھے امید تھی کہ اللہ آپ کو آپ کے صاحبین کے ساتھ کردے گا۔'' (مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲)...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے محسن ہیں۔

marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شان ابداً نیل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ملی۔

۳)...... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مربی ہیں۔ (ارشاد امام ربانی)

۴)...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دونوں حضرات محبوب تھے۔

۵)...... دونوں ہستیوں کو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔

۶)...... دونوں حضرات حضرت انس رضی اللہ عنہ کے محبوب تھے۔

۷)...... جس طرح امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی (نانا) جد امجد ہیں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پوتے کے نواسے ہیں بلکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دو طرح نانا ہوتے ہیں۔ نیچے شجرہ سے حقیقت ظاہر ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد رضی اللہ عنہ کے بیٹے قاسم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور ام فروی رضی اللہ عنہا کی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم تھیں۔

نوٹ: ایک اسماء نامی خاتون حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں۔

شجرہ ذیل دیکھئے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (بیٹے)	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	حضرت محمد رضی اللہ عنہ (بیٹے)
اسماء رضی اللہ عنہا (پوتی)	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (پوتے)
اُم فروہ رضی اللہ عنہا (پوتی کی بیٹی)	امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	ام فروہ رضی اللہ عنہا (پوتے کی بیٹی)
	امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ	
	امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	

marfat.com

۷)...... صاحبین قوم۔ قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبکم فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صاحبکم فرمایا۔ (صحیح بخاری مناقب مہاجرین باب فضل ابی بکرؓ)

۸)...... دونوں حضرات امت کے مقتدا ہیں۔ (بمطابق صحیح ..ری باب الحج)

۹)...... بیک وقت ایک ہی نماز میں دونوں امام ہیں یہ وحدت کا کمال ہے۔ (امامان صلواۃ)

۱۰)...... دونوں کے اسمائے گرامی آسمانوں میں مرقوم ہیں ہر آسمان پر لکھا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر الصدیق خلفی۔ (مکتوبان فی السماء)
شب معراج دیکھا گیا ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، ابودرداءؓ سے یہ حدیث مروی ہے۔ اگر سند ضعیف ہے تو اتنی سندیں مل کر مضبوط و مستحکم بنتی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۱۱)...... دونوں کے تمام اصحابؓ مداح ہیں۔

۱۲)...... دونوں مشرکین کیلئے مذموم تھے۔

۱۳)...... دونوں ظلم وتشدد کا نشانہ بنے۔

۱۴)...... دونوں کو وطن عزیز سے نکالا گیا۔

۱۵)...... ابوطالب ایک موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں کی تعریف کرتے ہیں۔

۱۶)...... اللہ نے اپنی رضا کی بشارت دونوں کو دی۔ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ۔ (سورۃ الضحیٰ) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اور ولسوف یرضیٰ۔ (سورۃ اللیل) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا گیا۔

۱۷)...... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما ملامت سے بے خوف و بے نیاز رہے۔

marfat.com

۱۸)...... دونوں بزرگ ترین ہستیاں مورد خاص ہیں فضل الٰہی میں۔

مرض وفات، عالم نزع، وفات، مدفن مبارک، عمر

ان میں مکمل توافق، تطابق ہے...... ظاہر ہے یہ تو کوئی راز ہے۔

مرض وفات:

۱۔ زہر کا اثر: دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کی بیماری اور وفات میں زہر کا دخل اور اثر تھا۔

۲۔ زہر یہود نے دیا تھا۔

۳۔ زہر کھانے میں دیا گیا تھا۔

۴۔ کھانا بطور ہدیہ دیا گیا تھا۔

۵۔ زہر دونوں کے لئے سریع الاثر نہ تھا۔

۶۔ دونوں کے ساتھ کھانے میں دوسرا آدمی بھی شریک تھا۔ اس پر زہر نے فوراً اثر کیا اور فوراً وفات پا گیا۔ رضی اللہ عنہ

۷۔ شہادت: وفات دونوں کی شہادت سے ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے ان خاص الخاص محبوب بندوں کو خاک وخون میں تڑپانا گوارا نہ فرمایا۔

نوٹ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بشر بن برا بن معرور تھے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عتاب بن اسید اور حارث بن کلدہ تھے۔

۸۔ ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کو بخار ہوا۔

۹۔ مدت مرض قریباً دو ہفتے تھی۔ بخار، دونوں کو نہایت شدید تھا۔

۱۰۔ بوجہ شدت بخار غشی کے دورے دونوں حضرات کو پڑ جاتے تھے۔

marfat.com

۱۱۔ ہر دو حضرات نے امامت صلوٰۃ کے لئے دوسرے آدمی کو حکم دیا۔

۱۲۔ قائم مقام امام مستقل امام بنا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا جو منصب خلافت پر فائز ہوئے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چہار شنبہ کے روز بخار اور درد شروع ہوا۔ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علالت بڑھ گئی تو دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ سیدۂ دو عالم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا:

میرے لئے ایک برتن میں پانی رکھ دو...... آپ نے غسل فرمایا...... اُٹھنے لگے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی...... افاقہ ہونے پر پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا۔ نہیں۔ وہ آپ کے منتظر ہیں...... پھر غسل فرمایا...... اٹھنے لگے لیکن غشی طاری ہوگئی...... افاقہ ہونے پر پھر پوچھا...... کہا۔ نہیں۔ تو ابوبکرؓ کی طرف حکم بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ طبقات ج ۳ صحیح بخاری، صحیح مسلم)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پندرہ دن بخار رہا کہ نماز کے لئے بھی نہ آ سکتے تھے۔ دونوں پر ضعف کی انتہا ہوگئی۔ سہارے کی ضرورت دونوں کو پڑی۔

باوجود شدید ضعف کے ہر دو حضرات آخر وقت مسجد نبوی کی طرف جھانکے اور اہل مسجد ان کے جلوہ جمال اور ارشاد سے مشرف ہوئے۔ دونوں کو دوا نوشی گوارا نہ تھی دوا دارو سے اجتناب برتا۔ آخر وقت تک دونوں نے اسلامی خدمات سرانجام دیں۔

عالم نزع:

۱۔ ہر دو حضرات کو وفات کے وقت شدت کی تکلیف پیش آئی۔

۲۔ دونوں حضرات کے وصال کے وقت ان کی صاحبزادیاں موجود تھیں۔

۳۔ آخری کلمات طیبہ بھی دونوں کے ایک ہی تھے۔

marfat.com

وفات:

ا۔ دونوں کا دوشنبہ۔

۲۔ ہر دو حضرات کی وفات سے پورے مدینہ منورہ میں اضطراب کی یکساں لہر دوڑ گئی۔

۳۔ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے ہر دو حضرات کی وفات پر گہرے جذبات و درد والم کا اظہار کیا۔

مدفن مبارک:

ا۔ دونوں کا ریاض الجنۃ مدفن مبارک بنا۔

۲۔ دونوں کی تدفین رات کو ہوئی۔

۳۔ دونوں حضرات کی صاحبزادیوں کی تدفین بھی رات کو عمل میں آئی۔

۴۔ عمر شریف بھی دونوں کی ایک۔

ترکہ و میراث:

ا۔ ہر دو حضرات نے میراث میں کچھ نہ چھوڑا، کیونکہ دونوں اقلیم زہد و فقر کے تاجدار تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غاصب کیسے ہوسکتے ہیں۔

۲۔ ہر دو حضرات نے بیت المال میں کچھ نہ چھوڑا، بلکہ سرے سے ہی مستقل بیت المال ہی نہ تھا۔ گھر ہی بیت المال تھا۔

۳۔ ہر دو حضرات کے خلفاء افضل الامت ہیں۔ کفار کی نگاہ میں بھی ممتاز ہیں۔

۴۔ ہر دو خلفاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ دین کے گوش و چشم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں۔ مقتدایانِ امت ہیں۔ خصوصی قرب رکھتے ہیں۔ محبوبانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں اعمال و خدمات میں بے مثل ہیں۔

marfat.com

متفرقات

چند متفرق متشابہ و متوافق امور جن میں مطابق بلکہ وحدت و یک رنگی ہے۔

برکت:

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاں برکت کی مشترک کیفیت ہے:

ا۔ راوی جابر رضی اللہ عنہ، بخاری و مسلم، مشکوٰۃ، باب فی المعجزات میں ہے کہ غزوہ خندق میں ہم نے تین دن تک کچھ بھی نہ چکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا تیرے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے۔ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ بھی تھا میں نے اسے ذبح کیا بیوی نے جو پیسے۔ میں نے گوشت دیگچے میں ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا اور آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور ایک صاع جو (قریباً تین یا ساڑھے تین سیر) پیسا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے پکار کر فرمایا اے اہل خندق! جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ مجھے فرمایا ”تم ہانڈی چولھے سے نہ اتارنا اور جب تک میں نہ آؤں روٹیاں نہ پکانا، آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے لعاب دہن کو گوندھے ہوئے آٹے میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ شرکائے خندق ایک ہزار آدمی تھے۔ سب نے کھانا کھایا۔ ”بخدا ہماری ہانڈی بدستور جوش کھا رہی تھی اور ہمارا آٹا پکا جا رہا تھا۔“

۲۔ غزوۂ تبوک کے دن لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

marfat.com

کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے بچے کھچے ٹکڑے کھانے وغیرہ منگوائیے اور ان پر دعا فرمائیے۔ پس حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے دستر خوان منگوایا۔ بچھا دیا گیا بچا ہوا سامان خوراک منگوایا۔ دعا فرمائی۔ فرمایا اپنے برتنوں میں بھرلو۔ سب نے کھایا، سیر ہو گئے، کھانا بچ رہا۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات) ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔

صدیق اکبرؓ کے ہاں بھی یہی صورت رہی

ایک واقعہ:

۱۔ صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب باب علامت النبوۃ کا دیکھئے:

''ایک رات گھر پر مہمان تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جب رات زیادہ گزر گئی تو مکان پر (جو مدینہ شریف سے باہر تھا) تشریف لائے۔ ابھی تک مہمانوں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ آپؓ نے سب سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانے میں ہاتھ ڈالا، پھر ان لوگوں نے بھی کھایا اس حد تک برکت ہوئی ایک لقمہ اٹھاتے تھے۔ تو نیچے سے بڑھ جاتا تھا۔ سب لوگ سیر ہو گئے۔ کھانا جتنا تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ زوجہؓ نے فرمایا یہ پہلے سے زیادہ ہے۔

۲۔ دوسری روایت: اب یہ پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کھانے سے کچھ کھانا حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ آپؐ نے کچھ تناول فرمایا۔ صبح کو اور لوگوں نے کھانا کھایا...... ہر شخص کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔''

marfat.com

دوسرا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہر دو حضرات علیہما السلام راضی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر وقت بہت بے چین تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''امیرالمومنین رضی اللہ عنہ آپ بے چین کیوں ہیں؟ بلاشبہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق محبت ادا کیا پھر آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جدا ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے راضی تھے پھر آپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے اور پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے۔'' (بخاری مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

تیسرا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر دو حضرات علیہما السلام کی محبت اور رضا و خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم یقین کرتے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں فرماتے ہیں ''آپ کی محبت و رضامندی جس کا آپ نے تذکرہ کیا یہ تو اللہ کا احسانِ عظیم ہے...... اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت و رضامندی جس کا ذکر آپ نے کہا یہ بھی اللہ کا احسانِ عظیم ہے۔ (بخاری مناقب عمر)

(ماخوذ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق رضی اللہ عنہ، مؤلفہ امام اہلسنّت حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ناشر جناب ابوعثمان محمد اشرف علی ناصر شیراز پارک فیصل آباد)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کردار

خلافت کے مہمات امور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرلینا ضروری سمجھتے تھے اور مشورہ کے بعد جس بات کا عزم فرمالیتے تھے اُسے بروئے کار لانے میں اُنہیں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی

marfat.com

تھی...... یہ انہی کی بلند عزیمت تھی کہ فتنۂ ارتداد کو فرو کرنے کے ساتھ دنیائے حاضر کی دو عظیم ترین سلطنتوں (روم و ایران) سے بیک وقت جنگ چھیڑ دی۔ پندرہ ماہ کی مدت میں عراق کی سرزمین کسریٰ سے چھین لی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے خاص مشیر اور سٹیٹ کے چیف جسٹس تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ مشیر ہونے کے علاوہ خلیفہ کے سیکرٹری بھی تھے............ اپنے سوا دو سالہ عہد خلافت میں صرف ۱۲ھ میں حج کیا۔ حج سے فارغ ہوکر دارالندوہ (کونسل ہال) کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے اور فرمایا جسے کوئی شکایت ہو پیش کرے۔ کسی نے کوئی شکایت نہ پیش کی۔ آپؓ نے اہل مکہ اور حاکم مکہ عتابؓ کی تعریف فرمائی۔ (ماخوذ: تاریخ اقوام عالم، ایام اسلام ج ۱ مصنف مرتضیٰ احمد خان ۱۹۴۷ء۔ ۱۳۶۶ھ)

سلسلہ نقشبندیہ

قریباً آٹھویں صدی ہجری میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ نے رکھی۔ اس سلسلۂ طریقت کی ابتداء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے۔ مختلف زمانوں میں یہ سلسلہ مختلف ناموں سے موسوم رہا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تک اس کا نام سلسلہ رسولیہ صدیقیہ تھا۔ خواجہ عبدالخالق غجوانی علیہ الرحمۃ سے سلسلہ طیفوریہ کے نام سے جانا گیا، پھر امام طریقت حضرت بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سلسلہ خواجگانیاں کہلایا۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد تک یہ سلسلہ نقشبندیہ کہلایا اور اس کے بعد یہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس سلسلہ عالیہ کی بنیاد شریعت، حدیث، اتباع سنت و آثار (اتباع

marfat.com

احکام صحابہؓ) کی مطابقت پر ہے۔ مرکز خیال یہ ہے حدیث شریف ''جو میری سنت سے منہ پھیرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔'' ...... ''خلوت در انجمن'' کا طریقہ بھی اپنایا جاتا ہے۔ (انسان محفل میں ہو پھر بھی دل خدا کی طرف ہو)۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات والا صفات اکبر ہے اس لئے آپ کا سلسلہ یعنی طریقت بھی اکبر ہے۔ (راقم)

تمام سلاسل روحانی سلسلے ہیں۔ ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ نے ڈالی۔ (چھٹی صدی ہجری میں) ابتداء حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے ہوئی۔ آپؓ نے روحانی جانشین کا فرقہ خلافت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کو عطا فرمایا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ۔ قادریہ سلسلہ کو نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری نسبت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تیسری حضرت خضر علیہ السلام سے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جدّی نسبت امامین رضی اللہ عنہم کو ملی۔ آخر غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئی۔ حضرت سلطان فارسی رضی اللہ عنہ سے ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نسبت عطا ہوئی۔ غوث پاک علیہ الرحمۃ نے نسبت صدیقی کا فرقہ حضرت ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے دو پوتے ''بکلر کہار'' ضلع جہلم میں مدفون ہیں۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نسل پاک میں اوچ شریف میں بھی بزرگ پہنچے اور سلسلہ قادریہ کی ترویج ہند میں شروع ہوئی۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی ابتداء بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ہوئی۔ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت ملا جو امام حسنؓ کی صحبت سے مستفید ہوئے تھے

marfat.com

......بعض فقہا کہتے ہیں۔ اس سلسلہ عالیہ کی ابتدا شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ سے ہوئی۔ بعض کتب کے حوالے سے آپ کا مزار اندرون شہر بغداد شریف میں ہے۔ ''مراۃ الاسرار'' کے حوالے سے آپ کا مزار ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قصبہ سندیلیہ میں ہے۔

(مینار نور، مصنف میاں محمد احمد خان ایم اے سجادہ نشین خانقاہ خالقیہ سرگودھا)

marfat.com

باب چہارم

- انتخاب بیعت
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور وصال کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمات
- حکم امامت وفات سے چار دن پہلے
- بعض حضرات کے اعتراضات پر مدلل جوابات
- امامت وخلافت
- دلائل از قرآن مجید
- سقیفہ بن ساعدہ (مدینہ منورہ کا ٹاؤن ہال)

marfat.com

امامت و خلافت

(از قرآن الحکیم و کتب حدیث و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وفات حسرت آیات سے چار دن پہلے تک علالت و نقاہت کے باوجود تمام نمازیں خود ہی پڑھاتے رہے اسی روز مغرب کی نماز خود پڑھائی اس میں سورۃ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ تلاوت فرمائی۔ عشاء کے وقت تکلیف بڑھ گئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف نہ لا سکے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "کیا لوگوں نے نماز عشاء پڑھ لی ہے۔" عرض کیا! "وہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔" فرمایا "میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔"...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا...... پھر غشی طاری ہوگئی۔ افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟"۔ عرض کی "وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔" تین مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ غسل فرماتے مسجد میں جانے کا ارادہ فرماتے پھر غشی طاری ہو جاتی۔ بالآخر حکم بھیجا۔ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ "ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔"

ایک روز بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا "ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور بلند آواز سے ندا دینے لگے۔ (تاریخ الخمیس ج ۲)

"ہائے میں کس کے سامنے فریاد کروں ہائے میری امیدوں کا رشتہ ٹوٹ گیا ہائے میری پشت دُہری ہوگئی۔ اے کاش! میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا اور اگر جنا تھا تو آج سے پہلے مر جاتا...... اور یہ دلخراش منظر نہ دیکھتا۔"

marfat.com

غم واندوہ سے چُور چُور ہوکر حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد تک پہنچے سامنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ پیغام دیا ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آگے کھڑے ہوکر جماعت کرائیں۔'' (تاریخ الخمیس ج ۲)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب امامت کے مصلیٰ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی پایا تو غش کھا کر گر پڑے۔ فرطِ غم سے مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ آواز سنی تو اپنی لخت جگر خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے پوچھا ''اے فاطمہؓ! یہ کیسا شور ہے؟''۔ انہوں نے عرض کی۔ ''مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔'' سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا ان پر ٹیک لگائی اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اور نماز ادا کی، پھر فرمایا: ''اللہ تم پر میرے قائم مقام ہوگا۔ اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ اسی کی اطاعت کرنا۔ میں تو اب اس دنیا کو چھوڑنے والا ہوں۔'' (تاریخ الخمیس)

جناب صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو نماز پڑھائیں۔'' عرض کی ''وہ رقیق القلب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں۔'' پھر فرمایا (یہی فرمان) ...... میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ہمنوا بنایا۔ انہوں نے بھی گزارش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کی حالت میں فرمایا ''تم زنانِ یوسف علیہ السلام ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو...... چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی۔''

دلیلِ خلافت:

جناب سید شریف جریانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مواقف میں لکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی۔ سوائے

marfat.com

ایک دفعہ سفر کی حالت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک رکعت ادا فرمائی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حسنِ تائید:

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یوں فرمایا کرتے تھے:

''اے صدیق رضی اللہ عنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملہ میں آپ کو آگے کیا ہم اپنی دنیا کے معاملات میں آپ کو آگے کیوں نہ کریں۔''

جناب ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''اسد الغابہ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے۔ (حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے) ''اگر مجھے آپ آگے کھڑا کرنا چاہتے تو آپ مجھے آگے کھڑا کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا۔''

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ برحق ہونے کے لئے ان روشن دلائل کے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔ جمعرات کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو فرمایا جاؤ میرے پاس ایک تختی لاؤ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھ دوں تاکہ اس کے ساتھ کوئی نزاع اور اختلاف نہ کرے۔ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جانے لگے تو آپ نے فرمایا ''اے ابوبکرؓ! اللہ اور اس کے ایماندار بندے اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ تمہارے بارے میں کوئی اختلاف کریں۔'' (تاریخ الخمیس ج ۲)

وفات سے دو روز پہلے:

مرض میں قدرے تخفیف ہوئی۔ دو آدمیوں کا سہارا لے کر پاؤں گھسیٹتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جماعت کرا رہے تھے۔ آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی جگہ کھڑے رہو۔ آپ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور دوسرے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر قدم رنجہ فرمایا۔ آخری خطبہ ارشاد فرمایا!

''اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے چاہے تو وہ دنیا کی زیب و زینت کو پسند کرے اور چاہے تو جو انعام و اکرام اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے۔ چنانچہ اس بندے نے جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کر لیا ہے۔''

یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور عرض کی!

''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ہم اپنے باپوں، ماؤں، اپنی جانوں اور اپنے اموال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عوض بطور فدیہ پیش کرتے ہیں اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سلامت رکھے۔''

یار غار رضی اللہ عنہ کی محبت بھری گفتگو سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''ابوبکرؓ سب سے زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا اہل زمین میں سے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس کے اور میرے درمیان اسلامی اخوت کا رشتہ ہے۔ مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دریچے کے۔'' (ایضاً)

وفات سے ایک روز قبل:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''وہ دینار کہاں ہیں؟'' فوراً آٹھ دینار پیش کر دیئے۔ فرمایا ''مساکین میں تقسیم کر دو۔'' آخری وقت گھر میں تیل نہیں تھا۔

marfat.com

(چراغ میں)...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کو چبا کر نرم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی۔ پانی میں ہاتھ ڈال کر چہرہ اقدس پر پھیر لیتے اور کلمہ طیبہ پڑھتے۔ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی فرماتے۔

آخری دن:

سوموار کے دن۔ نماز فجر کے لئے تمام حضرات رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اور امام جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے قریب تشریف لائے۔ پردہ ایک طرف سرکا دیا گیا۔ خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تبسم فرمایا۔ قریب تھا صحابہ رضی اللہ عنہم نماز توڑ دیں۔ آپ نے ارشارہ فرمایا ''اپنی نماز مکمل کرو۔''

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی مقرر نہیں فرمایا تھا۔ بخاری شریف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ایام میں دم کرتیں۔ اس مرض کے دوران کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا کے لئے دعا نہ کی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی میں بیان:

جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشارت دی تھی کہ اہل بیت میں سے تم سب سے پہلے مجھے ملوگی۔

شیخ محدث دہلوی کا ارشاد:

آخری دن تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو یکے بعد دیگرے الوداع فرمایا اور سپرد خدا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا فلاں یہودی سے قرضہ لیا تھا۔ وہ رقم ادا کر دینا۔ فرمایا: کاغذ اور دوات لاؤ۔ تمہارے لئے وصیت قلمبند کروں۔ عرض کی (زبانی) ارشاد فرمائیں۔ یہ دو جملے فرمائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔

marfat.com

''نماز کی پابندی کرنا۔ غلاموں کے آرام کا ملحوظ رکھنا۔'' (مدارج النبوۃ ج ۲)

سیدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ کا کیا حال ہے؟...... حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات مزاج پرسی کیلئے آتے رہے۔ (تین راتیں) ملک الموت علیہ السلام حاضر ہوئے اور اجازت مانگی...... عرض کی جیسے حکم ہو ویسے کروں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اجازت دی کہ روح قبض کرو۔

آخری لمحات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دست مبارک پکڑا ہوا تھا۔ صحیح بخاری و مسلم کی دعا پڑھ رہی تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ فِيْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (متفق علیہ)

''تکلیف کو دور فرمادے...... مجھے شفا دے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو دور کر دیتی ہے۔''

دست مبارک کھینچا اور فرمایا:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَالْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

''بخش دے اور رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''عظیم و بے مثل روح مبارک روانہ ہوئی۔ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا) ایسی خوشبو سونگھی جو میں نے آج تک کبھی نہ سونگھی تھی۔''

(ابن کثیر، سیرۃ النبویہ ج ۴)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر میں نے ہاتھ رکھا کئی ہفتوں تک میرے

marfat.com

ہاتھ سے خوشبو آتی رہی کئی ہفتے مجھے بھوک نہ لگی، نہ وضو کی ضرورت محسوس ہوئی۔" (ایضاً)

خطبہ قبل از وصال:

راوی ابن مسعودؓ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھر میں بلا کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا: "فراق کی گھڑی قریب آ گئی...... دعائیں دیں...... استفسار پر فرمایا: "غسل ملائکہ مع اہل بیتؓ دیں گے کفن یمنی یا مصری کپڑے ہوں گے۔ غسل کے بعد باہر چلے جانا (ایک ساعت کیلئے) ملائکہ نماز جنازہ پڑھیں گے...... پھر اہل بیتؓ...... پھر ان کی خواتینؓ...... قیامت تک ہر مسلمان کو میرا اسلام...... اہل بیت قبر میں اتاریں گے ...... ملائکہ بے شمار...... (الراقم نے ہر بات نہایت مختصراً اور اشارۃً لکھی ہے)

مزید چند اشارات:

غسل کے وقت سب پر اونگھ مسلط کردی گئی آواز سنی "کپڑوں سمیت غسل دو"۔ کفن یمنی تین سفید کپڑے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں وصال ہو وہیں تدفین ہوتی ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "ہر نبی اس جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی وفات ہوتی ہے۔" سرخ رنگ کا کمبل بچھایا گیا قبر میں...... (آگے تین چاند والی روایت ہے) کہ عائشہؓ کے حجرے میں میری گود میں تین چاند اُترے، چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجرے میں دفن ہوئے۔

صحیح بخاری و مسلم: وفات میرے حجرے میں میری باری کے دن ہوئی۔ میرے سینہ اور گردن کے درمیان تکیہ لگایا ہوا تھا۔ دنیا کے آخری گھڑی اور آخرت کی پہلی گھڑی میرے لعاب دہن کو آپ کے لعاب دہن سے جمع فرمایا۔"

marfat.com

(دورانِ مسواک)

راوی سیدہ ام سلمہؓ: چیخیں نکل گئیں ہم سب کی جب کدالوں کی آوازیں سنیں۔لوگ جمع تھے۔آہ وفغاں کی آوازیں بلند ہوئیں۔سارا مدینہ گریہ زاری سے لرز گیا۔سیدنا بلالؓ نے صبح کی اذان دی کلمہ شہادت پر رونے لگے۔تدفین بُدھ کو ہوئی۔ایک روایت منگل کے دن تدفین ہوئی۔پہلا قول قوی ہے۔پانی چھڑکا گیا۔

راوی ابن عباسؓ: ولادت، وصال، بعثت، ہجرت، فتح مکہ اور سوۂ مائدہ کی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بھی سوموار کو نازل ہوئی۔

سقیفہ بن ساعدہ:

تمام مسلمان روئے زیبا کی زیارت سے محروم ہو گئے۔چاشت کے وقت سانحہ ارتحال پیش آیا۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے جبین سعادت پر بوسہ دیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں مختصر تقریر فرمائی۔خبر پہنچی کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار جمع ہیں...... اگر یہ سن کر ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں نہ جاتے تو انصارؓ اپنی من مانی کرتے۔سعد بن عبادہؓ کی بیعت کر لیتے۔تو نتائج تباہ کُن ہوتے۔اس لئے خطرے کے مقام پر پہنچے۔جہاں نوزائیدہ اسلامی ریاست کو خطرہ درپیش ہے۔یہ ارادہ قطعاً نہ تھا کہ خلافت کی بیعت لوگوں سے لے لیں۔آپؓ تو فتنہ کی آگ کو بجھانے کے لئے گئے۔ایک لمحہ کی تاخیر محشر برپا کر سکتی تھی۔

الزام:

پندرہ صدیاں گزرنے کے بعد آج یہ الزام لگایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔انہیں خلافت کا لالچ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ تھی۔یہ الزام غیر ذمہ دارانہ ہے۔...... طبری کی روایت کا مفہوم مختصراً: ''ایک امیر انصار سے ہو اور

marfat.com

ایک مہاجرین سے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو تلواریں ایک نیام میں نہیں سما سکتیں۔

بخدا اہلِ عرب تمہاری امامت کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے جب کہ ان کے رسول قریش میں سے ہیں۔ حضرت حبابؓ نے انصار کو خوب بھڑکایا۔ اور مہاجرین کو دھمکی دی اور ساری عمر الگ تھلگ رہے۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی روایات بھی ہیں۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کئی راویوں کی تردید فرمائی ہے وہ ثقہ نہ تھے۔ ایک اور روایت میں ہے خلافت کے حقدار قریش ہیں۔ (حدیث شریف) حدیث سن کر حضرت سعدؓ بن عبادہؓ کو ہوش آ گیا۔ کہا ''اے ابوبکرؓ! تم نے سچ کہا۔'' اس روایت میں نہ کوئی دھمکی اور نہ ہٹ دھرمی ہے۔ (حدیث شریف ''خلیفہ قریشی ہونا چاہئے'') انصار اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو گئے۔

علامہ ابن خلدون نے بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ (وہ ہٹ دھرمی اور دھمکی والی روایت درست نہیں) بعض نے اپنی پسند کی روایت لے لی اور باقی روایات کو چھوڑ دیا۔ ہر دور میں بعض مورخین کا یہی حال رہا ہے جناب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ، طبقات ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ میں صحیح روایات ہیں۔ (بعض راوی قصہ گو، متروک، رافضی، غیر ثقہ، شیعہ، ضعیف الحدیث تھے)

سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی؟ اگر کی تو کیا برضا و رغبت؟ یا جبرو اکراہ سے۔ اُسی وقت؟ یا کچھ عرصہ بعد؟

جواب پہلے سیرۃ طیبہ مرتضویٰ کی روشنی میں تلاش کریں تو آسانی سے اس فیصلہ پر پہنچ جائیں گے کہ آپؓ نے بیعت کی۔ اپنی خوشی سے کی اور اسی وقت کی۔ آپ کی للّٰہیت، دین کیلئے تھی، آپ کا خلوص امت مسلمہ کیلئے تھا آپ کا جذبہ خیر اندیشی، بے عدیل شجاعت تھی، ہمہ صفت موصوف

marfat.com

شخصیت تھے۔ یہی ان تمام خرافات کے ابطال کے لئے کافی ہے۔
روایات کے ڈھیر سے نجات کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ہر قول کو روایت و درایت کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ کھری بات قبول ہو جو پایہ اعتبار سے ساقط ہو اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔

شیعی روایت:

محبت کا نقاب اوڑھ کر ناموس اہل بیت کو پامال کرنے والوں نے اودھم مچا رکھا ہے۔ قارئین اس سے باخبر ہوں۔
ناسخ التواریخ کے حصہ ''تاریخ الخلفاء'' کی جلد اوّل سے طویل عبارت کا خلاصہ:

''دوسرے روز مسجد نبوی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قنفد کو بھیجتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاضر دربار کریں ...... وہ جاتا ہے پیغام پہنچاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے جھڑک دیتے ہیں وہ واپس آجاتا ہے۔''
دوبارہ سختی سے حکم دیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اسے دھتکار دیتے ہیں۔ حضرت رضی اللہ عنہ ایک جتھہ آپ کو گرفتار کرنے کے لئے روانہ کرتے ہیں وہ بھی ناکام لوٹتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ سے بے قابو ہو کر خود جاتے ہیں اور خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے یوں کہتے ہیں:
یا علی بیروں شود۔ با خلیفہ رسولِ خدا بیعت کُن وگرنہ ایں خانہ را بآتش پاک بسوزم۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا برخاست اور فرمایا ''اے عمر رضی اللہ عنہ ہمارا تیرا کیا واسطہ ہے آپ نے کہا دروازہ کھولو ورنہ تمہارے گھر کو جلا کر تم پر راکھ کر دوں گا۔

marfat.com

سیدہؓ نے فرمایا! ''اے عمرؓ! کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے؟ میرے گھر میں داخل ہوتے ہو''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا دروازہ نہیں کھولتے۔ حکم دیا آگ اور لکڑیاں لائی جائیں آپ نے دروازہ کو آگ لگا دی جب کچھ حصہ جل گیا تو پاؤں کی ٹھوکر مار کر اسے گرا دیا اور گھر میں گھس آئے۔ سیدہؓ نے فریاد شروع کر دی۔ پھر خطاب کے بیٹے نے سیدہ کے تلوار سے ٹھوکر لگائی۔ آپؓ نے دوبارہ فریاد کی (اے اباجان۔ رسول اللہ)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے بازو پر تازیانہ مارا۔''

(نعوذ باللہ من ذالک۔ الراقم)

قابل غور:

حیرت ہے شیر خدا رضی اللہ عنہ یہ سب کچھ دیکھتے رہے اور چپ رہے۔ ذوالفقار حیدری کو جنبش تک نہیں دیتے۔ خصوصاً اپنی اہلیہ کے بارے میں خاموشی۔

مصنف ناسخ التواریخ مزید لکھتے ہیں:

''پھر سیدہؓ التجا کرتی ہیں اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آتشِ غضب بھڑکی ......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گریبان سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امداد کیلئے آدمی بھجوا دیتے ہیں۔ آتے ہی یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیتے ہیں پھر ان کو دبوچ لیتے ہیں۔ گلے میں رسی ڈال لیتے ہیں اور آپ کو کشاں کشاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جاتے ہیں۔ حضرت سیدہ مداخلت کیلئے اٹھتی ہیں۔ قنفذ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حملہ کر دیتا ہے۔ تازیانہ کی ضرب بازو پر لگاتا ہے اس کا سیاہ داغ بعد از وفات بھی بازو پر رہتا ہے۔''

marfat.com

قابل توجہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو شیر خدا ہیں جن کی ضرب حیدری سے خیبر کی سنگین دیواریں پاش پاش ہوگئیں۔ اُحد اور حنین کے مشکل اوقات میں ان کے ہاتھ سے تلوار نہ گری۔ خندق کے دن عمرو بن عبدود کا مقابلہ کرتے تلوار نہ گری۔ مرحب کے ٹکڑے کردیئے..... آج ان کو بزدلی کا طعنہ دیا جاتا ہے۔

اس وقت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے کاش دوبارہ تلواریں ہمارے ہاتھ میں لوٹ آئیں۔''

مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چاہتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے بددعا کرتے۔''

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرا آقا جن مشکلات میں مبتلا ہے وہ خود ہی ان کو بہتر سمجھتا ہے۔''

یہ کردار بنی اسرائیل کے حیلہ سازوں سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے باقی تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کو خارج از اسلام کردیا۔

امام باقر رضی اللہ عنہ (کی طرف منسوب کردہ): ''ان تین اصحابؓ کے علاوہ باقی سب مرتد ہوگئے۔''

مزید رقم طراز ہیں: رات کی تاریکی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہؓ کو گدھی پر سوار کیا حسنینؓ کی انگلیاں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ہر انصاری کے گھر جاتے ہیں اپنی بیعت کی درخواست کرتے ہیں لیکن کامیابی نہ ہوئی..... مجبوراً خانہ نشین ہوجاتے ہیں، مگر گھر سے نکال کر جبراً بیعت کے لئے پیش کردیا جاتا ہے۔''

(تاریخ التواریخ ج ا ص ۸۳)

marfat.com

قابل توجہ:

معلوم ہوتا ہے شیعہ محققین بھی ان ہرزہ سرائیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ نہج البلاغہ کے شارح مثیم بن علی بن مثیم بحرانی لکھتے ہیں: ''اقوال میں بڑا اختلاف ہے جن سے ان کی ذاتی خواہشات جھلک رہی ہیں۔''

ایسی روایات ہر شخص کے لئے ناقابل تسلیم ہیں جو حضرت اسداللہ رضی اللہ عنہ کی جرأت بسالت آئین جوانمردی کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔

بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدقِ دل سے بیعت فرمائی تھی۔ واقعات شاہد ہیں۔ سید امیر علی جو قانون دان، مورخ، بنگال ہائی کورٹ کے مسلمان جج تھے۔ اپنی کتاب ''سپرٹ آف اسلام'' میں لکھتے ہیں: ''انگریزی عبارت ضیاء النبی ج ۴ میں موجود ہے۔ اس کا مفہوم اور خلاصہ پیش خدمت ہے: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امت کو ہر قسم کے انتشار سے بچانے کیلئے فوراً بیعت کرلی تھی۔ خلفائے ثلاثہ کی ہر طرح امداد کی۔'' حالانکہ سید امیر علی شیعہ تھے۔

کتبِ اہلسنّت کی روایات جو کہ حق ہے اور سچ ہے:

۱)...... بحوالہ تاریخ الامم والملوک ج ۳ راوی حبیب بن ثابت رضی اللہ عنہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ فوراً تشریف لے آئے اور بیعت فرمالی۔''

۲)...... امام بیہقی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی: (خلاصہ و مفہوم) ''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بخوشی بیعت فرمالی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فوراً تشریف لائے اور بیعت کرلی۔''

۳)...... حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مفہوم کی کئی روایات لکھی ہیں: ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک لمحہ کے لئے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جدا نہ ہوئے۔ ساری

marfat.com

نمازیں آپ کی اقتداء میں ادا کرتے رہے۔ مرتدین کے لئے جنگ میں آپ کے ساتھ تھے۔"

(ماخوذ: ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۴ مصنف محمد کرم شاہ الازہری، اشاعت ربیع الاوّل ۱۴۲۰ھ ایڈیشن بار دوم)

ایک بیان خلافتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

تدفین کے بعد آپؓ مسجد نبوی میں آئے جہاں مسلمان جمع ہو رہے تھے۔ ممبر شریف پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا...... اگلے دن ان لوگوں نے جو باقی رہ گئے تھے مسجد نبوی میں آ کر آپؓ کی بیعت کی۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیتؓ کے دیگر افراد بھی شامل تھے۔ یہ روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک بیعت نہ کی بہت ضعیف ہے۔ روایت کے اعتبار سے بھی چنداں دقیق نہیں۔ انتخاب امیر عرب کے جمہوری طریقہ کے مطابق ہوا تھا اور تمام مسلمانوں نے اس کی تصدیق کی...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت یہ تھی کہ انصار میں سے اگر کوئی شخص خطا کرے تو اسے معاف کر دینا...... ایک تجویز یہ تھی آپؓ کو خلیفۃ اللہ پکارا جائے لیکن صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مجھے خلیفۃ الرسول" کہا جائے۔ خطبہ کے وقت ممبر کی دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوتے تھے اور تیسرے درجہ پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے قدم رکھنا ملحوظاتِ ادب کے منافی خیال کرتے تھے۔ (تاریخ اقوامِ عالم، ایام اسلام، کی پہلی جد از مرتضیٰ احمد خان آخری چہار شنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۶۶ھ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

بحوالہ کتاب ہذا: دوران علالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مسلمانوں کو انصار مدینہ سے حسنِ سلوک سے پیش آنے کے متعلق وصیت کے دوران فرمایا:

"انصار میرے جسم میں معدہ کی مانند ہیں میرے بعد جو شخص تمہارے نفع

ونقصان کا کفیل ہو اُسے چاہئے...... جس سے کوئی خطا سرزد ہوجائے اسے معاف کردے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران سترہ نمازیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائیں۔

بحوالہ تاریخ اسلام مصنف پروفیسر بشیر احمد تمنا جی سی گوجرانوالہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو سپرد خاک بھی نہیں کیا گیا تھا کہ منافقین کو فتنہ انگیزی کا موقع مل گیا۔ انہون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا مسئلہ کھڑا کردیا...... اس مسئلہ نے نازک صورت اختیار کرلی۔ اگر اس کا فوراً تدارک نہ کیا جاتا تو عجب نہ تھا کہ اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا...... عام بیعت کے بعد جو آپ نے خطبہ دیا وہ اسلامی اصول وحکمت ومواعظ کا زرّیں مرقع ہے۔"

علمائے امت کا اجماع ہے کہ انسانوں میں...... (انبیاء کے بعد) آپؓ کا درجہ سب سے بلند ترین ہے......

"اللہ تعالیٰ عرش اعلیٰ پر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی غلطی کا ارتکاب کرائے۔" (حدیث مبارکہ)......"آپ نے اتنی قرب اور رفاقت اور بے شمار محامد ومحاسن کی بنا پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے زیادہ نیابت نبوی کا حق دار اور کوئی نہ تھا۔"

امامت وخلافت

بحوالہ مسلم وترمذی ومشکوٰۃ:

"اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کیلئے چن لیا ہے۔"

دورانِ مرض ایک بار حضور اکرام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجرہ انور کا پردہ اٹھایا اور

marfat.com

اصحاب رضی اللہ عنہم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا اور خوش ہوئے۔ (خلاصہ و مفہوم حدیث) اور ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سہارے مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مُصلّے پر اپنے مقام پر رہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے رہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ ایک ہی مصلے پر برابر تھے۔۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ خلافت کی ترتیب بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث شریف: ''خیر القرون قرنی'' زمانوں میں بہتر زمانہ میرا ہے۔ قرنی کے حروف میں خلفائے راشدینؓ کے اسمائے گرامی دیکھئے صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ''ق'' عمرؓ کا آخری حرف ''ر'' عثمانؓ کا آخری حرف ''ن'' اور علیؓ کا آخری حرف ''ی''۔ ''ق'' پہلا حرف ''ر'' دوسرا حرف ''ن'' تیسرا حرف ''ی'' چوتھا حرف۔

مشکوٰۃ و ترمذی میں ہے ''میرے بعد خلافت تیس برس رہے گی'' اس سے مراد ''خلافت راشدہ ہے۔ خلافت راشدہ کا دور تیس برس ہے۔

تفسیر قمی (شیعہ حضرات کی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''تحقیق میرے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ ان کے بعد تمہارے باپ عمرؓ۔ مجھے اللہ نے بتایا ہے۔

نہج البلاغت (خطبات علی شیر خدا رضی اللہ عنہا) میں موجود ہے کہ پہلے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔ اصحابِ ثلاثہ کی خلافت برحق ہے۔ (مقاماتِ صحابہؓ مصنف مولانا افتخار الحسن زیدی) بحوالہ تاریخ الخلفاء۔ امام بیہقی و امام شافعی

marfat.com

فرماتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تمام اصحابؓ کا اجماع ہے۔

مسئلہ خلافت:

ابھی وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصلحت صحابہؓ پر منکشف ہوکر باعث سکون ہوئی تھی کہ ایک اور مسئلہ نے اضطراب پیدا کردیا یعنی اس روز سقیفہ بنی ساعدہ میں انصارؓ نے جمع ہوکر چاہا کہ مسئلہ خلافت کو طے کرلیں۔ یہ خبر سن کر ابوبکرؓ و عمرؓ و ابوعبیدہؓ وہاں پہنچے اور یہاں بھی ثبات و روحانیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کام دیا۔

(عشرہ مبشرہ مصنف قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب:

سوال اُٹھ کھڑا ہوا کہ ریاست اسلامیہ کی سربراہی کے فرائض کون سرانجام دے؟ ثقیفہ بن ساعدہ انصارؓ کے رئیس سعد بن عبادہؓ کے مکان کے متصل حویلی تھی۔ انصارؓ نے بحث شروع کی۔ مہاجرین بھی پہنچ گئے۔ سعد بن عبادہؓ نے کہا: (خلاصہ اور مفہوم) عرض ہے: ''انصار کے فضائل کا تذکرہ کیا اور حق ثابت کیا۔'' اتنے میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و ابوعبیدہؓ بھی پہنچ گئے۔ انصارؓ کے ایک اور خطیب نے بھی حقوق و فضائل گنوائے۔

(تاریخ طبری اور سیرت الصدیق از محمد حبیب شیروانی)

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو اور خود خطبہ دیا (چند جملے):

''مہاجرینؓ نے تصدیق رسالت کی...... مصائب جھیلے...... روئے زمین پر سب سے پہلے اللہ کی عبادت کرنے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء اور کنبہ والے ہیں بلاشبہ خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ اے

marfat.com

گروہ انصار! تمہاری دینی فضیلت اور اسلامی شرف مسلمہ ہے۔ تم کو اللہ نے اپنے دین کی امداد کے واسطے منتخب کیا۔ اپنے رسول کو تمہاری پناہ میں ہجرت کے بعد بھیجا۔ اکثر ازواج و اصحاب تم ہی میں سے ہیں۔ لہٰذا مہاجرین اوّلین کے بعد تمہارا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ہم حاکم ہوں تم وزراء...... ہم بغیر تمہارے مشورہ کے معاملات طے نہیں کریں گے۔''

آخر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہؓ اور حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا:

''ان دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرلو'' اور ساتھ ہی ان کے فضائل و اوصاف بیان کئے۔ ابو عبیدہؓ نے چند الفاظ کا اضافہ کیا: ''اے گروہ انصار تغیر و تبدل میں سبقت نہ کرو۔''

اس پر زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انصار کو یوں سمجھایا:

''یہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمرۂ مہاجرین میں تھے۔ پس ضرور ہے کہ امام مہاجرین میں سے ہو اور ہم سب اس کے اسی طرح مددگار ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار تھے۔''

حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ نے یوں مخاطب کیا:

''اے گروہ انصار!...... جو کچھ ہم نے کیا اس سے مقصد اللہ کی رضا تھی اور اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقبت میں فلاح و نجات ہمارا مدعا تھا ہم کو روا نہیں کہ ہم اس شرف کو دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کا ذریعہ بنائیں۔ خوب سمجھ لو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریشی تھے ان کی قوم آپ کی جانشینی کی اہل ترین ہے۔''

marfat.com

جب بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی تقریر کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ فرمایا: ''جس سے چاہو بیعت کرلو۔''

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نہیں۔ خدا کی قسم! اس معاملہ میں ہم تم پر سبقت نہیں کرسکتے تم مہاجرین میں سب سے افضل ہو...... غار کے رفیق ہو، خلیفۂ نماز ہو، نماز سب سے بڑھ کر عمل ہے، یہ کس کو زیبا ہے؟ کہ وہ تم پر مقدم ہو، ہاتھ بڑھاؤ؟ ہم تم سے بیعت کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری شریف)

انصار میں سے بشیر بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے۔ پھر تمام مجمع بیعت کے لئے اُمڈ پڑا۔ یہ بیعت خاصہ تھی۔ اگلے دن مدینہ شریف کے سارے مسلمان مسجد نبوی شریف میں جمع ہوئے اور بیعت عامہ بھی ہوگئی۔ اس طرح نیابت کا مسئلہ بخوبی طے پایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ بیعت کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

پہلا خطبہ مبارک:

صرف ایک دو جملے:

''لوگو! میں تم پر حاکم و والی بنایا گیا ہوں مگر تم سے بہتر نہیں ہوں پس اگر میں نیکی کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں برائی کروں تم مجھے درست کردو۔ حق گوئی امانت ہے اور جھوٹ خیانت......لوگو! جو قوم جہاد ترک کرے اللہ اس قوم کو ذلیل کردیتا ہے اور جس قوم میں اعلانیہ خواہش (برے کام) کا رواج ہوجائے تو اللہ طرح طرح کے عذاب نازل فرماتا ہے...... جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت

marfat.com

لازم نہیں۔'' (صحیح بخاری شریف)

نوٹ: سقیفہ بنی ساعدہ میں اجلاس/میٹنگ کے موقع پر یہ حدیث صحیحہ بھی سنائی گئی ''امامت و خلافت قریش میں ہوگی۔'' یہ سن کر تمام اصحاب (حاضرین) نے اتفاق کیا۔ (اٹلس سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مصنف ڈاکٹر شوقی ابو خلیل دمشقی، مترجم: شیخ الحدیث حافظ محمد امین، ناشر: ادارہ دار السلام ۳۶ لوئر مال لاہور، اشاعت فروی ۲۰۰۴ء)

قریباً تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت عامہ کی۔ میرے حضرت قبلہ خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ شب معراج جبرائیل علیہ السلام نے خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) میں مصلے پر تشریف آوری کیلئے عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء علیہم السلام مقتدی بنے مگر کسی نے اعتراض نہ کیا، جس شخصیت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود مصلے پر کھڑا کر کے نماز پڑھانے کا حکم صادر فرمائیں تو اس امامت پر اعتراض کرنا کیسی بے وقوفی اور جہالت ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیا فرماتے ہیں بابت امامت:

۱)...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگ بہت بے قرار ہو گئے پس ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص آسمان کے سایہ تلے نہ ملا پس انہوں نے ان کو اپنا والی بنالیا اس بات پر یہ صریح دلالت ہے کہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل ہونے پر متفق ہیں یہ اجماع صدر اوّل میں ہوا۔ یہ قطعی ہے انکار کا دخل نہیں۔''

(مکتوب شریف ۵۹ دفتر اوّل)

۲)...... ہائے افسوس! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں کفر و گمراہی کا احتمال متصور ہوتا تو اصحاب رضی اللہ عنہم باوجود عادل اور کثیر تعداد میں ہونے کے ان کو خلیفۃ الرسول نہ بناتے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکذیب میں اس خیر القرون

marfat.com

زمانہ کے تینتیس (۳۳) ہزار اصحاب کی تکذیب ہے اس بات کو ادنیٰ آدمی بھی پسند نہیں کرتا جب اس زمانہ کے تینتیس (۳۳) ہزار آدمی باطل پر جمع ہوں اور گمراہ اور گمراہ کنندہ کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین بنادیں تو اس زمانہ کی کون سی خیریت رہی ہوگی؟ (مکتوب شریف ۲۴ دفتر سوم)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اصحاب رضی اللہ عنہم نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی۔ اس سے مقصود صرف دنیاوی کام نہ تھے بلکہ باطنی خوبیوں کا حاصل کرنا بھی، کیونکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تصوفِ صدیقی پر ایک طویل بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کمال طریقت کیلئے جن تمام اوصاف وکمالات کی ضرورت ہے مثلاً توکل، ورع، احتیاط، کف لسانی، تواضع، شفقت بر خلقِ خدا، رضا، نفیٔ ارادہ، زہد، خشیت، عبرت، عجز وانکسار، رقتِ قلب، تحمل، فقر و درویشی .... یہ سب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں تمام وکمال پائے جاتے تھے اور اسی بنا پر آپ طائفہ، اصفیاء، واہل طریقت کے سرخیل امام تھے۔ (ازالۃ الخفاج ۲ ص ۲۱، حضرت مجدد الف ثانی، مصنف سید زوار حسین شاہ مجددی)

آیت ۳ التحریم پ ۲۸ بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ مصنف: محمد کرم شاہ بھیروی الازہری قدس سرہ۔ متعلقہ خلافت صدیق اکبر و عمر رضی اللہ عنہما

۱)...... ص ۲۹۷: ''بعض روایات میں منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ملول اور رنجیدہ پایا تو ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اوپر حرام کردینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ وہ راز تھا جسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا چھپا نہ سکیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا ذکر کردیا۔'' اخرجہ ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

marfat.com

وابن حاتم رحمہ اللہ عن مجاہدؒ۔

۲)...... ابن مردویہؒ نے متعدد طریقوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا ابوبکرؓ عمرؓ کی خلافت تو کتاب اللہ میں موجود ہے واذا اسر النبی۔الخ آیت ۳۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا باپ میرے بعد لوگوں کے امیر ہوں گے۔ خبردار! یہ راز کسی کو نہ بتانا۔''

۳)...... واخرج ابونعیم فی فضائل الصحابۃ عن الضحاکؒ من بعدی ابوبکر ومن بعد ابی بکرؓ عمرؓ۔

۴)...... واخرج ابن ابی حاتم نحوہٗ۔ ابونعیم نے نقل کیا ''میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ خلیفہ ہوں گے۔'' این ابی حاتم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

یہ حوالے اہل سنت و جماعت کی کتب کے ہیں۔ شیعہ کے جلیل القدر علماء نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ علامہ طبرسی اپنی تفسیر، مجمع البیان میں زجاج سے روایت کرتے ہیں ترجمہ:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہؓ کو حرام کیا تو یہ بھی بتایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ والی ہوں گے۔''

اسی کے ہم معنی وہ روایت بھی ہے جو عیاش نے ابن عطاء کے واسطہ سے حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امامت صدیق اکبرؓ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عبداللہ بن

marfat.com

زمعہؓ باہر آئے۔ دروازے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس سے منع فرماتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔ ایسی کئی معتبر روایات ہیں......

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امامت شروع کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو حضرات کے سہارے پر باہر تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرما دیا کہ اپنی جگہ ہی پر رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہی رہے......نماز مکمل کی۔

پوشیدہ نہ رہے امامت کے لئے تخصیص فرمانا اور مبالغہ فرمانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بین دلیل ہے جبکہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا ہے اور مقدم فرما دیا ہے تو اب آپ کو کوئی مؤخر نہیں کرسکتا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا۔ وہاں پر میں بھی حاضر تھا غائب نہ تھا۔ تندرست بھی تھا بیمار نہ تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے مجھے بھی آگے بڑھا سکتے تھے۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ مترجم ج ۲ ص ۵۷۵ مصنف: شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ومترجم مولانا عبدالمصطفیٰ محمد اشرف نقشبندی مکتبہ اسلامیہ لاہور)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اِقْتَدَوْا مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ۔

''میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرو۔'' (ترمذی ج ۲)

اسی باب میں ابن مسعود سے بھی یہی روایت ہے۔ یہ حدیث امام حاکم نے بھی بیان کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن اور صحیح فرمایا ہے۔ اس

marfat.com

حدیث کے آگے بھی یہی حدیث ہے اور پھر وہ حدیث شریف ہے جس میں نماز پڑھانے کا حکم فرمایا ہے طویل حدیث ہے جو کہ حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''کسی قوم کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں اور پھر امام بنائیں کسی اور شخص کو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔'' (حوالہ بالا)

''ایک قبیلہ نے پوچھا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدقات کس کے پاس بھیجیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس۔ میں نے اللہ کے حکم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا یہ حکم تین بار ہوا۔'' (ترمذی ج ۲ باب مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

تمام کتب سماوی میں درج ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا کی مرضی کے خلاف ہوتی تو وحی سے منع فرمادیا جاتا۔

ثبوت خلافت بحوالہ قرآن مجید:

۱۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۴ پارہ ۶:

آیت کریمہ آگے لکھی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اس آیت کریمہ سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہی ہیں جبکہ کچھ عرب مرتد ہوگئے تھے۔

تفسیر ضیاء القرآن ج ۱ ص ۴۸۳:

یہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے اوصاف کا بھی بیان ہے۔

marfat.com

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شرح صحیح مسلم شریف ج ۵ میں لکھتے ہیں:

''اس آیت کریمہ ۵۴ سورۃ مائدہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے موافقین کا ذکر ہے جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے مرتدین کے خلاف جہاد کیا امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی وضاحت فرمائی ہے شعیہ مؤرخ احمد بن ابی یعقوب نے بھی متوفی ۲۶۰ھ تاریخ یعقوب میں بھی درج ہے۔''

حضرت محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (سورۃ المائدہ آیت ۵۴)

''اے ایمان والو! جو پھر گیا تم میں سے دین سے (تو اس کی بدنصیبی) سو عنقریب لے آئے گا اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم محبت کرتا ہے اللہ اُن سے اور وہ محبت کرتے ہیں اس سے جو نرم ہوں گے ایمانداروں کے لئے۔ بہت سخت ہوں گے کافروں پر جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے۔ یہ (محض) اللہ تعالیٰ کا فضل (وکرم) ہے نوازتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کشادہ رحمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ترجمہ از ضیاء القرآن)

marfat.com

تفسیر:

مختصراً۔ اس میں ایک بہت بڑے واقعہ کی طرف پیش گوئی بھی کی گئی ہے کہ بعض بدنصیب اس دین سے برگشتہ ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کو ایسے جانباز سپاہی اور جواں ہمت مجاہد عطا فرمائے گا جو ان مرتدین کا قلع قمع کر کے مملکت اسلامیہ کی بنیادوں کو ایسا مضبوط اور مستحکم بنادیں گے کہ پھر صدیوں تک اس میں لچک پیدا نہ ہوگی۔ (یہ وعدہ ہوکر رہا) حضورِ سرور کائنات علیہ اجمل التحیات واحسن التسلیمات کے آخری ایام میں اسود عنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا لیک فیروز دیلمی نے اسی رات اس کا کام تمام کردیا۔ جس کی صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی اطلاع بھی دے دی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بڑی فرحت ہوئی۔ (تفسیر بیضاوی)

قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب نے بنو اسد میں طلیحہ نے اپنے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کردیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد) حالات اور نازک ہوگئے کئی قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکا کردیا۔ غرض ارتداد کی آندھی اس زور سے چلی کہ عرب کے بادیہ نشین قبائل میں سے شاذ و نادر ہی کوئی اپنے ایمان کی شمع رکھ سکا۔

لیکن صد آفرین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر، ان کے عزم و استقلال پر، ان کے تدبر، فراست پر اور ان جانباز اور سرفروش مسلمان مجاہدین پر جنہوں نے اس تند و تیز طوفان کا منہ پھیر دیا اور دو سال کے کم عرصہ میں سارے جزیرۂ عرب پر پھر توحید کا پرچم لہرانے لگا...... وہ قوم کون تھی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کار اپ کے لشکروں کے جانباز سپاہی، یمن کے قبائل عرب کے دوسرے لوگ جنہوں نے بڑی بے جگری سے اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ رضی اللہ عنہم

marfat.com

ان کا ہر قدم اللہ کی رضا جوئی کیلئے تھا۔ وہ کسی کی ملامت سے متاثر نہیں ہوتے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے جانباز سپاہیوں کو قران کریم کن الفاظ سے خراجِ تحسین پیش کر رہا ہے۔

سپاہیوں کی شان اور اوصافِ حمیدہ کا بیان قرآن مجید میں ہو ان کے خلیفۂ برحق کی شان کتنی رفیع اور مقام کتنا بلند ہوگا۔ ایسے خلیفہ کی خلافت کی حقانیت کے بارے میں کسی ایسے شخص کو شبہ نہیں ہوسکتا جو قرآن شریف کو خدا کا کلام اور خدا کو علیم بذاتِ الصدور یقین کرتا ہو۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۱)

۲)...... تفسیر نعیمی پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ابتدائی آیات:

۹ھ میں حج کے موقع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا گیا۔ آپؓ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ (سورۂ برأت) کی آیات لوگوں کے سنانے کے لئے مامور بنا کر بھیجا گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مقتدی۔ اس واقعہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دیا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وزیر ہوں گے۔ تفسیر نعیمی میں بحوالہ تفسیر روح المعانی یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساری امت میں رحمت الٰہی کے مظہر اتم میں مطابق حدیث مبارکہ۔ گویا آپؓ سراپا جمال ہیں اور یہ آیات نری جلال ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مظہر جلال ہیں کیونکہ اسد اللہ ہیں۔ اس لئے اعلان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے منہ سے سجا میدان عرفات میں جمال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور جلال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوا۔

۳)...... سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۰ کو بھی خلافت صدیقی میں نازل ہونے کا بیان جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے فرمایا ہے۔ ترجمہ از ضیاء القرآن:

marfat.com

''اور سب سے آگے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنہوں نے پیروی کی ان کی عمدگی سے وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ (خلافت راشدہ کی طرف اشارہ) راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہوگئے وہ اس سے اور اس نے تیار کررکھے ہیں ان کے لئے باغات، بہتی ہیں ان کے نیچے ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ انصار و مہاجرین نے اس وقت اسلام کی اعانت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا جب اسلام بڑی بے کسی کی حالت میں تھا۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا بلکہ وہ بھی شانِ بندہ پروری دیکھ کر راضی ہوگئے۔ قیامت تک جو بھی خلوص سے ان کی پیروی کرے گا وہ بھی عنایاتِ ربائی کا مستحق ہوگا یعنی اللہ ان سے بھی راضی ہوگا۔ (شرح مسلم شریف)

نوٹ: اگر ساری دنیا بھی اصحاب رضی اللہ عنہم کی جناب میں گستاخیاں کرے تو اس سے ان کا کیا بگڑتا ہے جو ان کی پیروی کریں وہ بھی نوازشات سے سرفراز کئے جائیں پس ہر سچے پکے راسخ العقیدہ خلوص کے ساتھ عمل کرنے والے کو رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں۔ (بحوالہ تفسیر نور العرفان)

سورۃ الحشر آیت ۸:

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

''(نیز وہ مال) نادار مہاجرین کیلئے ہے جنہیں جبراً نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے اور جائیدادوں سے یہ (نیک بخت) تلاش کرتے ہیں

marfat.com

اللہ کا فضل اور اس کی رضا اور (ہر وقت) مدد کرتے رہتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کی۔ یہی راست باز لوگ ہیں۔'' (ترجمہ از ضیاء القرآن)

تمام مہاجرین ہی نے آپ کو خلیفہ بنایا تھا یہ سچے ہیں یا خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارتے اور مدد کرتے۔ اور انصار نے بھی خلافت راشدہ کو برحق کہا۔

(تاریخ الخلفاء،شرح مسلم،تفسیر نور العرفان و دیگر کتب)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں:

''تمام مہاجرین و انصار ہی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تھا۔ یہ سب سچے ہیں انہوں نے آپ کو خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارا تمام اسلامی تواریخ گواہ ہیں۔''

۴)...... سورۂ نور آیت ۵۵۔ پارہ ۱۸:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

''کہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور پھر انہوں نے اچھے عمل کئے البتہ ضرور ان کو خلیفہ بناؤں گا زمین پر جس طرح کہ خلیفہ بنایا تھا ان لوگوں کو جو اس سے پہلے گزرے ہیں۔''

اس کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر پورے طور پر یہ آیت منطبق ہوتی ہے۔''

حضرت مصنف تفسیر ضیاء القرآن لکھتے ہیں:

(عبارت کا خلاصہ) ایک صحابیؓ کے عرض کرنے پر حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم آرام سے بے خوف ہو کر مجمع عام میں بیٹھو گے اور تمہارے جسم پر کوئی ہتھیار نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کے ارشاد کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ تاریخ کی ناقابل تردید شہادت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ عہد رسالت میں ہی مکہ مکرمہ، حجاز، خیبر، بحرین، یمن اور جزیرۂ عرب کے سارے علاقے اسلامی قلعہ میں شامل ہوگئے۔ قیصر روم مقوقس مصر اور کئی دیگر بادشاہوں نے بارگاہِ رسالت میں تحائف اور نذرانے ارسال کئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد اور دیگر جھوٹے نبیوں کی لگائی ہوئی آگ بجھی اور ہر طرف امن وامان ہوگیا۔ اسی عہد ہمایوں میں اسلام کی عالمی فتوحات کا آغاز ہوگیا۔ مشرق میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور مغرب میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت ہی افواج اسلامیہ نے فتح ونصرت کے عَلم گاڑنے شروع کردیئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بابرکت زمانۂ خلافت میں تو فتوحات کی انتہاء ہوگئی۔ قیصر اپنی ایشیائی مملکت سے دست بردار ہوکر قسطنطنیہ میں جاکر مقیم ہوا...... مصر بھی فتح ہوا...... کسریٰ کی چار ہزار سالہ شان وشوکت خاک میں مل گئی...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شمالی افریقہ کے ممالک فتح ہوئے۔ جزیرۂ قبرص فتح ہوا۔ مشرق میں فتوحات کا سلسلہ چین کی سرحدوں تک پھیل گیا۔ سندھ کے ریگزاروں میں بھی نور اسلام سے اُجالا ہونے لگا۔ ہر علاقہ میں امن وسکون قائم ہوا۔ اللہ و رسول کا وعدہ پورا ہوا۔ راوی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (چشم دید بیان)۔ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عدی! کیا تو نے حیرہ کا شہر دیکھا ہے۔ فرمایا!

۱)...... تُو دیکھے گا ایک عورت اونٹنی پر سوار ہوکر حیرہ سے روانہ ہوگی اور آکر کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔

۲)...... اے عدیؓ! تم کسریٰ کے خزانوں کو فتح کروگے۔

marfat.com

۳)...... تم دیکھو گے لوگ ہاتھوں میں سونا اور چاندی لئے ہوئے کسی غریب کی تلاش میں پھر رہے ہوں گے، لیکن انہیں کوئی غریب نہیں ملے گا۔

(عدیؓ نے یہ سب کچھ اپنی زندگی میں دیکھ لیا)

بعض لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کا انکار کرنا ہی اپنے ایمان کو کمال سمجھتے ہیں، وہ اگر اپنی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا کرتے ...... انہیں یقین ہو جاتا (مذکورہ وعدے) جن کا ذکر خود اُن کی کتابوں میں موجود ہے۔ وہ وعدے خلفائے راشدین کے عہد سعادت میں پورے ہوئے ہیں ان کے امام کلینی کی کتاب کافی حدیث کی معتبر ترین کتاب میں روایت ہے۔ راوی سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ:

''جب رحمۃ اللعامین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ راستہ میں ایک چٹان حائل ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گینتی سے چٹان پر ضرب لگائی۔ تین ٹکڑے ہوگئے۔ فرمایا میری اس ضرب سے میرے لئے کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح کردیئے گئے ہیں۔''

یہ خزانے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوئے۔ ''صاحب حیدری'' نے بھی یہ واقعہ اشعار میں بیان کیا ہے۔ ترجمہ ایک شعر کا: ''میرے بعد مددگار اور انصار ان ملکوں پر قابض ہوں گے۔''

خلافتِ ابوبکرؓ و عمرؓ اگر خوانخواستہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہ ہوتے بلکہ جابر اور غاصب ہوتے (نعوذ باللہ) تو کیا ان کے زمانہ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں انہیں آپ کی فتوحات کہنا درست ہوتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان فتوحات کو اپنی فتوحات فرمایا اور چٹان کے ٹکڑے ہوتے وقت ایسی فتوحات پر شادمانی کا اظہار فرماتے نعرۂ تکبیر بلند فرماتے۔

marfat.com

کوئی ادنیٰ عقل و فہم رکھنے والا انسان بھی ان واقعات کی روشنی میں شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔

مزید تسلی کے لئے ارشادِ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھیئے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا!

"مسلمانوں کی فوجیں ایران میں کسریٰ کی افواج سے برسر پیکار تھیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ کسریٰ کے مقابلہ میں وہ لشکر اسلام کی قیادت خود فرمائیں مجلس شوریٰ طلب کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تائید نہ کی کہ امیر المومنین خود جنگ میں شریک ہوں۔" (نہج البلاغت ج ا ص ۲۸۳ مطبوعہ مصر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت ۵۵ سورہ نور کا حوالہ دیا۔ یہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے غلبہ عطا فرمایا ہے باب مدینۃ العلم نے لشکر عمر رضی اللہ عنہ کو لشکر خدا فرمایا۔

اب بھی اگر کوئی شخص خلافتِ صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو برحق نہیں سمجھتا بدزبانی کرتا ہے وہ اللہ، رسول اللہ و علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ پر ایمان نہ رکھے گا جرم کررہا ہے۔ (بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۳)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اس وقت پورا ہوگا۔ ضد اور تعصب کا علاج نہیں۔ حق کی جستجو کرنے والے کیلئے اس آیت کا لفظ مِنْكُمْ ہی کافی ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس آیت کے مخاطب تھے۔

آیت ۱۶ سورۃ الفتح:

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ

marfat.com

اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا○

''ان بادہ نشینوں کو جو پیچھے رہ جانے والے ہیں کہہ دیجئے تم کو آئندہ قریبی زمانہ میں ایک سخت جنگجو قوم کے لئے بلایا جائے گا تم ان سے قتال کرو گے یا وہ فرمانبردار بن جائیں گے اگر تم نے اطاعت کی تم کو اچھا اجر دیا جائے گا اور اگر تم نے اس وقت بھی حکم سے منہ پھیرا جیسا پہلے کر چکے ہو تب تم کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔''

یہاں تمام محققین اسلام کے نزدیک بڑی جنگجو قوم سے مراد لشکرِ مسیلمہ کذاب ہے۔ تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے ثابت ہے کہ غزوۂ خیبر سے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف تک کسی قوم پر اُولی باسٍ شدید (سخت جنگجو) کے ساتھ واسطہ نہ پڑا جو قتل ہوئی یا اسلام لائی۔ سوائے جنگ یمامہ میں مسیلمہ کے ساتھیوں کے۔ (عہد صدیقی میں)۔ (تاریخ الخلفاء)

مخلفین سے مراد مرتد بنو حنیفہ ہیں۔ جہادِ یمامہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔ (مسیلمہ کے ساتھ)

شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ و ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ و ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حجت اور واضح دلیل ہے کیونکہ آپ ہی نے مرتدین کے قتال کی دعوت دی ہے۔ حضرت نافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر مسیلمہ کے ساتھ جنگ کی دعوت دی تو ہمیں اس آیت کریمہ کی سمجھ آئی۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی مضمون بیان کیا ہے تفسیر ابن کثیر میں اور علامہ غلام رسول سعیدی نے بھی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

(شرح مسلم شریف ج ۵)

مدینہ طیبہ کے گرد ونواح میں بسنے والے قبائل غزوۂ خیبر میں شریک

marfat.com

ہونے کے لئے بڑے بے تاب تھے۔ (مال غنیمت ملنے کی توقع تھی، گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کی خاطر بے تابی نہ تھی) اور ان کا شمار بھی غازیانِ اسلام میں ہونے لگے گا۔ آگے ارشاد بحوالہ آیت مذکورہ نمبر ۱۶ ارشاد ہوا اس کے بعد بھی جانبازی سرفروشی کے جوہر دکھانے کا موقع ملے گا۔ طاقتور قوم کے ساتھ عنقریب ٹکر ہونے والی ہے۔ اگر اس وقت بھی بزدلی کا ثبوت دیا تو دردناک عذاب ہوگا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ دعوتِ جہاد ان قبائل کو کب دی گئی۔ وہ قوم جس کو قرآن مجید نے اُولی بأس شدید بڑی طاقتور اور جنگجو قوم کا خطاب دیا ہے وہ کون سی قوم ہے؟ اگر قرآن مجید کے الفاظ پر غور کیا جائے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی۔ اس جنگ کا انجام بھی قرآن نے بتا دیا یعنی یا وہ اسلام قبول کرے گی یا ہتھیار ڈال دے گی۔ غزوۂ خیبر کے بعد مندرجہ ذیل معرکے ہوئے غزوۂ موتہ فتح مکہ، جنگ حنین و طائف، غزوۂ تبوک ان میں سے کوئی بھی اس آیت کا مصداق نہیں بن سکتا۔

غزوۂ موتہ میں رومیوں کے ساتھ ٹکر ہوئی۔ مسلمان تین ہزار رومیوں کی تعداد ایک لاکھ یا دو لاکھ۔ اس جنگ کا نتیجہ یُقَاتِلُوْنَ وَ یُسْلِمُوْنَ نہیں تھا، بلکہ مسلمانوں کے تین جرنیل شہید ہوئے اس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قیادت سنبھالی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کامیاب ہوئے۔

اس کے بعد فتح مکہ کا روانگی کا وقت آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی قرآن مجید میں فتح کی خوشخبری مل چکی تھی۔ اُولی بأس شدید کے الفاظ اہل مکہ (کفار) کے لئے استعمال نہ ہوئے۔

ہوازن اور ثقیف بے شک اکٹھے ہوئے ۔ اسلامی لشکر بارہ ہزار اور مقابل دشمن دو تین ہزار۔ یہاں حنین میں جو واقعات رونما ہوئے جن کے باعث

marfat.com

ہوازن کا پلہ بھاری نظر آتا ہے وہ میدانِ جنگ میں پیش نہیں آئے تھے، بلک
مسلمانوں کا لشکر بے ترتیبی سے وادی اوطاس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کمین گاہوں
میں تیر انداز چھپا رکھے تھے۔ اس تنگ درہ میں ہی مسلمانوں پر تیروں کی بارش
ہوئی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مطابق ارشاد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کو
پکارا۔ وادی کے کونہ کونہ سے لبیک لبیک کی صدائیں گونجنے لگیں۔ لمحہ بھر میں جنگ
کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ (صرف چار مسلمان شہید ہوئے) جس جنگ کا آیات ۱٦
میں ذکر ہے یہ وہ نہیں ہوسکتی۔

غزوۂ تبوک میں رومیوں کو ہمت ہی نہ پڑی کہ مسلمانوں کے سامنے
صف آرا ہوسکیں۔ تقاتلونهم او یسلمون کا مفہوم یہاں بھی نہیں پایا جاتا۔ جو
جنگ اس آیت کا مصداق ہے وہ وہی ہے جو عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے
ساتھ لڑی گئی۔ جنگ کا حال پڑھیں تسلی ہو جائے گی۔

جنگ کی مختصراً حالت:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عرب کے نو مسلم بدو قبائل میں
قبائل عصبیت کا فتنہ جاگ اُٹھا۔ ارتداد کی آگ بھڑک اُٹھی۔ کسی نے زکوٰۃ دینے
سے انکار کر دیا۔ کوئی خلاف اسلامیہ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا۔ بعض طالع آزماء
نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مسیلمہ کذاب کی قوت اور اس پر ایمان لانے والوں کی
تعداد بہت زیادہ تھی۔ دو سالوں میں مسیلمہ کے ارد گرد قبیلہ بنو حنیفہ جمع ہوگیا جو
بسالت جنگی مہارت شجاعت میں عرب بھر میں مشہور تھا۔ ارد گرد دوسرے قبائل بھی
ان کے ساتھ مل گئے۔ مسیلمہ کو جھوٹا سمجھتے ہوئے بھی اس کی مدد کرنا ضروری سمجھتے
تھے بوجہ قبائلی تعصب۔ طُلَیْحہ النمری (بنی نمر کے قبیلہ کا سردار) یمامہ میں آیا
پوچھا مسیلمہ کہاں ہے؟ مسیلمہ کے عقیدت مندوں نے کہا نام نہ لو بلکہ رسول اللہ کہہ

marfat.com

کر ذکر کرو۔ دونوں کی ملاقات ہوئی۔ طُلیحہ نے پوچھا ''تمہارے پاس کون آتا ہے؟'' مسیلمہ نے کہا ''رحمان'' ۔ دریافت کیا ''روشنی میں یا تاریکی میں؟'' مسیلمہ نے کہا تاریکی میں۔ طلیحہ نے جواب دیا۔

''اشهدانك كذاب وان محمدا عليه الصلوٰة والسلام صادق۔

لكن كذاب ربيعتما حب الينا من صادق مضر۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں لیکن ربیعہ قبیلہ کا جھوٹا مجھے مضر قبیلہ کے سچے سے زیادہ محبوب ہے۔''

اس ایک واقعہ سے آپ قبائلی عصبیت کا بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مسیلمہ کی قوت بڑھ گئی۔ علاقہ پر دھاک بیٹھ گئی۔ پہلے مسلمان کا لشکر عکرمہ ؓ بن ابوجہل کی قیادت میں آیا ان کے حملہ کی تاب نہ لاکر پسپا ہوگا۔ اس کے سپہ سالار شرجیل ؓ ابن حسنہ نے مسیلمہ پر دھاوا بولا۔ (کامیابی نہ ہوئی)۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جنہیں اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار فرمایا تھا (سیف من سیوف اللہ) ۔ سرکوبی کیلئے بھیجا۔ اسلامی لشکر میں اکابر مہاجرین ؓ اور اجلہ انصار ؓ کی کثیر تعداد تھی۔ حفاظِ قرآن حکیم بھی شامل تھے۔ عقربا کے کھلے میدان میں لشکر صف آراء ہوئے۔ مسیلمہ کے جاں فروش سپاہیوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ سارے سپاہی فولاد کی زرہوں میں غرق تھے۔ اسلحہ کی فراوانی تھی۔ زادِ راہ کی کمی نہ تھی جب سے جنگ شروع ہوئی جس کے نتیجہ پر اسلام کے مستقبل کا انحصار تھا کہ مرتدین نے پہلا حملہ اس شدت سے کیا کہ مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے دشمن بڑھتے بڑھتے اس خیمہ تک چلا آیا جو کمانڈر انچیف کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی عبقریت اور بے نظیر شجاعت کام آئی۔ خود گھوڑے پر سوار ہوئے ''یا محمداہ'' کا نعرہ لگایا اور مسیلمہ پر حملہ کر دیا۔

marfat.com

چند گھنٹوں کی کون ریز لڑائی میں دشمن کے سات ہزار سے زیادہ سپاہی ہلاک ہوگئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چکر کاٹا اور مسیلمہ کے گرد جمگھٹا بنا کر کھڑے ہونے والے سپاہیوں پر برقِ خاطف بن کر گرے اور ان کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا شروع کر دیا۔ اس اچانک اور بے پناہ حملہ سے ان کے اوسان خطا ہوگئے۔ انہوں نے مسیلمہ سے پوچھنا شروع کیا ''جس نصرت کا تم ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے وہ کہاں ہے؟'' مسیلمہ نے کہا ''میری موعود مدد کا انتظار نہ کرو، اب خاندانی عزت و محبت کیلئے جنگ کرو'' اور جنگ سے بھاگ نکلا۔ ابن طفیل نے جب یہ رسوائی دیکھی تو پکارا ''اے بنی حنیفہ باغ میں داخل ہو جاؤ'' وہاں قریب ہی ایک وسیع باغ تھا جس کی چار دیواری بڑی مضبوط اور اونچی تھی۔ آہنی دروازے بڑے پختہ تھے۔ وہاں جا کر انہوں نے پناہ لی۔ سیدنا حضرت براءؓ ابن مالک نے جب یہ دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا ''مجھے اپنے اوپر اٹھا کر کسی طرح باغ کی دیوار پر چڑھا دو۔'' انہوں نے منع کیا لیکن اصرار برقرار رہا، چنانچہ دیوار پر پہنچا دیا گیا براءؓ نے بڑی چستی سے دروازے کی طرف بڑھنا شروع کیا جو مرتد ملا اس کو تہ تیغ کر دیا اور دروازہ کھول دیا۔ مسلمان اندر داخل ہوگئے۔ گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی۔ یہاں تک کہ وحشی رضی اللہ عنہ (قاتل سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔

لشکریوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ سات ہزار کفار وہاں قصرِ جہنم میں پہنچے دشمن کے کل مقتولوں کی تعداد اکیس ہزار بنتی ہے۔ مسلمانوں (رضی اللہ عنہم) کو بھی کافی نقصان پہنچا...... فتنۂ انکارِ نبوت جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ یہ وہ پہلا موقع ہے جو آیت ۱۶ سورۃ الفتح کے نزول کے بعد مسلمانوں اور ایک ایسی قوم کے درمیان ہوا جس پر اولی بأس شدید کا صحیح اطلاق ہوتا ہے اور اس کا انجام بھی تقاتلونھم او یسلمون کے عین مطابق ہوا۔

marfat.com

حضرت ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''بخدا پہلے ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے ہمیں یہ علم نہ تھا کہ وہ جنگجو قوم کونسی ہے؟ جس کے خلاف ہمیں جنگ کی دعوت دی جارئے گی۔ جب سیدنا خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بنو حنیفہ کے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دی تو ہم جان گئے کہ یہی وہ قوم ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۴)

قابل توجہ معلومات:

بحوالہ شرح مسلم شریف جلد پنجم مصنف علامہ غلام رسول سعیدی حدیث نمبر ۴۴۶۵ بہت طویل (صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸ پر)

راوی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے صرف دو تین اشارے: متعلقہ میراث...... مطالبہ خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ چھ ماہ تک بات نہ کی۔ سیدہ فاطمہؓ کی رات کو تدفین ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر نہ دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اب تک بیعت نہ کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اکیلے ہمارے گھر آئیں جب آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اسی دوپہر کو منبر پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ بیان کیا۔ مشورۂ بیعت میں شریک نہ کیا گیا۔

تبصرہ:

کیا چھ ماہ بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیت کی؟ تاخیر کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے۔ عام بیعت ہی کے وقت بیعت کر لی تھی، تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے بھی یہی لکھا ہے کہ اُسی وقت بیعت کر لی تھی۔ چھ ماہ والی روایت ممکن ہے تجدید

marfat.com

بیعت کی ہو۔

مسئلہ فدک:

کئی صفحات پر بہت طویل بیان ہے الراقم نے ذکر خیر ۱/۳ کے آخر پر تفصیلاً لکھا ہے۔

حدیث نمبر ۴۴۶۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جھوٹے گنہگار خائن عہد شکن گمان کیا، حالانکہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

یہ حدیث موضوع اور باطل ہے۔ علمائے شیعہ کے مطابق بھی موضوع اور باطل ہے۔ ص ۴۰۶ شرح مسلم مذکور ملا باقر مجلسی کا بیان ہے "ہر حدیث باطل اور موضوع ہے" کیا وراثت والی حدیث کا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو علم نہ تھا؟ بلاشبہ تھا، کتب شیعہ میں بارہا درج ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی طرح مسئلہ فدک پر عمل فرمایا۔

marfat.com

باب پنجم

- جیشِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
- فتنۂ ارتداد
- اَلْاَسْوَدُ الْعَنْسِیْ (جھوٹا نبی)
- ام زمل کا خروج اور سرکوبی (باغی عورت)
- مالک بن نویرہ۔ (باغی)
- مسیلمہ کذاب (جھوٹا نبی)
- کذاب سجاع۔ جھوٹی دعویدار نبوت
- مانعین زکوٰۃ سے جہاد
- عظیم ترین کارنامہ۔ جمع و تدوین قرآن الحکیم
- فتوحات، عراق، ایران، شام
- لقب اوّاہ اور ملفوظات زریں (ایمان افروز)
- متفرق اشارات وخصوصیات دَورِ خلافت
- ابوبکرؓ نہ ہوتے تو اسلام جاتا رہتا (خلفائے راشدینؓ از صدیق حسن بھوپالی)

marfat.com

دورِ خلافت صدیق اکبرؓ

قلیل عہد خلافت کے کثیر اور عظیم بے مثل کارنامے

ا۔ جیش اسامہ کی روانگی:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت عامہ کے اگلے دن جو پہلا سرکاری حکم جاری کیا وہ اس لشکر کی روانگی تھی۔ حالات بڑے نازک تھے۔ فوراً ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔ فتنۂ ردّہ کے ہولناک شعلے بھڑک اُٹھے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو میرے والد پر ایسی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اگر مضبوط ترین پہاڑوں پر آتیں تو ان کو پیس کر رکھ دیتیں۔''

خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مشورہ دیا گیا [1] فی الحال یہ لشکر روانہ نہ کیا جائے یہ سنکر آپؓ نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

---

[1] انصارؓ کی طرف سے حضرت عمرؓ پیغام لے کر خلیفۃ الرسول کے پاس آئے یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ غصے سے اُچھل پڑے فرمایا ''ابن خطاب! تیری ماں تجھے گم پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہؓ کو امیر مقرر کیا ہے اور تم مجھے کہتے ہو میں اسے معزول کر دوں؟''
حضرت عمرؓ واپس لوٹے۔ انصارؓ سے فرمایا ''تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں مجھے تمہاری وجہ سے خفت اٹھانا پڑی۔ ابوبکرؓ کے جواب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جواب یاد آیا جو آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو دیا تھا۔ ارشاد ''چچا جی! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں اور مجھے کہیں کہ میں اس مشن کو چھوڑ دوں تو بھی میں اسے نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے یا میں اس جستجو میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں۔
(سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحوالہ الکامل۔ المنتظم)

marfat.com

جان ہے۔ مدینہ منورہ خالی ہو جائے اور درندے مجھ کو کھائیں تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا۔" آپ خود مقامِ جرف میں پہنچے تو اسامہؓ نے عرض کی:

"اے خلیفۃ الرسولؐ! بے شک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا لیکن اس وقت حالات خطرناک ہیں...... آپؓ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر میری جان بھی جائے تو کچھ پرواہ نہیں مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔"

اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصار کا پیغام لے کر حاضر ہوئے کہ اسامہؓ کی بجائے کسی تجربہ کار آدمی کو مقرر فرمادیں۔ یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا۔ سخت لہجے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا!

"خطاب کے بیٹے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو امیر لشکر بنایا اور تم مجھے اس کو معزول کرنے کا مشورہ دیتے ہو۔"

پیدل چلے:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو صدیق اکبرؓ اپنے گھوڑے کی باگ حضرتت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے ہاتھ میں تھما کر پا پیادہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو الوداع کہنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپؓ گھوڑے پر سوار ہو جائیں یا مجھ کو بھی گھوڑے سے اُتر کر پیدل چلنے کی اجازت دیں۔" حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تم کو خدا کی قسم اگر اُترو۔ میں بھی ہرگز سوار نہیں ہوں گا۔ اگر تھوڑی دیر اپنے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود کرلوں تو میری کیا شان جاتی ہے۔"

marfat.com

شانِ غازی:

غازی راہِ خدا میں جو قدم رکھتا ہے اس کے عوض سات سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور سات سو درجے بلند ہوتے ہیں۔ (یہ حدیث شریف کا ترجمہ ہے) فرمایا اگر مناسب سمجھو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے بخوشی منظور کیا۔ لشکر کو رُکنے کا (تھوڑی دیر کے لئے) حکم دے کر دس زریں ہدایات دیں:

۱)...... مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔

۲)...... عورتیں بچے بوڑھے قتل نہ کئے جائیں۔

۳)...... کسی لاش کو بگاڑا نہ جائے۔

۴)...... راہبوں اور عابدوں کو ستایا نہ جائے اور نہ عبادت گاہیں مسمار کی جائیں۔

۵)...... پھلدار درخت نہ کاٹا جائے۔

۶)...... آبادیوں کو ویران نہ کیا جائے۔

۷)...... جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

۸)...... بدعہدی نہ کی جائے۔

۹)...... اطاعت کرنے والوں کی جان و مال کی حفاظت کی جائے۔

۱۰)...... جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

مسلم مجاہدین نے ہمیشہ ان اصولوں پر سختی سے عمل کیا۔ یہ لشکر دشمن پر کاری ضرب لگا کر واپس مدینہ منورہ پہنچا نہایت شاندار فتح کے ساتھ ۴۰/۱۷ دن بعد مدینہ واپس آ گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہوتے تو اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔''

marfat.com

اشعار:

وہ جس کے ہوش تھے قائم اُڑے جب ہوش یاروں کے
وہ جس کی گفتگو تھی اعتماد افزا سکون پرور
محمد ہوگئے رخصت مگر اللہ باقی ہے
یقین جس کا نظر افروز تھا ربّ محمد پر
امانت سونپ دی جس کو دم آخر پیمبر نے
امیر ملت بیضا ہمارے پیشوا رہبر

(غلام رسول اظہر)

۲۔ دوسرا بے مثل کارنامہ، فتنۂ ارتداد کا خاتمہ:

خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں فتنۂ ارتداد برپا ہونے کے اسباب سورۃ توبہ آیت نمبر ۹۷ تا ۹۹ میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ان آیات کے نزول سے قریباً دو سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی عہد میں فتنۂ ارتداد اور مانع زکوٰۃ کا جو طوفان اٹھا اس کے اسباب میں ایک سبب یہ تھا جس کا ذکر ان آیات میں ہے...... دیہاتی صحرائی عرب مدینہ شریف کے اطراف میں آباد تھے۔ یہ ابن الوقتی کی روش پر چلتے رہے۔ مصلحت کے تحت اسلام میں داخل ہوگئے جو اخلاقی بندشیں اسلام عائد کرتا تھا...... نماز روزہ زکوٰۃ کی پابندی...... جان و مال کی قربانی...... وہ ان پر دشوار تھیں اس لئے یہ منافقانہ رویہ رکھتے تھے۔

فتنۂ ارتداد کو روکنے کی پیش بندی سورہ توبہ کی ابتدائی آیات ہی میں فرمادی گئی تھی جن میں کفار سے اعلان برأت (علیحدگی) کی عظیم الشان تدبیر ہے...... کفر و شرک سے توبہ کرنے پر معاملہ ختم نہ ہوگا بلکہ عملاً نماز قائم کرنی اور زکوٰۃ

marfat.com

دینی وہگی۔ آیت نمبر ۵، ۱۱ سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فتنۂ ارتداد کے زمانے میں استدلال فرمایا تھا۔ (حالانکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی تھی۔ (تفسیر تفہیم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۷، ۲۲۷ مصنف جناب مولانا سید مودودی)

ارتداد کا مفہوم ہے پھر جانا یا ہٹ جانا۔ اسلام سے پھر جانا اور دوبارہ کفر اختیار کرنا۔ خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شروع ایام ہی میں قریباً سارے عرب قبائل کو فتنۂ ارتداد نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بمطابق جناب ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ چوبیس قبائل مرتد ہوئے۔

۱)...... چند عرب قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔

۲)...... بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

ایک گروہ نے دوبارہ شرک اختیار کر لیا دوسرے نے جھوٹے نبیوں کو مان لیا تیسرے نے زکوٰۃ دینے سے سراسر انکار کر دیا۔ ہر طرف بغاوت کے شعلے بھڑکنے لگے۔

نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا مختصر حال

۱۔ اَلْاَسْوَدُ الْعَنْسِی (جھوٹا نبی):

یہ پہلا شخص تھا جو مرتد ہوا اس کا لقب ذوالخمار تھا کیونکہ وہ پگڑی کے اوپر اوڑھنی (دوپٹہ) چادر ڈالے رکھتا تھا۔ دوسرا لقب ذوالحمار تھا، کیونکہ اس کے پاس ایک سدھایا ہوا گدھا تھا جو اُسے اس کے کہنے پر گھٹنے برائے سجدہ کردن ٹیک دیتا تھا۔ یہ یمنی تھا اور بڑا شعبدہ باز تھا ۱۰ھ میں اسود نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسلام کے خلاف بغاوت کر دی۔ ہر طرف اس کا طوطی بولنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو اس علاقہ میں بطور حاکم مقرر تھے حضور سید عالمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

سے مدد چاہی۔ چند صحابہ رضی اللہ عنہم اسود کے گھر گھس گئے۔ فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ نے اسود کو قتل کر ڈالا۔[1]

نجران اور صنعاء میں مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہوا۔ مدعی نبوت کے قتل کا واقعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت سے پانچ دن پہلے پیش آیا تھا ایک دن فجر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کل مبارک گھرانے کے ایک مبارک فرد نے اسود کو قتل کر ڈالا ہے''۔ اسود کے قتل کی سرکاری اطلاع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے دس دن بعد مدینہ منورہ میں پہنچی تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

۲۔ طُلَیحہ بن خویلد اسدی (جھوٹا نبی اور پھر شہید):

یہ عرب کا مشہور بہادر تھا ۹ھ میں اس نے اسلام قبول کیا پھر مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

حضور مختارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ طلیحہ اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کریں۔ ایک مجاہد نے تلوار چلائی اتفاقاً وہ بچ گیا اور اپنا معجزہ بتایا اپنے ساتھیوں کو پھر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اسے شکست دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ضرار رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ طلیحہ نے پھر زور پکڑا۔ نعرہ تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور طلیحہ نبی زندہ ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ پہلے بُزاخہ جا کر طلیحہ کی سرکوبی کریں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ پہلے ''طے'' پہنچے۔ قبیلہ طے کے لوگوں نے طلیحہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل گئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔

---

[1] فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ حمیری فارسی ہیں صنعاء میں رہے یمن میں اسود کو قتل کیا خلافتِ عثمانیہ میں وفات پائی ان سے ضحاک اور عبداللہ نے روایات لیں۔ (بحوالہ اجمال ترجمہ اکمال از مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ)

marfat.com

حضرت عدیؓ قبیلہ جدیلہ کے پاس گئے اور دعوتِ اسلام دی۔ انہوں نے بھی دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔ ان کی تعداد بھی ایک ہزار تھی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دو اصحابؓ کو بُزاخہ کی طرف بھیجا جو کہ طلیحہ کا مقام تھا یہ دو اصحابؓ (ثابتؓ اور حضرت عکاشہؓ) شہید ہوئے۔

جنگ بُزاخہ:

اب حضرت خالد رضی اللہ عنہ طلیحہ کی طرف بڑھے۔ فریقین میں لڑائی شروع ہوئی۔ طلیحہ وحی کے انتظار کے بہانے چادر اوڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے شکست دیکھی تو پوچھا جبریل آئے یا نہیں؟ جواب نفی میں دیا۔ دوبارہ پوچھا۔ وحی آئی؟ سہ بارہ پوچھا (لڑائی کے وقفوں کے دوران) بالآخر جھوٹے نبی کے ماننے والے بھاگنے پر مجبور ہوگئے اور کچھ مسلمان ہوگئے۔ طلیحہ ایک گھوڑے پر سوار ہوا اور بھاگ نکلا۔ طلیحہ نے شام جاکر پناہ لی۔ پھر مسلمان ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ فارس گیا۔ نہاوند کے معرکہ میں وہ شہید ہوا (بمطابق علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ اور ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ)

۳۔ اُمّ زمل (باغی عورت) کا خروج:

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ بنوفزارہ کی ایک عورت اُمّ زمل سلمٰی ایک لشکر کے ساتھ مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کررہی ہے۔ اس کی والدہ اُمِّ قرفہ نے عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں دوبار علمِ بغاوت بلند کیا تھا۔ ایک بار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام قرخہ کو شکست دی۔ دوسری بار زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسے شکست دے کر امّ قرخہ اور اُمّ زمل دونوں کو مدینہ لے آئے۔ امّ قرخہ کو بار بار بغاوت کرنے پر قتل کرادیا گیا۔ امّ زمل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی گئی انہوں نے اسے

marfat.com

آزاد کر دیا۔

ایک روایت کے مطابق وہ رہا کی گئی دوبارہ اپنے قبیلے میں پہنچ کر سرکشی اختیار کر لی۔ خود مقابلہ کے لئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی فوج کے ساتھ لڑی بالآخر مسلمانوں نے اس کے اونٹ کی کونچیں کاٹ کر اسے گرا دیا اور قتل کر ڈالا اس کے ساتھی بھاگ گئے۔

۴۔ مالک بن نویرہ (باغی)

مالک بن نویرہ بنو تمیم کی ایک شاخ کا سردار تھا یہ شخص ہجرت مدینہ سے قبل اپنے بعض اوصاف کی بنا پر مشہور ہو چکا تھا۔ مدینہ منورہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ منافق بن گیا اور اسلام کو بہت نقصان پہنچایا یہ گرفتار ہو کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

۵۔ مسیلمہ (جھوٹا نبی) کی سرکوبی کیلئے حضرت خالدؓ کی نامزدگی:

یہ مدعی نبوت یمامہ کے قبیلہ بنو حلیفہ سے تھا۔ بڑا شعبہ باز تھا ۹ھ میں مدینہ منورہ آیا اس کا وفد بھی اس کے ساتھ تھا۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کو لے کر خود اس کے پاس تشریف لئے گئے۔ گفتگو شروع ہوئی۔ مسیلمہ نے کہا اگر آپ مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو ابھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بات ناگوار لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی اس کو اٹھا کر فرمایا: ''جانشین تو بڑی چیز ہے میں تمہیں یہ چھڑی دینا بھی پسند نہیں کرتا۔ اللہ نے تیرے لئے جو مقدر کر رکھا ہے وہ ہو کر رہے گا تیرا انجام مجھے خواب میں دکھا دیا گیا ہے۔ کچھ اور پوچھنا ہو تو یہ ثابتؓ موجود ہیں ان سے پوچھ۔ میں اب چلتا ہوں۔'' (بخاری شریف کتاب المغازی)

marfat.com

مسیلمہ نے واپس جا کر اپنے قبیلہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا اور یہ کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنی نبوت میں حصہ دار بنا لیا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے اس بات کو خوب ہوا دی۔ ہزاروں لوگ اس کے جال میں پھنس گئے۔ تھوڑی مدت بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال فرمایا ایک لاکھ افراد مسیلمہ کے معتقد بن چکے تھے۔

نہار الرجال:

یہ شخص مسیلمہ کا مشیر خاص تھا۔ ترک مطن کر کے مدینہ منورہ میں آ گیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں اس نے دینی تعلیم حاصل کی (اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا، بطور منافق) مسیلمہ کی کامیابی اسی کی بدولت ہوئی۔ یمامہ جا کر مسیلمہ سے مل گیا تھا۔

مسیلمہ کے مظالم:

مسیلمہ بہت بے رحم تھا۔ جو شخص اس کی نبوت کا انکار کرتا اس پر بہت تشدد کرتا۔

سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہما:

عمان سے مدینہ منورہ آ رہے تھے کہ مسیلمہ کے ہاتھ پڑ گئے۔ مسیلمہ نے پوچھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ جناب حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ مسیلمہ بولا: یہ کہو مسیلمہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ حضرت حبیبؓ نے اسے مسترد فرما دیا۔ مسیلمہ نے تلوار کے ایک وار سے ایک ہاتھ شہید کر دیا، پھر دوسرا بھی مسیلمہ نے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کا ایک ایک جوڑ (بند) تلوار سے کاٹنا شروع کر دیا۔

جناب حبیبؓ نہ گھبرائے، نہ ڈگمگائے، شہادت کا عظیم رتبہ پا گئے۔ اُمّ

marfat.com

عمارہ رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔

عاشقوں پر تیغ تیری تیز ہے
ملک الفت میں تیرے خوں ریز ہے
بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مسیلمہ کی سرکوبی:

پہلے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ (بن ابوجہل) اور ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا مگر ان دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کو شکست ہوئی پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ کثیر فوج بھی دی جس میں جلیل القدر صحابہ، حفاظ، قراء رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے جو بدر، اُحد، احزاب، حنین کے معرکوں میں شریک ہو چکے تھے۔

اسلامی لشکر نے مسیلمہ کو ۶۰ ہزار اعراب کے ساتھ عقرباء کے مقام پر خیمہ زن پایا۔ دوسرے دن لڑائی کا آغاز ہوا۔ بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم نے جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ سپہ سالار لشکر خالد رضی اللہ عنہ نے اس زور کا حملہ کیا کہ مرتدین کے قدم ڈگمگا گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے مسیلمہ کی طرف بڑھے۔ باغیوں کو مسیلمہ وحی کا منتظر نظر آنے لگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ''یا محمداہ'' کا نعرہ لگایا۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۴ ص ۵۴۸ آیت کریمہ ۱۶)

مسیلمہ بدحواس ہو کر بھاگا اور قلعہ نما باغ میں گھس گیا۔ چار دیواری کا دروازہ بند کر لیا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جوش میں کہا ''مجھے باغ میں دیوار کے اوپر سے پھینک دو'' چنانچہ انہیں پھینک دیا گیا۔ لڑتے لڑتے دروازہ تک پہنچ گئے اور گیٹ کو کھول دیا۔ پھاٹک کا کھلنا تھا کہ اسلامی لشکر باغ کے اندر داخل ہوا۔ خونریز

marfat.com

جنگ ہونے لگی۔ مسیلمہ بھاگنے لگا اس پر دو حربے پڑے۔ ایک حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے پھینکا تھا اور دوسرا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے پھینکا۔ مسیلمہ ہلاک ہوا۔ یہ وہی وحشی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ غزوہَ اُحد میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مُثلہ بھی کیا تھا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا! القاتل والمقتول ھمانی الجنۃ'' قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہیں۔''

مرتدین کے ۲۱ ہزار آدمی مارے گئے۔ جہاں قتل کئے گئے اس جگہ کا نام حدیقۃ الموت مشہور ہوگیا۔ مسلمان شہداء رضی اللہ عنہم کی تعداد قریباً ۱۲ سو تھی۔ ان میں سات سو حفاظ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ بعض مرتدین توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں آ گئے اور ان کا ایک وفد معافی کے لئے مدینہ شریف بھی آیا۔

ان افراد سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسیلمہ کی تعلیم کیا تھی؟ افراد نے عرض کیا (اس کی خود ساختہ وحی کا نمونہ) اے مینڈک تو پاک ہے پاک نہ پانی پینے والوں کو روکتا ہے اور نہ پانی کو گدلا کرتا ہے۔ آدھا ملک ہمارا آدھا قریش کا......)

مرتدین عمان و مہرہ بھی کچل دیئے گئے۔ بحرین کے باغیوں کو بھی شکست دی۔ یمن کے مرتدین کو ختم کیا گیا۔ کیندہ وحضر موت کے مرتد بھی ختم کئے گئے۔

حکمت سے ارتداد کا فتنہ کیا فرو
ہر کذب اس کے نورِ یقیں سے ہے مسترد
ترویج دین پاک میں سبقت وہ لے گیا
یکجا تھے اس میں نورِ یقیں جوہرِ فرد

کذاب سجاح:

قبیلہ بنو تمیم میں ایک عورت سجاع بنت حارث بڑی عقلمند تھی۔ اور کہانت

marfat.com

میں ماہر تھی۔ قائدانہ صلاحیت رکھتی تھی۔ اس نے مرتدوں کو ساتھ ملایا اور مدینہ منورہ پر حملہ کا پروگرام بنایا۔ اسے اس کا اشارہ ایرانی اور عراقی حکمرانوں نے دیا تھا۔ اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کردیا۔ اپنے قبیلہ سے مدد چاہی۔ کئی قبائل کو اپنے ساتھ ملالیا، مگر حملہ کرنے میں ناکام رہی۔ اپنے لشکر کو لے کر یمامہ گئی۔ اس کا لشکر اسے سچی نبیہ (نبی کی مؤنث) سمجھتا تھا۔ سجاح کی ہر بات کو وحی خیال کرتا تھا۔ مسیلمہ نے ملاقات کی کوشش کی، چنانچہ دونوں ملے۔

مسیلمہ نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے اس لئے آدھی سلطنت میری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آدھی سلطنت تیری ہوگی۔ ہمیں دونوں نبوتوں کو اکٹھا کرلینا چاہئے۔ یہ ان کے درمیان معاہدہ ہوا۔ چنانچہ سجاع نے مسیلمہ کے ساتھ شادی کرلی۔ سجاع نے واپسی پر مہر کا پوچھا۔ مسیلمہ نے کہا ''سجاح کے ساتھیوں کی فجر اور عشاء کی نمازیں مہر کے عوض معاف کردیں'' اور یمامہ کی زمین کی آدھی آمدنی سجاح کو ملے گی۔ بعدازاں جلدی مسیلمہ جنگ یمامہ میں قتل ہوا۔ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی فتح کے بعد سجاح نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

تعلیم مسیلمہ:

مسیلمہ کی تعلیمات میں یہ شامل تھا جو شخص ایک بیٹا جنے وہ اس وقت تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا جب تک وہ بیٹا زندہ رہے۔ بیٹے کی موجودگی میں بیوی حرام رہے گی۔

مانعین زکوٰۃ:

وصالِ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنتے ہی مدینہ منورہ کے اردگرد قبائل نے زکوٰۃ بھیجنے سے انکار کردیا۔ وہ کہتے تھے ہم لوگ نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ

marfat.com

نہیں دیں گے ان سب نے مسلح ہوکر مدینہ شریف کے ارد گرد مختلف مقامات پر ڈیرے ڈال دیئے۔ ان کا ایک وفد بیعتِ خلافت کے دسویں دن آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرم پالیسی اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بڑے جوش سے فرمایا'' عمرؓ! تم دورِ جاہلیت میں بڑے جبار تھے۔...... مسلمان ہوکر پست ہوگئے۔ خدا کی قسم! اگر فرض زکوٰۃ میں سے ایک رسّی کا ٹکڑا جسے وہ پہلے دیتے تھے اب دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔'' (بخاری شریف)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا'' کلمہ پڑھنے والوں سے لڑائی کیسے؟''

خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دہرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے۔

یہی جواب وفود کو دے کر واپس کر دیا اور بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہر کے ناکوں پر مقرر فرما دیا مع حفاظتی دستے۔

ایک موقع پا کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اہالیانِ مدینہ منورہ کو جمع کر کے حکم سنایا۔ اعراب میں ارتداد پھیل گیا ہے اس لئے آپ ہر وقت تیار ریں۔ کسی وقت بھی شہر پر حملہ ہوسکتا ہے۔

وفود کی واپسی کے تیسرے دن ایک قبیلہ نے مدینہ شریف پر حملہ کردیا، خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب (جمعیت) کو ساتھ لے کر مقابل ہوئے اور شکست دی۔

پھر دوسرا گروہ مسلمانوں کے مقابل آ گیا۔ ان دشمنوں نے مشکوں میں ہوا بھر کر مسلمانوں کے اونٹوں کے سامنے پھینکنا شروع کر دیا ڈھول اور دف بجا کر خوب شور مچایا۔ اونٹ پیچھے بھاگے، پھر تمام قبائل نے مل کر حملہ کیا ادھر جناب

marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے راتوں رات ایک لشکر مرتب فرمالیا۔ رات کے پچھلے پہر روانہ ہوئے۔ پَو پھٹنے سے پہلے دشمن کے سر پر پہنچ گئے۔ دشمن خواب غفلت میں تھے۔ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ بعض قبائل نے مسلمانوں پر بہت ظلم کیے۔ (اپنے اپنے علاقہ میں) اسی دوران سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ مع لشکر کامیابی کے ساتھ مدینہ شریف آ گئے تھے۔ حضرت اُسامہ کو رضی اللہ عنہ آرام کیلئے فرمایا اور خود جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ ساتھی لے کر دشمن کے سامنے جانے لگے۔ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور فرمایا: ''خلیفۃ الرسول! کہاں کا ارادہ ہے؟ تلوار میان میں کیجئے'' جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا ''خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا''۔ مدینہ منورہ سے چل کر اس مقام تک پہنچے جہاں تمام قبائل کا لشکر تھا۔ شکست دے کر لشکر کو بھگا دیا اور اطمینان کے ساتھ واپس ہوئے۔

فتنہ ارتداد کی جنگوں میں جو گیارہ لشکر ترتیب دیئے ان کے سپہ سالار درج ذیل حضرات تھے:

۱)...... خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ بزاخہ، بطاح، یمامہ کی طرف بھیجے گئے۔

۲)...... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ۔ یمامہ کی طرف گئے۔

۳)...... عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ۔ تبوک اور دومۃ الجندل کی طرف گئے۔

۴)...... شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ۔ یمامہ، حضرموت کی طرف بھیجے گئے۔

۵)...... خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ۔ شامی سرحدوں پر بھیجے گئے۔

۶)...... حضرت طَریفہ بن حاجر رضی اللہ عنہ۔ ہوازن، بنوسلیم کی طرف بھیجے گئے۔

۷)...... حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ۔ بحرین کی طرف بھیجے گئے

۸)...... خدلیفہ بن محصن قلعانی رضی اللہ عنہ۔ عمان، حضرموت، یمن کی طرف بھیجے گئے

۹)...... عرفہ بن ہرثمہ بارقی رضی اللہ عنہ۔ عمان، کندہ، حضرموت اور یمن کی طرف

marfat.com

۱۰)...... مہاجرین ابی میہ رضی اللہ عنہ ۔ یمن، کندہ، حضرموت کی طرف بھیجے گئے

۱۱)...... سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ ۔ تہامہ (یومن، بحراحمر کے ساحل) پر
(اسلامی افواج کی مجموعی تعداد چالیس ہزار تھی)

نوٹ: ایک جماعت نے یہ کہہ کر ارتداد کیا تھا اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہوتے تو موت نہ آتی۔

دوسری جماعت نے یہ کہہ کر ارتداد کیا تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے نبوت ختم ہوگئی۔

(بحوالہ آئینہ خلافت، اطلس سیرۃ نبویؐ از ڈاکٹر شوقی ابوخلیل دمشقی، ترجم حافظ محمد امین ومحسن فارانی، ناشر دارالسلام عالمی ادارہ لاہور، آئینہ خلافت کے مصنف پروفیسر سعید اختر)

سیدنا صدیق اکبرؓ کا عظیم ترین کارنامہ

(جمع وتدوین قرآنِ مجید)

جنگِ یمامہ میں قریباً سات سو حفاظ رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا قرآن شریف کی حفاظت کے لئے صرف ایک ذریعہ پر اعتماد کرلینا کافی نہیں ہے بلکہ الواحِ قلب کے ساتھ ساتھ صفحات قرطاس پر بھی محفوظ کرلینا ضروری ہے۔ اس کام کی ضرورت انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس واضح کی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کچھ تأمل کے بعد اتفاق کر کے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو جو کاتبِ وحی رہ چکے تھے اس کام پر مامور فرمایا۔ اس کام کو حضرت زید بن ثابتؓ نے بھی کافی بحث کے بعد قبول کیا۔ صحیح بخاری شریف میں ان کا اپنا بیان درج ہے۔ (خلاصہ) حضرت

marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا "ہم اس کام کو کس طرح کریں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "خدا کی قسم! یہ بہت ضروری اور بہتر کام ہے" یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینے کو کھول دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"خدا کی قسم! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کی زحمت دیتے تو مجھ پر اس قدر گراں نہ گزرتا جتنا جمع قرآن کی اس ذمہ داری کا بارِ گراں...... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کام کیلئے کھول دیا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سینوں کو کھول دیا تھا۔"

سوال حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیاتِ طیبہ میں قرآن شریف کو یکجا مدوّن کیوں نہ کروایا؟

جواب علامہ خطابی کے قول پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن حکیم کو ایک مصحف میں اس لئے جمع نہیں کیا کہ ممکن ہے کوئی حکم یا کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہو جائے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف پر جب سلسلہ وحی منقطع ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دل میں قرآن حکیم کو ایک مصحف میں جمع کرنے کا ولولہ پیدا کر دیا۔"

یاد رہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ترین دور میں قرآن مجید لکھا ہوا تھا لیکن متفرق تھا نوشتے منتشر تھے جمع نہ ہوئے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قرآن شریف لکھا ہوا ضرور تھا لیکن متفرق تھا۔ مربوط نہ تھا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے ایک جگہ جمع کر دیا۔"

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سورتوں اور

marfat.com

آیات کی ترتیب نہ تھی۔ نہ سورتوں کے نام وضع ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ آیات و سورتوں کی ترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دی تھی۔ سورتوں کے نام بھی۔ متعدد احادیث میں یہ موجود ہے کہ فلاں فلاں سورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھیں۔ سورتوں کے فضائل نام لے لے کر فرمادیئے۔ آیات و سورتوں کی ترتیب بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن مجید اس طرح تالیف کیا گیا جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھتے ہوئے سنتے تھے۔

جمع قرآن حکیم کا طریق کار:

جناب سید مودودی صاحب نے واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے:

''قاعدہ یہ مقرر کیا گیا کہ ایک طرف وہ تمام لکھے ہوئے اجزاء فراہم کرلئے جائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے ہوں۔ دوسری طرف صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی جس جس کے پاس قرآن مجید یا اس کا کوئی حصہ لکھا ہوا ہو وہ لے لیا جائے۔ پھر حفاظِ قرآن حکیم سے مدد لی جائے۔ ان ذرائع کی متفقہ شہادت پر کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کیا جائے۔''

الام یا مصحف صدیقی:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نسخہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خزانے میں محفوظ رہا۔ ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تحویل میں آیا جسے انہوں نے امّ المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے اس تاکید کے ساتھ کردیا کہ کسی شخص کو نہ دیں، چنانچہ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف لیکر اسکے چند نسخے کتابت

marfat.com

کروائے اور اہم مقامات پر ان کو رکھوا دیا۔ اصل نسخہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو لوٹا دیا۔

حاکم مدینہ منورہ مروان نے وصال حفصہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نسخہ حاصل کیا اور اسے اپنی غفلت کے باعث ضائع کر دیا۔

عظیم ترین کارنامہ

(سابقہ وزیر حکومت مصر)

جناب محمد حسین ہیکل نے اپنی محققانہ تالیف ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ'' میں یہ بحث کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کون سا کارنامہ سب سے زیادہ عظیم الشان ہے...... فاضل مصنف ے خود ہی جواب دیا ہے کہ بلاشبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا اور عظیم الشان کارنامہ جمع و تدوین قرآن مجید ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے قرآن مجید جمع کرنے کی وجہ سے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق ہیں۔

(آئینہ خلافت مصنف پروفیسر سعید اختر)

ایک نوٹ از سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مصنف جناب محمد حسین ہیکل مترجم ص ۵۴۱

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا آیات کو چمڑے پر یا تختیوں پر یا ہڈیوں پر لکھ لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا جو شخص جو آیات لے کر آئے وہ گواہ بھی پیش کرے کہ یہ آیات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی تھیں...... قرآن حکیم سے بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیت طیبہ میں اسے مرتب اور جمع کر لیا گیا تھا۔ اس کے لئے سورۂ مزمل کی ابتدائی چار آیات پڑھیئے......

marfat.com

کاتبانِ وحی یہ خدمت سرنجام دیتے تھے بمطابق فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مرتب اور جمع کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے)

سوال اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک زندگی میں قرآن حکیم جمع ہوگیا تھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیوں فرمایا ''ہم وہ کام کیسے کرسکتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں نہیں کیا۔''

جواب ایک روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایک نسخہ جمع کیا تھا بمطابق امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ لیکن اس سے مراد حفظ کرنا ہے۔ بہرحال جمع قرآن مجید کا سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحابؓ نے بھی کیا تھا۔ دراصل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے حفظ کا وہی طریقہ مناسب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چلا آرہا ہے سرکاری طور پر اہتمام کی ضرورت نہیں، مگر پھر انہوں نے ضرورت محسوس کی۔ تمام آیات الگ الگ تھیں...... وحی کا سلسلہ ختم ہونے پر ضرورت ہوئی۔ ابوبکر زنجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''صحابہ رضی اللہ عنہم محتاط تھے اس لئے وہ گھبراتے تھے اس کام کا شمار بدعت میں نہ ہو۔''

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ناراضگی نہ تھی بلکہ حفظ قرآن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مقام بلند تھا۔ اس لئے ان کے سپرد یہ کام کیا گیا۔

فتوحات

(عراق وایران سے نزاع کے اسباب ''تمدنی وجہ'')

اہل ایران اپنی صدیوں پرانی تہذیب پر نازاں تھے۔ ہمسایہ ملک عرب شریف کے باشندوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ عربوں کو وحشی اور گنوار کہہ

marfat.com

کر پکارتے...... جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہِ ایران خسرو پرویز کسریٰ کو نامہ مبارک لکھا اس نے مکتوب شریف چاک کر دیا اور یمن کے گورنر باذان کو فرمان بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا جائے لیکن اسی دوران خسرو پرویز کے بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر ڈالا۔

عسکری وجہ:

ایام جاہلیت میں عربوں کی طاقت منتشر تھی اس لئے ایرانی حملہ آور ان پر غالب آجاتے تھے، لیکن جب عرب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر قیادت جمع ہو گئے تو اہل ایران میں جارہانہ عزائم جاگ اُٹھے اور عربوں کو ختم کرنے کے لئے فوجی تیاریاں شروع کر دیں۔

فوری وجہ:

عراق کے عربی قبائل ایک عرصہ سے ایرانیوں کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے...... قبیلہ وائل کے سردار مثنیٰ ابن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ اجازت لے کر عراقیوں اور ایرانیوں سے نمٹ سکیں۔

عراق پر فوج کشی اور فتوحات:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سالارِ اعظم بنا کر مثنیٰ ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امداد کے لئے بھیج دیا۔ مثنیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آٹھ ہزار فوج تھی اور سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار۔

مجاہدین اسلام کا پہلا معرکہ حفیر کے حاکم ہرمز سے ہوا۔ دشمن کی ایک ڈویژن فوج نے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھا تا کہ کوئی بھاگنے کا ارادہ نہ کرے (اسی لئے یہ معرکہ ذات السلاسل کہلایا)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی عسکری

marfat.com

بصیرت اور شجاعت کے سامنے دشمن کی کوئی چال نہ چل سکی۔ ہرمز قتل ہوا۔ بڑی تعداد میں ایرانی مارے گئے...... عراق کی سرزمین پر دوسرا معرکہ مقامِ ثنی (نہر کے کنارے) پر ہوا۔ تیس ہزار ایرانی قتل ہوئے۔

تیسرا معرکہ وَلجہ کے مقام پر پیش آیا۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ عراقیوں کے ساتھ مجاہدین اسلام کی چوتھی بڑی جنگ معرکہ اُلیس کہلاتی ہے ایرانی سردار جابان سے مقابلہ ہوا۔ مقتولین کی تعداد ۷۰ ہزار تھی۔ جابان مارا گیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو فرمایا ''عورتیں خالدؓ جیسا کوئی جرنیل پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔''

حیرہ عراق کا قلب وجگر تھا۔ س پر ۱۲ھ میں مسلمانوں نے حملہ کیا۔ اس شہر کے چار قلعے تھے۔ محاصرہ سے تنگ آ کر دشمن نے معاہدہ کرلیا۔ ایک لاکھ نوے ہزار تاوان بھی ادا کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سال بھر حیرہ میں ٹھہرے رہے۔ اطراف وجوانب کے جاگیرداروں سے صلح کا عہد وپیمان کیا۔ وہ اسلام کے سایۂ عاطفت میں آ گئے۔

عراق کا مشہور شہر انبار تھا۔ (یہاں جَو اور زیتون کے بڑے بڑے ذخیرے اور گودام تھے) ابتدا میں انبار کے شہریوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن بعد میں صلح کے لئے عرض گزار ہوئے۔ یہ درخواست قبول کرلی گئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے تاک تاک کر کافروں کی آنکھوں کو نشانہ بنایا۔ اسی لئے یہ ''آنکھوں والا معرکہ کہلایا۔''

یہاں سے فارغ ہوکر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عین التمر کے قلعہ پر چڑھائی کی۔ عقہ نامی سردار کو گرفتار کرلیا گیا۔ دائی عین التمر کو اطلاع ملی تو بھاگ نکلا۔ قلعہ فتح ہوگیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عراق میں آخری جنگ جو

marfat.com

لڑی وہ جنگ فراض ہے۔ دشمن کی فوج ایک لاکھ تھی۔ مسلمانوں نے اسے گھیرے میں لے کر تہ تیغ کر دیا۔

ایک سال دو ماہ میں جو فتوحات مسلمانوں نے حاصل کیں وہ تاریخ کا ایک نادر واقعہ ہے۔ مفتوحہ علاقوں میں اسلام کے عادلانہ قوانین نافذ کر کے کسانوں اور غریبوں کو زمینداروں اور جاگیرداروں کے مظالم سے نجات دلا دی۔

شام پر حملے کے اسباب

عرب شریف کے مشرق میں ایرانیوں کی زبردست حکومت تھی تو مغرب میں رومیوں کی وسیع سلطنت تھی۔ عرب کے ملحقہ علاقہ شام پر بھی رومی قابض تھے جن کا فرمانروا ہرقل تھا۔

اسباب، مذہبی رقابت:

عرب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا مقتدا رہنما مانتے تھے۔ مرکز مکہ معظّمہ تھا۔ رومی عیسائی تھے مذہبی عداوت رکھتے تھے انہی کے کہنے پر ابرہہ نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ابراہیمی ہی کی تجدید فرمائی...... رومی مذہبی عصبیت کے تحت مرکز اسلام مدینہ منورہ پر حملے کے منصوبے بنانے لگے۔

سیاسی نزاع:

۶ ھ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سفیر حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سفیر حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا جس کے قصاص میں غزوۂ موتہ ہوا۔ رومیوں نے ۹ ھ میں باقاعدہ مدینہ شریف پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدافعت کے لئے نکلنا پڑا جسے غزوۂ تبوک کا نام دیا گیا ہے۔

marfat.com

فوری وجہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے منصب خلافت سنبھالنے کے بعد جب تک عرب میں ارتداد و بغاوت کے شعلے بھڑکتے رہے ہرقل قیصر روم مطمئن رہا۔ لیکن جب اس نے دیکھا تمام مدعیانِ نبوت اور باغیوں کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا ہے، بلکہ مسلمانوں کو ایران جیسی عظیم مملکت کے ایک حصے (عراق) پر بہت فتوحات ہوچکی ہیں تو اس نے بدحواس ہوکر ان عرب قبائل کو جو شام میں آباد تھے ساتھ ملاکر بڑی فوج تیار کی...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا اس میں آپؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ''اب لوگوں نے سن لیا ہے کہ ہرقل ہمارے مقابلے کی غرض سے کثیر تعداد میں فوجیں جمع کررہا ہے...... ہمیں اس خطرے کا مقابلہ پوری طاقت و جرأت سے کرنا چاہئے۔''

اس موقع پر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اہلِ روم بہت تیز و تند اور مضبوط ستونوں کی مانند ہیں۔'' ...... چنانچہ مجاہدوں اور رضاکاروں کو جمع کرنے کی مہم شروع کردی گئی۔ کئی قبائل تعمیل ارشاد کیلئے میدان جُرف میں جمع ہوں گے۔ اجل صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شریک لشکر ہوئے۔ ۲۱ ہزار مجاہدین پر مشتمل لشکر سرزمین شام پر حملہ آور ہوا۔ یہ لشکر تین حصوں میں منقسم تھا۔ ایک حصے کی قیادت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم فرمارہے تھے دوسرے کے سالارِ اعظم ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے تیسرے کے قائد یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما تھے۔

ان تینوں لشکروں کے پہنچنے سے پہلے شام کی سرحدی چوکی پر مامور خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے قیصر و روم کی افواج کے ہجوم سے متاثر ہوکر جلد بازی میں قیصر کی افواج پر ہلہ بول دیا اور دشمن کے علاقہ میں بڑھتے چلے گئے۔ رومی فوج کے افسر اعلیٰ نے انہیں گھیر کر بری طرح نقصان پہنچایا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کا اپنا فرزندؓ بھی

marfat.com

شہید ہوگیا۔

بہرحال مسلمانوں کے ان تینوں لشکروں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ دشمن کی فوج کی تعداد بہت زیادہ ہے...... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا۔ ''تم سب ایک ہو جاؤ اور ایک لشکر بنالو اور یرموک کے کنارے دشمن کا انتظار کرو۔''

رومی اور مسلمان دو ماہ تک دریائے یرموک کے کنارے آمنے سامنے پڑے رہے شروع میں معمولی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

سیدنا خلیفۃ الرسول نے خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی کہ وہ عراق کے محاذ سے ہٹ کر روم کے محاذ پر چلے جائیں، چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عراق کا انتظام سونپ کر شام کی طرف یلغار شروع کی۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام کے محاذ پر:

شام کا پہلا شہر جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، وہ بُصریٰ تھا۔ آتے ہی اس زور کا حملہ کیا کہ شہر فتح ہوگیا۔ بُصریٰ کی فتح کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ اجنادین کی طرف گئے جہاں قیصر روم ایک لاکھ فوج جمع کر چکا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تمام سالاروں کو عقب سے حملہ آور ہونے کو کہا اور خود سامنے سے حملہ آور ہوئے۔ رومی افواج کا سپہ سالار مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور بھاگ کھڑا ہوا تین ہزار رومی مارے گئے۔ یہ جنگ اجنادین شام کی پہلی بڑی جنگ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فتح اجنادین کی خوشخبری پہنچی تو فرمایا:

''تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مسلمانوں کی مدد کی اور میری آنکھیں اس مژدہ سے ٹھنڈی کیں۔''

اس کے بعد یرموک میں اسلامی افواج دوبارہ جمع ہوئیں اور قیصر روم

marfat.com

کے دوسرے بڑے لشکر کے سامنے پھر سے صف آرا ہوگئیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا جنگ نتیجہ خیز نہیں ہوسکتی کیونکہ اسلامی لشکر الگ الگ سالاروں کے ماتحت لڑ رہا ہے۔ پس حضرت خالدؓ نے عمرو بن العاصؓ، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ یزید بن ابی سفیانؓ کو مشورہ دیا کہ ہم سب مل کر کسی کو اپنا باری باری سے سالار اعلیٰ مقرر کرلیں۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ پہلے دن حضرت خالدؓ سالارِ اعلیٰ بن گئے۔ اِسی دوران سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے۔ جنہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو معزولی کا حکم نامہ جاری کردیا۔ اس جنگ کے دوران ہی یہ حکم نامہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ملا لیکن انہوں نے مصلحت کے تحت اس کا اعلان نہ کیا اور پہلے کی طرح جوش وخروش سے لڑتے رہے۔ جنگ کے بعد انہوں نے یہ حکمنامہ پڑھ کر سنایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں مصروف جہاد ہوگئے۔

(ماخوذ: آئینہ خلافت از پروفیسر سعید اختر، تاریخ اسلام از صاحبزادہ عبدالرسول، اسلامی کتاب برائے انٹر از جناب غلام احمد حریری، تاریخ اسلام از پروفیسر بشیر احمد، تاریخ اسلام از پروفیسر حمید الدین)

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے ایرانی حاکم ہرمز کو لکھا ''اسلام قبول کر یا جزیہ دے ورنہ تمہیں ایک ایسی قوم سے لڑنا پڑے گا جو موت کی اتنی ہی آرزومند ہے جیسی تم زندگی کی تمنا رکھتے ہو۔'' ہرمز نے یہ خط شاہِ ایران کو بھیجا۔

جب ہرمز مارا گیا سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اتنے خوش ہوئے کہ ہرمز کا قیمتی تاج حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔

مدتِ خلافت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کل ۸۰۷ دن۔ قمری حساب سے۔ دو سال

marfat.com

تین ماہ دس دن۔ شمسی حساب سے دو سال ۷ ماہ سولہ دن۔

خلافت۔ دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ تاریخ الخلفاء میں مدت خلافت ۲ سال سات ماہ، حضرات القدس ج ۱ میں دو سال چھ ماہ۔

منقبت حضرت صدیق اکبرؓ

نسیم صبح گفتارِ ابوبکرؓ
شعاعِ بشر کردار ابوبکرؓ

جہاں پاتا رہے گا نُور جن سے
وہ قندیلیں ہیں افکارِ ابوبکرؓ

زہے حلم و یقین ثانی اثنین
خوشا ایمان و ایثار ابوبکرؓ

بَہر میداں خدا کاری کے جوہر
تھا کتنا رہوارِ ابوبکرؓ

تھے فاروقؓ اور عثمانؓ ان کے حامی
علیؓ بھی دل سے تھے یارِ ابوبکرؓ

امین دولت و آئین رسالت
نگہدارِ فرامین رسالت

(جناب حفیظ تائب

رسالت کا مُصدِّق الامین کا چاہنے والا
رفیقِ جلوت وخلوت سراپا عشق کا مظہر

marfat.com

خدا مدّاحِ حسن سیرت صدیق اکبرؓ ہے

(از علامہ ضیاء القادری بدایونی کراچی)

ماہنامہ رضا لائل پور اگست ۱۹۷۰ء

جہاں محوِ جمالِ صورتِ صدیق اکبرؓ ہے
خدا مداحِ حسنِ سیرتِ صدیق اکبر ہے
زبانِ کلکِ قدرت پر ہے واللیل اذا یغشیٰ
یہ سورۃ ترجمانِ مدحت صدیق اکبرؓ ہے
خطابِ ثانی اثنین اذھما فی الغار ہے جس کا
خدا شاہد کہ وہ ذاتِ حضرت صدیق اکبر ہے
ملائک جاء بالصدق و صدق پڑھتے ہیں پیہم
یہ تصدیق خدا یہ عظمت صدیق اکبر ہے
رضی اللہ عنہم سوف یرضیٰ اے تعالیٰ اللہ
وہ تاجِ مکرمت یہ خلعتِ صدیق اکبر ہے
احادیث نبی جس کے فضائل کا مرقع ہیں
وہ ممدوحِ معظم حضرتِ صدیق اکبرؓ ہے
بلائے جائیں گے جنت میں وہ جنت کے ہر در سے
درِ فردوس بابِ رحمت صدیق اکبر ہے
رفاقت ہے میسر رہ نوردِ عرشِ اعظم کی
خدا رکھے یہ شانِ ہجرت صدیق اکبر ہے

marfat.com

سیدنا صدیق اکبرؓ کا لقب اداہ اور ملفوظات

امام زہری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قلب رقیق و نرم تھا اسی لئے آپ کا لقب اوّاہ تھا۔ (قرآن مجید میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی کلمۂ خیر سے نوازا گیا ہے)۔''

صدیق کی زکوٰۃ:

۱۔ صدیقوں کی زکوٰۃ تمام مال کا صدقہ کرنا ہے۔

صدقہ پیش کرنا:

۲۔ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو۔

اخلاص کا مفہوم:

۳۔ اخلاص یہ ہے کہ عمل کا عوض نہ چاہے۔

۴۔ لوگو! خدا تعالیٰ سے شرم کرو۔

صبح خیزی:

۵۔ صبح خیزی میں مرغانِ سحر کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعثِ ندامت ہے۔

رات کے پچھلے حصے میں کچھ دولت بانٹی جاتی ہے

جو جاگت ہے سو پادت ہے جو سودت ہے سو کھودت ہے

(الراقم)

marfat.com

زبان کی حفاظت:

۶۔ انسان کی گفتگو مصیبت کی جڑ کی بنیاد ہے۔

۷۔ آنکھ کا کاسہ دل کا دروازہ ہے۔

نافرمانی:

۸۔ تعجب ہے انسان ضعیف ہو کر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ خلفائے راشدین نمبر ستمبر ۱۹۹۸ء)

نماز پنجگانہ

۹۔ جس نے پنجگانہ نماز ادا کی وہ صبح سے شام تک اللہ کی حفاظت میں آ گیا۔

حقوق والدین:

۱۰۔ ایک شخص اپنے والد کی شان میں گستاخانہ کلمہ کہہ رہا تھا فرمایا اس کی گردن اڑا دو۔ اس کا سر میں شیطان گھس گیا ہے۔

ہمسایہ:

۱۱۔ ہمسایہ سے مت جھگڑو۔

خوفِ خدا:

۱۲۔ جس سے ہو سکے وہ اللہ کے خوف سے رو لے ورنہ ایک دن ایسا آئے گا جب اس کو رلایا جائے گا۔

عورتوں کی ہلاکت:

۱۳۔ عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر دیا۔

marfat.com

بھائی کے لئے دعا:

۱۴۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

۱۵۔ مجھے تین چیزیں پیاری ہیں:

۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال صرف کرنا۔

۳) میری لڑکی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنا۔

(عشرہ مبشرہ مصنف قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری)

متفرق اشارات متعلقہ عہد زرّیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(خاکہ کارہائے نمایاں)

۱)...... قلیل عہدِ حکومت میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن پر ابتداء میں جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی لازماً خلاف ہوتے تھے۔ اگرچہ ان کی نیتوں میں کوئی خلل وفتور نہ ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے فیصلے کئے ہر مہم میں کامیابی و نصرت ہی ہوئی جیسے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد، لشکرِ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی، فتنہ ارتداد کی سرکوبی وغیرہ۔

اہم نوٹ! ایک اعتراض کا جواب:

فتنہ ارتداد کی سرکوبی کے لئے گیارہ لشکر ترتیب دیئے تھے ہر ایک کا امیر مہاجرین رضی اللہ عنہم میں سے بنایا تھا۔ یہاں بعض مؤرخین ناخوش گوار بحث کرتے ہیں کہ انصار رضی اللہ عنہم کے کسی شخص کو کوئی قیادت کیوں نہ دی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکر صدیق

marfat.com

رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے انصار کی طرح اور کوئی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ دارالخلافہ کو باغیوں سے محفوظ رکھنا اور اس کے اندرونی و بیرونی معاملات کی نگہبانی کرنا نہایت ضروری تھا۔ یہ کام اور خدمت انصارؓ سے بڑھکر کوئی نہیں سرانجام دے سکتا تھا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وزبیرؓ وطلحہؓ اور دوسرے بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم کو میدانِ جنگ میں نہیں بھیجا، کیونکہ ان سے جنگی اور انتظامی امور میں ہر وقت مشورے کی ضرورت تھی۔ یہ حضرات خصوصی مشیر تھے۔ آپؓ رحمدل اور نرم تھے، مگر پالیسی سخت تھی، اگر سخت نہ ہوتی تو عظیم فتنوں پر غلبہ نہ پایا جا سکتا تھا۔ جو کیا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا اپنی طرف سے اور اپنی ذات کیلئے کچھ نہیں کیا۔

۲)...... شہر کے باہر اور مسجد نبوی شریف کے قریب سادہ اور پرانا مکان جو آپ رضی اللہ عنہ کو ملا تھا وہی رہا ان مکانوں میں ذرّہ بھر بھی تبدیلی نہ کی۔ دل میں یہ بات راسخ تھی کہ اسلام کے ہر حکم کا تحفظ ضروری ہے۔ اللہ ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

۳)...... عراق، ایران، شام، روم کی فتوحات ہوئیں۔ سپہ سالار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رہے ایسی طاقتور اور عظیم حکومتوں سے مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ سب کچھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہمت کا نتیجہ تھا کہ کامیابی ہوئی۔ بلاشبہ آپ اولوالعزمی میں بے مثل تھے۔

۴)...... خراج اور مالِ غنیمت وغیرہ کے ذریعے آمدنی سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک درہم بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ سرکاری خزانہ محلّہ ''سنح'' ہی میں رہا۔ جب جنگ و جہاد کے دائرے میں وُسعت آ گئی تو وہ خود بھی مع خزانہ سنح سے مسجد نبوی شریف کے قریب مکان میں منتقل

marfat.com

ہو گئے تھے جو مال آتا فوری تقسیم کر دیا جاتا۔ اس لئے کوئی محافظ مقرر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ تقسیم مال میں مساوات تھی۔

۵)......کوہِ ہمت۔

ہر ایک کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مشورہ سب سے لیتے مگر کام وہی کرتے جو ان کے نزدیک درست ہوتا۔

۶)......غرباء و مساکین کا ہمدرد:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "مدینہ منورہ میں ایک بوڑھی عورت ایک جھونپڑی میں رہتی تھی جو اندھی بھی تھی میں ہر روز اس کے ہاں جاتا اور اس کا ہر قسم کا ہر کام کر دیتا لیکن میں حیران ہوتا تھا کہ میرے جانے سے پہلے کوئی شخص جاتا اور ضروری کام کاج کر آتا۔ پتہ کرنے کیلئے نماز فجر سے کافی دیر پہلے اس کی جھونپڑی کے قریب میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں تشریف لائے۔ کام کر کے چلے گئے۔ یہ تھے خلیفۃ الرسول۔

۷)......کثیر فتوحات میں عظیم معرکہ جنگ یرموک:

تاریخی روایات کے مطابق اس میں ڈیڑھ لاکھ رومی قتل ہوئے۔ تین ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس میں عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل شہید ہوئے۔ رومیوں کیلئے یرموک نہایت عبرت و حسرت کا موجب ثابت ہوئی۔ بلاشبہ آپ کی حکمرانی میں دور ستائیس (۲۷) ماہ کے کارنامے بہت بڑا معجزہ و عظیم کرامت ہے۔

۸)......امانت و دیانت:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امانت کا یہ عالم تھا کہ خود اپنے نفس پر بیت المال سے جو وظیفہ لے کر آپ نے خرچ کیا تھا اس کی ایک ایک پائی اپنے مرض و

marfat.com

الموت میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ العلیا رضی اللہ عنہا کو واپس کرنے کی وصیت فرمائی "میرے مرنے کے بعد ایک لونڈی اور دو اونٹ عمرؓ کے پاس بھیج دیں" ان کے علاوہ میرے پاس بیت المال میں سے اور کچھ نہیں۔"

۹)......وصیت اور تقویٰ:

وفات سے قبل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ فلاں زمین سے فصل کاٹ کر بیس وسق غلہ حاصل کر لینا۔ جب وفات قریب آئی تو فرمایا "اگر تم نے غلہ کاٹ کر اپنی تحویل میں لے لیا ہو تو وہ تمہاری ملکیت ہے اور اگر تم نے اب تک نہ حاصل کیا ہو تو اب وہ مال سب ورثا کا ہے۔

۱۰)......قیمتی چادر:

فتوحات عراق میں ایک قیمتی چادر حاصل ہوئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل لشکر کے مشورہ سے اس چادر کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بطور تحفہ بھیجا اور لکھا آپ اسے لے لیجئے۔ آپ نے نہ لیا۔ اپنے رشتہ داروں اور اہل شوریٰ سے مشورہ کر کے حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیا۔

۱۱)......سادہ زندگی:

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی زندگی حضور سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا پَرتَو تھی۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا بھی یہی حال تھا۔ ایمنؓ کہتے ہیں میں نے جو کرتہ عائشہؓ کے استعمال میں دیکھا وہ کل پانچ درہم کا تھا جو عورت مدینہ منورہ میں دلہن بنائی جاتی تو یہی کرتا منگنی میں جایا کرتا۔ (بخاری شریف)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تخت نشینی مسجد کی چٹائی پر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پھٹے پرانے کمبل پر، اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی معمولی بوریئے پر ہوئی۔ یہ نمونے

marfat.com

تھے جن کی پابندی کے لئے گاندھی جی نے اپنے وزراء کو نصیحت کی تھی۔

۱۲)......ایک واقعہ متعلقہ زہد وقناعت وصبر اور تقویٰ:

ایک بار زوجہ محترمہ ابوبکرؓ نے کسی میٹھی چیز کے کھانے کی خواہش کی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رقم نہ ہونے کا بتایا۔ حضرت زوجہ محترمہؓ نے روزمرہ خرچ سے روزانہ تھوڑا تھوڑا بچایا اور گھی اور شکر کے لئے رقم بنائی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو پوچھا ''یہ رقم کہاں سے آئی؟'' چنانچہ بتایا گیا آپؓ نے وہ پیسے لے لئے اور بیت المال کے خزانچی سے کہا ''اتنی رقم ہمارے خرچ سے زائد ہے۔ بیت المال میں داخل کرو اور آئندہ ایک چٹکی کی مقدار ہمارے وظیفہ سے کم کردو'' بخاری شریف میں یہ واقعہ ہے۔

۱۳)...... آپؓ نے موٹے اور معمولی لباس میں زندگی گزاری۔ عرب کے امراء آتے اور دیکھ کر حیران ہوتے اور سادہ زندگی اختیار کرلیتے۔

(ایام خلافت مصنف مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری)

اولیاتِ صدیقی رضی اللہ عنہ

۱)...... مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

۲)...... تبلیغ واشاعت اسلام میں سب سے پہلے دستِ راست بنے۔

۳)...... سب سے پہلے اپنے گھر کے ملحق مسجد بنوائی۔

۴)...... واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کی۔

۵)...... ۹ھ میں امیر الحج مقرر ہوئے۔

۶)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں امامتِ صلوٰۃ کا حکم دیا۔

۷)...... خلیفۃ الرسول کے لقب سے پکارے گئے۔

marfat.com

۸)...... پہلے خلیفہ راشد کہلائے۔

۹)...... پہلے خلیفہ ہیں جنہیں اپنے باپؓ کی زندگی میں خلافت ملی۔

۱۰)...... آپؓ نے صحابہؓ اور دورِ اسلام میں سب سے پہلے اجتہاد کیا۔

۱۱)...... قرآن مجید کی جمع و تدوین کروا کر امتِ مسلمہ پر احسان فرمایا اس کا نام ''مصحف'' رکھا۔ (آئینہ خلافت)

ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ

۱)......ابوبکر صدیقؓ کا ایک کاہن کے کھانے سے قے کرنا:

آپ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو غلہ کے طور پر اپنی آمدنی میں سے آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کچھ کھانا لایا اور آپؓ نے اس میں سے نوش فرمالیا۔ غلام نے کہا آپ روزانہ دریافت کیا کرتے تھے کس ذریعہ سے کمایا۔ آج دریافت نہیں فرمایا۔ فرمایا بوجہ شدتِ بھوک پوچھنے کی نوبت نہیں آئی...... میں نے ایک قوم پر منتر پڑھا تھا (زمانۂ جاہلیت میں) انہوں نے وعدہ کر رکھا تھا۔ آج میرا گزر ہوا ان کے ہاں شادی ہورہی تھی انہوں نے یہ مجھے دیا تھا۔ فرمایا ''تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا'' اس کے بعد حلق میں ہاتھ ڈال کر قے کرنے کی کوشش کی۔ (اندر سے کچھ نہ نکلا) کسی نے عرض کیا پانی سے قے ہوسکتی ہے۔ آپؓ نے بہت پانی پیا اور قے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ لقمہ نکالا۔ کسی نے کہا یہ ساری مشقت ایک لقمہ کی وجہ سے برداشت فرمائی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''اگر میری جان کے ساتھ بھی یہ لقمہ نکلتا تو میں اس کو نکالتا۔

(منتخب کنز العمال)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے واقعات متعدد بار پیش آئے

marfat.com

احتیاط مزاج میں زیادہ تھی۔

بخاری شریف میں ایک اور اس قسم کا واقعہ ہے کہ کسی غلام نے زمانۂ جاہلیت میں کوئی غیب کی بات نجومی کے طور پر کسی کو بتلائی تھی وہ صحیح نکلی۔ ان لوگوں نے اس غلام کو کچھ دیا جس کو انہوں نے اپنی مقررہ رقم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لاکر دیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا اور پھر سب قے کیا۔ ضروری نہیں کہ غلاموں کا مال ناجائز ہو مگر کمال احتیاط نے گوارا نہ کیا۔

(حکایاتِ صحابہؓ مصنف مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سہارنپور)

۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا احتیاطاً باغ وقف کرنا:

ابن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا! ''میرا دل نہیں چاہتا کہ بیت المال سے کچھ لوں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا کہ دقت ہوگی اور تمہاری تجارت کی مشغولی سے مسلمانوں کا ہرج ہوگا۔ اب میرا فلاں باغ اسکے عوض دے دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور والد گرامی کی وصیت کے مطابق دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمہارے باپ پر رحم فرمائیں انہوں نے یہ چاہا کہ کسی کو لب کشائی کا موقع ہی نہ دیں۔'' (کتاب الاموال)

موجودہ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اگر یہ واقعہ معلوم ہوجائے تو وہ اس پر غور فرمائیں اور اپنے ذاتی شاہی اخراجات پر توجہ دیں کہ کس قدر سرکاری خزانہ بے دردی سے اجاڑتے ہیں۔ عیاشی کرتے ہیں۔ ملک وقوم کی امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ کیا موجودہ اسلامی فرمانرواؤں کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی نسبت ہے؟ تعلق ہے؟ جبکہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل وطریقہ اللہ

marfat.com

تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے اور یہی دینِ اسلام ہے موجودہ حکمران اسلام کا لفظ/کلمہ بھی استعمال کرتے ہیں، حالانکہ اسلام کے ساتھ ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ غیر مسلم سپر پاورز کی ہر وقت خوشنودی کے حصول میں کوشاں ہیں۔ کیا مرنے کے بعد اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و یوم الدین کے ساتھ ان کا واسطہ نہیں پڑے گا؟

۳) واقعہ مستند اور بالکل صحیح:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو حسبِ معمول صبح کو چند چادریں ہاتھ پر ڈال کر بازار میں فروخت کیلئے تشریف لے چلے۔ راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے، کہا! اگر تم تجارت میں مشغول رہو گے تو خلافت کے کام کا کیا بنے گا۔ فرمایا ''پھر اہل و عیال کو کہاں سے کھلاؤں؟'' عرض کیا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جن کو آقا و مولیٰ ملجا و ماویٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امین ہونے کا لقب دیا ہے ان کے پاس چلیں۔ وہ آپ کیلئے بیت المال سے کچھ مقرر کر دیں گے۔ دونوں حضرات رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک مہاجر کو جو اوسطاً ملتا تھا نہ کم نہ زیادہ وہ مقرر فرما دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوقت وصال آپ کے پاس صرف ایک اونٹنی دودھ کی، ایک پیالہ، ایک خادم تھا۔ بعض روایات میں ایک اوڑھنا بچھونا بھی آیا ہے۔ (آج کل کے فرمانرواؤں کی وراثت کا گوشوارہ بھی شائع ہونا چاہئے) مذکورہ اشیاء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو فرمایا للہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے کہ اپنے بعد آنے والوں کو مشقت میں ڈال گئے۔

(حکایاتِ صحابہ بحوالہ فتح الباری شرح صحیح بخاری)

۴) دنیا سے سرد مہری کا ایک واقعہ:

ایک مرتبہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پینے کیلئے پانی طلب کیا۔ ایک

marfat.com

شخص پیالے میں پانی لایا۔ جب آپؓ نے ایک گھونٹ پی لیا تو پیالہ ایک طرف رکھ دیا اور رونے لگے اس پانی میں قدرے شہد ملا ہوا تھا۔ اس لئے آپؓ نے نہ پیا، تا کہ لذت حاصل نہ ہو اور دنیا کی طرف مائل نہ ہوں۔

احادیث میں وارد ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہ حصولِ لذت کیلئے کھاتے تھے اور نہ حصولِ مسرت کیلئے پہنتے تھے۔ (بحوالہ ماہنامہ سلسبیل لاہور)

ہے کون اکرم و اتقیٰ کتاب سے پوچھو

(از مولانا لیاقت علی صاحب واصفی رام پور محلّہ راجد وارہ)

ہے کون اکرم و اتقیٰ کتاب سے پوچھو
پکارا کس کو بھلا اس خطاب سے پوچھو
ہے صدق کس کا مسلم کتاب سے پوچھو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو ولایت مآب سے پوچھو
کہا ہے کس کو ابوالفضل رب عالم نے
یہ شان کس کی ہے اُم الکتاب سے پوچھو
خلیل کس کو بناتے اگر بناتے آپ
سوا خدا کے رسالت مآب سے پوچھو
بنایا کس کو امام نماز حضرتؐ نے
ذرا یہ علم و امامت کے باب سے پوچھو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنے مقتدی بھلا کس کے
یہ بات جا کے شہِ بوترابؓ سے پوچھو
شرف معیت حضرتؐ کا کس کو حاصل ہے
رسولِؐ اقدسِ گردوں قباب سے پوچھو

marfat.com

تھا وعدہ کس سے لیستخلفنھم کا حضور
یہ مرتضائے خلافت مآب سے پوچھو
اُٹھائی کس کی حمایت میں آپ نے تلوار
نبیؐ کے بعد ذرا بوترابؓ سے پوچھو
رفیقِ غار تھا ہجرت میں کون اے حضرت
ذرا تو جا کے یہ ختمی مآب سے پوچھو
سکینہ کس پہ ہوا تھا نزول خالق کا
خدا سے پوچھو خدا کی کتاب سے پوچھو
تھا ابتدا میں مددگار کون حضرتؐ کا
یہ تم علیؓ معلّٰے جناب سے پوچھو
وہ کس کو کوفے کے منبر پہ کہتے تھے اشجع
یہ مرتضائے شجاعت مآب سے پوچھو
عرب کی گردنیں جھکتی تھیں سامنے کس کے
حسنؓ حسینؓ سے اور بوترابؓ سے پوچھو
نبیؐ کے بعد نبیؐ کا خلیفہ کون ہوا
زمین سے پوچھو مہ و آفتاب سے پوچھو
نبیؐ کے بعد رہا کس کے سر پہ سایہ فگن
یہ آسمان سے پوچھو سحاب سے پوچھو
کہو تو واصفیؔ کس نے لٹایا مال و منال
رسولِ پاکؐ پہ اپنی کتاب سے پوچھو

marfat.com

باب ششم

- حلیہ مبارک
- عزیز واقارب کا مختصر تعارف
- خصوصاً زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، ام رومان رضی اللہ عنہا
- غزوۂ موتہ
- سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- حضرت عبداللہ بن زبیر نواسۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- علالت
- وصال
- تدفین

marfat.com

حلیہ مبارک، قریبی عزیز و اقارب، علالت و وصال

فصل اوّل: سراپائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے ایک شخص نے ان سے کہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سراپا بیان فرمائیے تو جواباً کہا:

"والد بزرگوار کا رنگ سرخ و سفید، جسم چھریرا (دبلا پتہ)، گال ذرا دبے ہوئے، پیٹ پر سے پاجامہ نیچے کو کھسک جاتا، پیشانی عرق آلود رہتی۔ چہرہ پر گوشت زیادہ نہ تھا۔ نظریں نیچی رکھتے۔ بلند پیشانی تھے۔ انگلیوں کے جوڑ پر گوشت نہ تھے۔"

یہ آپ کا مختصر سا سراپا ہے آپ نے مہندی اور کُسم (ایک مشہور گھاس جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے) کا خضاب لگایا۔ (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

فصل دوم: قریبی عزیز و اقارب:

والد ماجدؓ والدہ ماجدہؓ پر مختصراً ابتدائی حالاتِ طیبہ میں عرض کیا جاچکا ہے۔ [1]

---

[1] حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا وصال ساڑھے ۹۷ برس کی عمر میں محرم الحرام ۱۴ھ میں ہوا۔
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے اسمائے گرامی: عبداللہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، محمد رضی اللہ عنہ
(۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے تھے ان کی والدہ قتیلہ، یہ اسلام نہ لائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوۂ طائف و حنین میں شریک رہے۔ شوال ۱۱ھ میں بوجہ زخم جو طائف میں ہوا تھا انتقال فرما گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنازہ خود پڑھایا بھائی اور اصحاب نے لحد میں اتارا۔
(۲) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبداللہ۔ والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے جنگ یمامہ میں بھی شامل ہوئے۔ واقعہ جمل میں بھی (بقیہ اگلے صفحہ پر)=

marfat.com

بہنیں:

آپ رضی اللہ عنہ کی دو بہنیں تھیں۔ (۱) اُمِّ فروہ رضی اللہ عنہ (۲) قریبیہ رضی اللہ عنہا

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے دو بھائیوں کا ذکر بھی کیا ہے قیاس یہ ہے وہ سنِ شعور کو پہنچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ و امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

نماز اوّل وقت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ''کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔''

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنا۔''

ازواج واولاد:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پانچ شادیاں کیں۔ جن کے احوال درج ذیل ہیں:

(۱) اُمِ بکر:

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی ہیں ان سے آپؓ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

(گزشتہ صفحہ کا بقیہ)=

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے۔ ۳۵ سال کی عمر میں مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا۔

(۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ، کنیت ابوقاسم۔ والدہ اسماءؓ بنت عمیس۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مصر کا گورنر بنایا تھا بعد میں معزول کر دیئے گئے۔ مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

marfat.com

(۲) قُتیلہ:

قتیلہ سے حضرت اسماءؓ اور حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ حضرت اسماءؓ کا حال آگے آئے گا۔

(۳) حضرت اُم رومانؓ زوجہ سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ اُمِ رومانؓ نے ۹ھ میں وصال فرمایا۔ آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جنازے میں تشریف لے گئے خود قبر میں اتارا اور پھر ارشاد فرمایا:

''جو شخص عورتوں میں حورِعین کو دیکھنا چاہے وہ ام رومانؓ کو دیکھ لے۔''

وہ سابقون الاوّلون کی مقدس جماعت میں شامل تھیں۔

(۴) حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت خارجہ زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

ان سے ام کلثومؓ بعداز وصال خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئیں۔

(۵) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا:

پہلے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ غزوۂ موتہ میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ان سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے۔ اسماء رضی اللہ عنہا کا شمار عظیم صحابیات میں ہوتا ہے۔

غزوۂ خیبر کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گئے۔ وہاں ایک اجنبی خاتون بیٹھی تھیں۔ پوچھا! یہ بی بی کون ہے؟ سیدہ حفصہؓ نے بتایا اسماء بنت عمیسؓ زوجہ جعفر بن ابی طالب۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ہاں وہی حبشیہ (حبشہ والی)، بحریہ سمندر والی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! ہم نے ہجرت مدینہ کی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ

marfat.com

مستحق ہیں۔ یہ سن کر اسماء رضی اللہ عنہا کو غصہ آ گیا اور کہا آپ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے ہم حبش کی دور ترین زمین کی خاک چھانتے تھے۔ ہم کو ایذا دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض نہ کرلوں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔

اسی اثناء میں جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اسماءؓ نے ساری بات ہو بہو بیان کردی۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تم سے زیادہ میرے مستحق نہیں ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی صرف ایک ہجرت ہے اور تم اہل کشتی کی دو ہجرتیں ہیں۔''

یہ ارشاد سن کر حضرت اسماءؓ خوش ہوگئیں اور تسبیح و تہلیل کا ورد کیا۔ حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت اسماءؓ کی اخیانی [1] بہن تھیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا کو السابقون الاوّلون میں خاص مقام حاصل ہے۔ ان کا نکاح یکے بعد دیگرے ایسی ہستیوں سے ہوا جو اسلام کے عظیم ترین ستون تھے۔

پہلا نکاح جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہیں۔ ان کے وصال کے بعد تیسرا نکاح حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ مسلمانؓ چودہ سال تک حبشہ میں رہے۔ ۷ھ میں خیبر فتح ہوا تو تمام مسلمان مدینہ منورہ آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''میں نہیں جانتا فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی یا جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔''

۸ھ میں شام کے قصبہ موتہ کے رئیس شرجیل بن عمرو غسانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر حارثؓ بن عمیر ازدی کو شہید کردی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثؓ کا بدلہ لینے کے لئے تین ہزار، مجاہدینؓ کا لشکر موتہ کی طرف روانہ

---

[1] اخیانی: وہ بھائی بہن جن کے باپ الگ الگ اور ماں ایک ہو۔

marfat.com

فرمایا۔ اس کی قیادت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ فرمایا اگر زیدؓ شہید ہوں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اگر جعفرؓ شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہؓ۔

موتہ میں تین ہزار اصحابؓ کے مقابلے میں دشمن کی تعداد ایک لاکھ سے بھی اوپر تھی۔ موتہ مدینہ منورہ سے بہت دور تھا۔ خونریز جنگ ہوئی حضرت زیدؓ شہید ہو گئے۔ حضرت جعفرؓ نے قریباً نوے زخم جسم پر کھائے۔ ایک ہاتھ قلم ہو گیا۔ دوسرا ہاتھ بھی شہید ہوا تو علم دانتوں سے پکڑا۔ تیروں اور تلواروں کی بارش تھی۔ آخر شہید ہوئے۔ اب علم عبداللہ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے، پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سنبھالا اور للکار کر کہا: "اے غازیانِ دین جنت الفردوس تمہارا انتظار کر رہی ہے پیچھے ہٹ جانے والوں کے لئے جہنم کے شعلے دہک رہے ہیں آگے بڑھو اور رضائے الٰہی کو پالو۔" مسلمانوں نے اب نئے عزم سے لڑنا شروع کر دیا۔ اور کمر سے کمر جوڑ لی سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ غازیوں نے اپنے سے چالیس گنا لشکر کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ پسپائی کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ نہایت وقار کے ساتھ واپس آئے۔ جنگ کا پورا نقشہ حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو لڑائی کے حالات من و عن بتا رہے تھے جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ فرمایا "میں جنت میں جعفر کو دو نئے بازوؤں کے ساتھ پرواز کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔" پھر فرمایا! اب سیف اللہ نے علم سنبھالا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے فرمایا "جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔" گلے لگایا۔ پیشانیاں چوم لیں۔ جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو تاکید فرمائی کہ آل جعفر رضی اللہ عنہ کا خیال رکھنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی بارگاہِ رسالت

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ ''بے شک جعفر رضی اللہ عنہ جیسے شخص پر رونے والوں کو رونا چاہئے'' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کے لئے کھانا تیار کیا اور کھلایا......

جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چھ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنے محبوب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ دو سال بعد حج کے لئے سفر میں ذوالحلیفہ کے مقام پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی اب میں کیا کروں۔'' فرمایا ''غسل کر کے احرام باندھ لو۔''

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا وصال ہوا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر اسماء رضی اللہ عنہا ہی نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا، پھر شیرِ خدا علیؓ کے نکاح میں آئیں۔ ۳۸ء میں فرزند محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما مصر میں شہید ہوئے۔ مخالفین نے ان کی نعش گدھے کی کھال میں جلائی۔ اسماء رضی اللہ عنہا یہ روح فرسا خبر سنتے ہی سکتے میں آ گئیں، لیکن صبر سے کام لیا۔ عبادت میں مشغول ہو گئیں۔

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ صورت اور سیرت میں حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا بمطابق حدیث شریف۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بے شمار کمالات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان سے ساٹھ احادیث مروی ہیں ان کے راویوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ اور بلند پایہ تابعین شامل ہیں۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

ان کا شمار بلند پایہ صحابیاتؓ میں ہوتا ہے۔ السابقون الاوّلون کی صف میں ہیں۔ ان کا نکاح سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوا جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (پہلی ام المومنین) کے بھتیجے ہیں۔

marfat.com

ہجرتِ مدینہ منورہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمات کا بیان واقعہ ہجرت میں آچکا ہے۔ ۱ھ میں ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے نور مولودِ اوّل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس ولادت پر بے حد مسرت ہوئی، کیونکہ یہود نے مشہور کر دیا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اولاد نہ ہوگی۔ نعرۂ تکبیر بلند ہوئے۔ یہود شرمندہ ہوئے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بچے کو لے کر جناب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور چبائی اور لعاب دہن بچے کے منہ میں ڈالا۔ اور دعا بھی فرمائی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسی بچے کے نام پر اپنی کنیت اُم عبداللہ رکھی تھی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گھر کا سارا کام کرتیں۔ تین میل دور سے کھجوروں کی گٹھلیاں جمع کر کے لاتیں۔ کوٹ کر اونٹ کو کھلاتیں۔ گھوڑے کیلئے گھاس لاتیں۔ پانی بھرتیں۔ صحیح بخاری شریف میں ان کا حال ان کی زبانی درج ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسماء رضی اللہ عنہا کی تنگدستی کے واقعات خود ان کی زبانی درج فرمائے ہیں۔

خاص نسخہ:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا رشاد: ''کھلے دل سے خرچ کرنے سے آمدنی بڑھتی ہے۔'' اسماء رضی اللہ عنہا خود روکھی سوکھی روٹی پر گزارہ کرتیں اور تمام آمدہ انکم کو راہِ خدا میں لٹا دیتیں۔ بیمار ہونے پر غلام آزد کرتیں۔ فرماتیں: مال جمع کرنے کیلئے نہیں ہوتا بلکہ حاجت مندوں کے لئے ہوتا ہے۔ یہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذرا ذرا مال جمع کرتیں اور پھر تمام خیرات کر دیتیں، جبکہ سیدہ اسماء ؓ ساتھ ساتھ جو آتا وہ راہِ خدا میں خیرات

marfat.com

کر دیتیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے ''مشرک والدہ کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو مشرک ماں کے تحائف قبول کرو اور گھر میں ٹھہراؤ۔'' (راوی اسماءؓ)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بہت عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ اکثر مریض ان کے پاس دعا کرانے آتے تھے۔ سیدہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک جُبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیا۔ جب کوئی بھی مریض ہوتا اس جُبہ مبارک کو دھو کر پانی مریض کو پلا دیتیں۔ آپؓ نے کئی حج بھی کیئے۔ بہت نڈر اور بہادر بھی تھیں۔ نہایت قوی حافظہ کی مالک تھیں۔ اپنے شوہر اور فرزند کے ہمراہ یرموک کی جنگ میں گئیں اور جنگی خدمات سرانجام دیں۔

حضرت زیدؓ برادر حضرت عمرؓ کا واقعہ:

حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بچپن میں دیکھا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے توحید کے زبردست علمبردار تھے۔ اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل قتل کردیئے گئے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت سعید رضی اللہ عنہ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے...... ''زید رضی اللہ عنہ کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔ وہ قیادت میں تنہا ایک امت کی حیثیت سے اُٹھیں گے۔'' حضرت زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی زبانی بخاری شریف میں موجود ہے۔ آخر پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مستقل طور پر فرزند اکبر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگیں اور بعد از طلاق بھی اپنے خاوند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمایا کرتیں۔

۳۶ھ میں زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمان یاد دلایا۔ زبیر رضی اللہ عنہ جنگ سے واپس لوٹے۔ راستہ میں نماز کیلئے سجدہ میں تھے کہ ایک شخص نے ان کو شہید کر دیا۔

marfat.com

زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سخت غم واندوہ کا اظہار فرمایا حالانکہ ان سے طلاق شدہ تھیں۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نواسۂ صدیق اکبرؓ:

امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ابن زبیرؓ نے یزید، مختار ثقفی، عبدالملک اور خوارج کا مقابلہ استقامت وشجاعت کے ساتھ کیا۔ تادم آخر اپنی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت واطاعت کا بہت خیال رکھا۔ یہ حسینی جذبہ سے سرشار تھے۔ ۶۶ھ میں عراق اور حجاز کے لوگوں نے انہیں متفقہ طور پر اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ ۷۳ھ تک آپؓ نے مکہ معظمہ میں علم خلافت بلند رکھا۔

مختار ثقفی کے گروہ سے بھی لڑتے رہے۔ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت ختم کرنے پر مقرر کیا۔

۷۲ھ میں حجاج نے کثیر فوج کے ساتھ مکہ معظمہ کا محاصرہ کرلیا۔ شہر مکہ شریف کے اندر اناج کا ایک دانہ بھی باہر سے نہ جانے دیا۔ جبل بوقبیس پر منجنیق نصب کر کے کعبہ شریف پر لگاتار پتھر برسائے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پتھروں کی بارش میں بھی مکمل انہماک کے ساتھ نماز پڑھتے۔ کبوتر ابن زبیرؓ کے کندھوں اور سر پر آکر بیٹھ جاتے۔ آپؓ کے اکثر ساتھی حجاج سے جا ملے حتیٰ کہ ان کے فرزندوں نے بھی بے وفائی کی۔

اثنائے محاصرہ ایک دن اپنی والدہ ماجدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دوبارہ دس دن کے بعد حاضر ہوئے۔ بعد از سلام ومزاج پرسی اپنی لڑائی کے بارے میں پوچھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''اگر حق پر ہو تو مردوں کی طرح لڑو۔ رتبہ شہادت پاؤ گے۔'' ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا ''میں موت سے نہیں ڈرتا، دشمن میری لاش کا مثلہ کریں

marfat.com

گے تو آپ کو رنج ہوگا۔" سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر بیٹی نے فرمایا: "موت کے خوف سے غلامی کی ذلت قبول نہ کرنا۔"

بیٹے نے امی جان کا سر اقدس چوما اور کہا میں نے آج تک ہر بارے میں عدل کیا دین کے مقابلہ میں دنیا کو ہیچ سمجھا۔ مجھے رضائے الٰہی مقصود ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ماں کے حکم پر زرہ بھی اتار دی۔ معمولی لباس میں رہے۔ دشمن کی صفوں میں گھس گئے زخموں سے چور ہوگئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حجاج نے مقام حجون پر لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک کنیز کے سہارے حجون پہنچیں اور فرمایا "کیا اس سوار کے اترنے کا وقت ابھی نہ آیا" اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا "میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ظالم پیدا ہوگا، کذاب مختار ثقفی اور ظالم حجاج ہے۔"

ایک روایت ہے کہ حجاج نے لاش سولی سے اتروا کر قبرستان یہود میں پہنچا دی لاش کا جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا...... لاش اسماء رضی اللہ عنہا نے منگوالی۔ ایک ایک جوڑ اعضاء کو غسل دے کر کفن میں رکھتے جاتے تھے۔ جب سارے اجزاء کا غسل ہو چکا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے دعائے مغفرت کی۔ جنازہ ہوا حجون میں سپرد خاک کیا گیا۔

اس سانحہ کے چند ایام بعد اسماء رضی اللہ عنہا بھی وصال کر گئیں۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ان کے سارے دانت سلامت تھے۔ ہوش و حواس قائم تھے صرف بصارت ختم ہو چکی تھی۔ سیدہ اسماءؓ سے چھپن (۵۶) احادیث مروی ہیں۔ لمبی زندگی میں ہر قسم کے نشیب و فراز میں صبر و شجاعت و استقلال کا مظاہرہ فرما۔

فضائل عبداللہ بن زبیر:

روزے بکثرت رکھتے۔ نمازوں میں طویل قرأت فرماتے۔ صلہ رحمی بہت زیادہ کرتے بہت بہادر تھے۔ ایک رات رکوع میں رہتے۔ دوسرے رات

marfat.com

سجدے میں رہتے۔ ایک رات نوافل ادا کرتے رہتے۔ آپؓ سے ۳۳ احادیث مروی ہیں۔ اہل حجاز، اہل یمن، اہل عراق، اہل خراسان نے آپ کی بیعت کی تھی۔ یزید کی موت کے بعد مصری اور شامی بھی بیعت ہوئے۔

آپ نے توسیع حرم بھی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے۔ نکلا ہوا خون مبارک عبداللہ کو دیا۔ فرمایا ''ایسی جگہ پھینک دو جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔'' خون مبارک باہر لے گئے اور چھپانے کی بجائے خود پی لیا۔ واپسی پر حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ خون کا کیا کیا؟ عرض کی ''ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا ''شاید تم نے پی لیا۔''

عرض کی ''جی ہاں'' ...... فرمایا اس سے لوگوں پر تمہارا دبدبہ و برتری رہے گی۔ (تنویر الابصار از خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی، خصائص الکبریٰ از علامہ سیوطی و حکایاتِ صحابہؓ از مولانا محمد زکریا سہارنپوری)

آپ رضی اللہ عنہ کبھی ناگہانی حوادث سے عاجز نہ آئے۔ ایک مرتبہ حرم شریف میں پانی بھر گیا آپ نے حج کا طواف کرنا تھا جو کہ آپؓ نے تیر کر طواف مکمل کیا۔ دورانِ خطبہ آپ کی آواز پہاڑوں سے ٹکراتی تھی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دیباج کا غلاف خانہ کعبہ پر چڑھایا۔ آپ کے پاس ایک سو غلام تھے ہر غلام سے اس کی مادری زبان میں آپؓ گفتگو فرماتے۔ مختار الکذاب مدعی نبوت پر آپؓ نے فوج کشی کی اور فتح پائی۔ اس ملعون کو قتل کیا۔

حجاج کے متعلق ایک معلوماتی خبر:

حجاج نے جنگوں کے علاوہ حالتِ امن میں ایک لاکھ پچیس ہزار حضرات بلاوجہ ناحق قتل کیے تھے۔ مدینہ منورہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر بہت ظلم کیا۔ ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا۔

marfat.com

حجاج کی وفات پر خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں گر پڑے۔ بے اختیار ان کی زبانوں سے نکلا ''اس امت کا فرعون مرگیا۔'' حجاج کے معدہ میں کیڑے پڑ گئے۔ (بے شمار) آگ کی انگیٹھیاں بدن کے ساتھ رکھ دی جاتی تھیں پھر بھی اس کی سردی میں کمی نہ ہوتی تھی۔ اس قدر سردی میں مبتلا تھا۔ ابو منذر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ''حجاج فرعون اور ہامان کا ساتھی تھا'' اس نے خون کی ندیاں بہادیں۔

(انسانیت موت کے دروازے پر ص ۱۸۸ از مولانا ابوالکلام آزاد)

نقشہ ازواج و ابنا و بنات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ازواج رضی اللہ عنہن	بیٹے	بیٹیاں
قتیلہ (اسلام نہ لائیں)	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ وفات شوال ۱۱ھ	حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان کے خاوند زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
ام رومان رضی اللہ عنہا ''حورعین'' ارشاد نبوی ﷺ قبر میں آپ ﷺ نے خود اتارا	حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ وصال بعمر ۳۵ سال مکہ معظّمہ میں	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام بکر	حضرت محمد رضی اللہ عنہ مصر میں دفن ہوئے	ام کلثوم رضی اللہ عنہا وفات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد پیدا ہوئیں
تعداد ۵	تعداد ۳	تعداد ۳

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایک اور احسانِ عظیم

پہلے اور پچھلے مسلمانوں کا یہ فتویٰ ہے کہ خلافت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تقرر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اسلام اور اس امت پر اس قدر بڑا احسان ہے

marfat.com

کہ قیامت تک اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

ہر اہم اور پیچیدہ پیچیدہ معاملہ سہولت اور خوش اسلوبی سے طے فرمایا۔''
(انسانیت موت کے دروازے پر ص ۳۸ مصنف حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ)

ایک فتویٰ:

''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سینہ ایمان کا خزینہ تھا۔'' (ص ۳۳)
''انہیں خلافت ملی تو وہ بڈھے ہو چکے تھے اکسٹھ برس کی عمر تھی۔ لیکن تھوڑے سے عرصہ میں ایسے کارنامے سرانجام دیئے جنہیں صدیوں میں سرانجام دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔'' (ص ۴۷)
(سیرۃ صدیق اکبرؓ طبع اوّل ۲۰۰۳ء نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد مصنف: چراغ حسن حسرت)

حضرت عمرؓ کی نامزدگی

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے متفرق طریقوں سے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت جب زیادہ خراب ہوگئی تو آپ نے عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمہای کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میری نسبت آپ ان سے زیادہ واقف ہیں۔ فرمایا تم بھی بتاؤ وہ کیسے ہیں، تاکہ مجھے مزید اطمینان ہوجائے۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے امر محقق و معلوم میں مشورہ کیا جائے تاکہ مشورہ کی بدولت ہونے والے کام میں برکت ہو) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے بارے میں اپ کی جو رائے ہے بخدا اس سے زیادہ میں ان کو بہتر سمجھتا ہوں۔

پھر حضرت عثمان کو بلا کے یہی پوچھا۔ انہوں نے کہا بخدا عمرؓ کا باطن ان

marfat.com

کے ظاہر سے بہتر ہے اور ان جیسا بزرگ و برتر ہم میں اور کوئی نہیں۔

پھر مہاجرینؓ و انصارؓ سے مشورہ کیا۔ سعید بن زیدؓ، اسید بن حضیرؓ نے کہا آپ کے بعد عمرؓ ہی وہ شخصیت ہیں جو اللہ کی رضا کو اپنی رضامندی سمجھتے ہیں۔ خلافت کے لئے ان سے زیادہ مستعد اور کوئی نہیں ہے...... آپؐ نے فرمایا بارگاہ الٰہی میں عرض کروں گا اے اللہ تیرے بندوں میں سے بہترین شخص کو خلیفہ منتخب کیا ہے اور لوگو! جو کچھ میں نے کہا ہے یہ اوروں تک پہنچا دینا۔"

وصیت نامہ:

واقعہ مذکورہ بالا کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا لکھئے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (خلاصہ عبارت) یہ وصیت نامہ ہے جو ابوبکرؓ بن قحافہؓ نے دنیا سے جاتے وقت یعنی عالم بالا میں جانے سے ذرا پہلے لکھوایا ہے اور مرنے سے پہلے کا وقت ایسا نازک ہوتا ہے جس میں ایک کافر بھی ایمان لے آتا ہے ایک جھوٹا بھی سچ بولتا ہے۔ اور ایک فاجر و فاسق بھی نور یقین حاصل کرنا چاہتا ہے...... میں نے اپنے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا ہے لوگو! ان کے احکام کی تعمیل کرنا، اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام کی ہر طرح خدمت ہے اور...... تمہاری بھلائیوں میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصاف سے کام لیں گے اور اگر بدل جائیں تو ہر ایک شخص اپنے کئے کا جوابدہ ہے...... میں نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کی ہے۔"

اس کے بعد یہ وصیت نامہ سربمہر کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا ...... لوگوں نے برضا و رغبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلوت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزید نصیحتیں فرمائیں اور ان کے

marfat.com

چلے جانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! میں نے یہ کام مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر کیا ہے...... میں نے فتنہ و فساد کے خوف سے یہ کام سرانجام دیا ہے...... میں نے اجتہاد سے کام لے کر مسلمانوں میں سے بہترین شخص خلافت کے لئے نامزد کیا ہے تُو جانتا ہے کہ سب مسلمانوں میں عمرؓ سب سے زیادہ طاقتور، قوی، لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کا متمنی ہے۔ اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہو رہا ہوں...... اے اللہ! تو عمر رضی اللہ عنہ کو خلفائے راشدینؓ میں شامل کر۔''

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ و حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے...... کہ لوگوں میں سب سے زیادہ تین اشخاص کی فراست و عقلمندی درست ہے ایک ابو بکرؓ جنہوں نے اپنی زندگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ دوسری وہ عورت جس نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا تھا کہ انہیں اجرت پر رکھ لیجئے اور تیسرے عزیز مصر جنہوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت اپنی بیوی سے کہا تھا کہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو۔

عوام کی رضامندی:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سر مبارک کھڑکی سے باہر نکال کر کہا ''لوگو میں نے ایک شخص کا انتخاب کیا ہے۔ کیا تم راضی ہو؟...... سب نے کہا ''ہم آپ کے انتخاب پر راضی ہیں'' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوائے کسی اور کو پسند نہیں کرتے۔'' اس پر خلیفۃ الرسول نے فرمایا ''منتخب کردہ عمرؓ ہی ہیں۔'' (تاریخ الخلفاء آئینہ خلافت)

جانشین کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب کرنا بے مثل فراست ایمانی کا ثبوت ہے۔

marfat.com

دوران مرض ایک خواب متعلقہ انتخاب عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ اس رات آپ نے استخارہ بھی فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں جبرائیل و میکائیل کھڑے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا ''ہمیں تم سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت روئے۔ رونے کی خبر اہل خانہ کو بھی ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے تجھے خلافت سپرد کرنے کا اختیار دے دیا ہے'' میں نے عرض کی ''میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رعیت کا والی بنایا ہے۔ ابتداء میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم فرمایا تھا تو جبرائیل و میکائیل نے بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو السلام علیکم فرمایا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں لکھا ہے۔ تعداد احادیث ۱۴۲۔ اتنی کم تعداد میں احادیث بیان کرنے کا سبب یہ ہے کہ رحلتِ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اوّل تو آپ تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور دوسرا سبب۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں احادیث دریافت کرنے کا زیادہ چرچا ہی نہ تھا۔ احادیث کی تلاش تابعین نے محنت کر کے جمع کیں۔

اظہارِ حقیقت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قضیۂ بیعتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وقت کہا تھا ابوبکرؓ نے انصارؓ کے متعلق احکامِ الٰہی و احادیث سب بیان کردی ہیں۔ یہ واضح ثبوت ہے کہ آپؓ احادیث سے بخوبی آگاہ تھے۔ احکام کو دوسروں کی نسبت زیادہ جاننے والے تھے۔

marfat.com

عنواناتِ احادیث:

صرف چند احادیث کے عنوانات درج ذیل ہیں:

۱)...... احادیث ہجرت از شیخین رضی اللہ عنہما

۲)...... مسواک منہ کو پاک و صاف کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (مسند احمد)

۳)...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اخیر میں جب میرے پیچھے نماز پڑھی تو آپ کے جسم اطہر پر ایک ہی کپڑا تھا۔ (ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ)

۴)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (صحیحین)

۵)...... فجر کی نماز پڑھنے والے کی اللہ حفاظت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۶)...... ہر نبی اپنی امت کے کسی فرد کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد ہی انتقال کرتا ہے۔ (بزاز)

۷)...... گنہگار کو اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر دعائے مغفرت کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (احمدؒ، چاروں اصحاب سننؒ اور ابن حبانؒ)

۸)...... نبی جہاں دفن ہونا چاہے وہیں اللہ اسے موت دیتا ہے۔ (ترمذی)

۹)...... دوزخ سے بچنے کیلئے کھجور کے ٹکڑے کے برابر ہی خیرات کرو (ابو یعلیؒ)

۱۰)...... میرے مکان اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کا باغ ہے اور میرا منبر بھی جنت کا ایک حصہ ہے۔ (ابو یعلیؒ)

۱۱)...... مسلمان کو تکلیف دینے والا اور مسلمان کے ساتھ مکاری کرنے والا

marfat.com

ملعون ہے۔(ترمذی)

۱۲)...... بخیل، بدخواہ، خیانت کرنے والا، ظالم حاکم ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے۔(احمد)

۱۳)...... ہم صدقہ کے وارث نہیں۔(بخاری)

۱۴)...... لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور استغفار ہمیشہ پڑھے رہو۔ شیطان کہتا ہے میں نے لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر کے برباد کیا اور لوگ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور استغفار کے ورد سے مجھے برباد کرتے ہیں۔(ابویعلیٰ)

۱۵)...... لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کی آیت نازل ہونے پر میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں آپ سے پیر فرتوت کی مانند گفتگو کروں گا جس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی۔(بزاز)

۱۶)...... اپنی عافیت کی دعا کیا کرو۔(احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۷)...... دعا ''اے اللہ اپنی پسند کا کام مجھ سے لے۔'' (ترمذی)

۱۸)...... دعا ''اے اللہ غم والم سے محفوظ رکھ۔'' (بزار، حاکم)

۱۹)...... جس جسم کی حرام سے پرورش ہوئی ہو وہ دوزخی ہے جس نے حرام غذا کھائی وہ جنت میں نہیں جائے گا۔(ابویعلیٰ)

۲۰)...... جسم کا ہر حصہ شکایت کرے گا۔(ایضاً)

۲۱)...... ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔(احمد)

۲۲)...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا! کندھوں پر بٹھا کر، یہ اپنے والد علیؓ سے نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ ہے۔'' (بخاری)

۲۳)...... ام ایمنؓ سے آپ ہمیشہ ملتے تھے۔(مسلم)

۲۴)...... پانچویں چوری پر چور قتل کیا جائے۔(ابویعلیٰ، ویلمی)

marfat.com

ابن کثیرؒ، امام نوویؒ نے بھی یہ احادیث جمع کی ہیں۔

۲۵)...... مکان بنانے سے پہلے وہاں کی آبادی ہمسایہ اور راستوں کو دیکھ لو۔ (ویلمیؒ

۲۶)...... جھوٹ سے ہمیشہ دور رہو کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور کر دیتا ہے۔

۲۷)...... اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔ (ویلمیؒ)

۲۸)...... جو شخص میری معلومات یا احادیث تحریر کرے تو جب تک اس کی یہ تحر
باقی رہے گی اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ (تاریخ از حاکمؒ)

۲۹)...... کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو، ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی اللہ کے حضور بزرگ
برتر ہے۔ (ویلمیؒ)

ہدایات:

۱) فرمایا عورتوں کو زعفران اور سونے کی باہم ملی ہوئی سرخیوں نے ہلاک
برباد کر دیا۔

۲) پرند کی موت اور درخت کی قطع و برید اس وقت ہوتی ہے جب یاد الٰہی
چھوڑ دی جائے۔ (قرآن مجید، زمین و آسمان کی ہر شئے تسبیح کرتی ہے)

۳) ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے لئے فی سبیل اللہ اللہ تعالیٰ لاز
قبول کرتا ہے۔ (امام بخاریؒ، عبداللہ بن احمدؒ)

(تاریخ الخلفاء علامہ سیوطیؒ، مترجم اقبال الدین احمد، طبع پنجم مئی ۱۹۸۳ء)

علالت اور وصال سیدنا ابوبکر صدیقؓ

پندرہ دن بخار میں مبتلا رہے۔ جب نماز نہ پڑھا سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ تاریخ وصال ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ عمر ۶۳ سال ہے

marfat.com

بمطابق امام طبری: کسی یہودی نے زہریلے چاول کھلائے۔

ابن سعدؒ اور امام حاکمؒ لکھتے ہیں: کسی نے قیمہ پڑے ہوئے دلیہ میں زہر ملا کر بھیجا تھا۔ طبیب حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھا رہے تھے۔ جناب حارث نے کہا "اے خلیفۂ رسول! مجھے اس میں زہر معلوم ہوتا ہے جو آہستہ ایک سال میں اثر کرتا ہے" اثر دونوں پر ہوا۔

ایک سال بعد دونوں کی وفات ایک ہی دن میں ہوئی۔ بمطابق ابن عمرؓ وصال بوجہ جدائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی۔ علالت کا وقت وہیں گزارا جو مکان مسجد نبوی شریف کے قریب تھا اور جو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا تھا۔

نوٹ: فضائل و اوصاف میں بھی بعض حالات متعلقہ علالت و وصال عرض کئے جا چکے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا خلیفہ ہونے سے اب تک مجھے کتنا وظیفہ ملا؟ چھ یا آٹھ ہزار درہم تھے۔ فرمایا! یہ رقم واپس جمع کرادی جائے۔ مال میں جو اضافہ ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا۔

پھر دریافت فرمایا: جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن وفات پائی؟

جواب: دوشنبہ کے دن۔

زوجہ اسماء رضی اللہ عنہا مجھے غسل دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ جواب: تین "مجھے بھی تین کپڑوں میں کفن دینا"

فرمایا: مجھے اسی لباس میں کفن دینا جو زیب تن ہے۔ سیدہ عائشہؓ نے عرض کیا، ہم اس قدر تنگ دست نہیں کہ نیا نہ خرید سکیں۔ فرمایا: نئے کی زندوں کو زیادہ ضرورت ہے۔ ہر بارے میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا خیال دامن گیر رہا۔

marfat.com

کفن کے بارے میں اشعار بمطابق صحیح روایت

(از صاحبزادہ آفتاب احمد رئیس رتہ پیراں)

عرض کی بیٹی نے کرلیں گے نئے کا انتظام
ہم ہیں اتنے آپؓ کی اولادؓ بھائی بہن
آپ نے فرمایا بیٹی جامہ نو چاہیے
زندہ لوگوں کو جہاں میں بہرِ تزئینِ بدن
شان گھٹ جائے گی کیا میری اگر وارث مجھے
دفن کردیں گے پہنا کر ایک ملبوس کُہن
یہ تھا عالم سادگی کا اس شہہؓ ذی جاہ کا
زینتِ دربار تھے جس کے بہشتی نو رتن
خالدؓ جرار جس کی فوج کا سالار تھا
کانپتے تھے دبدبہ سے جس کے شاہانِ زمَن

نوٹ: نَو رتن سے مراد عشرہ مبشرہؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابوعبیدہؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، طلحہؓ، زبیر بن العوامؓ، سعید بن زیدؓ ۹ دسویں خود سیدنا صدیق اکبرؓ۔

آخری کلمات:

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○

تدفین:

وصال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ قبر بننے کا اشارہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔ (بخاری، کتاب الفتن)

marfat.com

وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک کے سامنے پہنچایا گیا اور عرضکی گئی۔ یارِ غارؓ آپ کے درِ اقدس پر حاضر ہے۔ روضہ انور کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی:

''کہ یار کو یار سے ملا دو۔ حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو۔''

(ماہنامہ انوار لاثانی فروری ۱۹۸۸ء)

''یہ آواز مسجد نبوی شریف میں تمام لوگوں نے بھی سنی۔''

(ماہنامہ سلسبیل لاہور تمبر۲ ۱۹۷ء)

دروازہ خود بخود کھلا۔ (بحوالہ تفسیر کبیر اور تاریخ الخلفاء)

''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کرتا ہوا نکلا۔''

(خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ)

عجیب مناظر:

جناب محمد حسین ہیکل مصری ''ابوبکر صدیق ؓ'' ص۵۸۲ (مترجم) پر لکھتے ہیں کہ

''جب یارِ غار، رفیق سفر و حضر، رفیق قبر و حوض کوثر و بہشت کو لحد میں اتارنے لگے تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے دیکھا کہ حضور رحمت ِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور سے نکل کر قبرِ صدیق اکبر کو صاف کر رہے ہیں ''یارِ غارؓ نے میرے لئے غار کو صاف کیا اور میں لحدِ ابوبکرؓ کو صاف کر رہا ہوں۔'' یہ نظارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ (شواہد النبوۃ از مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ)

نماز جنازہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور چارپائی وہی تھی جس پر بعد

marfat.com

از غسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا گیا تھا۔ (ص ۵۸۶ ابو بکر صدیق ؓ از محمد حسین ہیکل مصری)

روضہ انور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک میں خاک کا رتبہ عرش اعظم سے بڑھ کر ہے۔ (ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم سیدویؒ، مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، الشفا از قاضی عیاض اندلسیؒ)

یہ وہی روضہ شریف ہے جہاں ہر وقت ستر ہزار ملائکہ درود وسلام پڑھتے اور طواف کرتے ہیں۔ برائے حصول برکات اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ جہاں رومیؒ، سعدیؒ، جامیؒ آہیں بھرتے ہیں۔ جنیدؒ، و بایزیدؒ سانس بند کر کے حاضر ہوتے ہیں۔ عرش الٰہی جھک کر نظارہ کرتا ہے اس میں حضرات ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ دفن ہو کر سبق دے رہے ہیں کہ دوستی ہو تو ایسی ہو یہ ایسے دو عظیم یار کہ مرنے کے بعد بھی جدا نہ ہوئے۔

اہم نکتہ:

شیعہ حضرات کے نزدیک نجف اشرف اور روضہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قریب دفن ہونے والا جنتی ہوسکتا ہے تو پھر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر دفن ہونے والے تو یقیناً قطعی جنتی ہیں جو روئے زمین پر جنت کا ایک باغ ہے۔ (حدیث شریف) جہاں حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ دفن ہیں اس کا نام بھی جنت البقیع شریف ہے۔

شواہد النبوۃ میں حضرت مولانا جامی قدس سرہ لکھتے ہیں:

کہاں دفن کریں؟ ابھی یہ اختلاف تھا حضرت عائشہؓ راوی ''مجھ پر نیند غالب ہوگئی میں نے سنا ''محبوبؐ کو محبوبؓ کی طرف لے آؤ۔'' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیدار ہوئیں پتہ چلا تمام حاضرین مسجد نبوی شریف نے اس آواز کو سن لیا تھا۔

marfat.com

زندگی میں تھے ساتھ ساتھ قبر میں بھی آس پاس
عشق دوام ہے یہی اللہ رے دوست پروری

جناب ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موت کی ساعتیں لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی تھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس ڈوبتے ہوئے چاند کے سرہانے بیٹھی تھیں اور آنسو بہا رہی تھیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا:
(ترجمہ) بہت سی نورانی صورتیں ہیں جن سے بادل بھی پانی مانگتے تھے وہ یتیموں کے فریادرس تھے اور بیواؤں کے پشت پناہ تھے۔'' ''قسم ہے تیری عمر کی جب موت کی ہچکی لگ جاتی ہے تو پھر زر و مال کام نہیں دیتا۔'' پاک زندگی کا خاتمہ۔ (انسانیت موت کے دروازے پر)

منقبت:

اس بات میں نہیں عابد کوئی کلام
میرے نبی کے بعد ہے صدیق کا مقام

وہ پاسبان ختم نبوت وہ یارِ غار
قائم ہے جس کے صدق سے کونین کا نظام

جس دل میں ہے محبت صدیق جاگزیں
واللہ اس پہ آتشِ دوزخ ہوئی حرام

چاہو اگر دُور ہوں ملت کی مشکلات
نافذ کرو خلافتِ صدیق کا نظام

marfat.com

وہ جس کی نیکیاں تھیں ستاروں سے بھی فزوں
وہ جس سے مصطفیٰ کو محبت تھی بے حساب

اس بات پر سب اصحابؓ تھے متفق
اصحابؓ میں نہیں کوئی صدیقؓ کا جواب

نوٹ:

قرآن مجید میں صرف ابراہیم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو صدیق فرمایا گیا نیز
قرآن مجید نے انبیاء کے بعد صدیقین کو درجہ دیا۔ قرآن و حدیث کے مطابق
انبیاء کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کا درجہ ہے پوری امت میں رب تعالیٰ نے ابوبکر
کا نام صدیق رکھا بمطابق ارشاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قرآن حکیم نے نبوت کے
بعد صدیقیت کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدیق اکبر کی خلافت بلا
فصل کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

marfat.com

باب ہفتم

- منظوم سیرتِ طیبہ ومناقب از عظیم شعرائے اسلام
- کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ!......اور منقبت
- مجلس شوریٰ کی تاریخ......ایک حقیقت از مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

- اصحاب رضی اللہ عنہم بمطابق مولانا محمد شفیع مفتی اعظم ومصنف تفسیر معارف القرآن
- عدد چار سے دشمن......خاص اعتراض کا تسلی بخش جواب
- زرّیں نکات......از علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف ومفسر قرآن
- باغ فدک: از سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- عمدہ ترین خاتمہ از ارشادات عالیہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی
- مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد

marfat.com

نبیؐ و صدیقؓ کے بعد فاروق اعظمؓ کے نام کی پکار

اُحد کے روز جب پیشِ مسلمانانِ ابوسفیان
اَفِی الْقَوْمِ محمد کی صدا دیتے ہوئے آئے
ہوا جب حکمِ خاموشی تو خوش ہوکر ابوسفیان
اَفِی الْقَوْمِ اَبَابَکْرٍ زباں پر لا کے چلّائے
اشارہ اُن کو خاموشی کا حضرتؐ نے کیا جب تو
اَفِی الْقَوْمِ عُمَرؓ پھر کہکے کودے اور بھرّائے
بڑے ہی جوش میں اُعْلُ ہُبَل منہ سے پکار اُٹھے
عمر فاروقؓ کو الفاظ کفریہ نہ یہ بھائے
کہا زندہ ہیں سب اور پھر بہ تعلیمِ رسولؐ حق
زباں پر نعرہَ اللہ اعلیٰ و اجل لائے
لَنَا الْعزّٰی ولا عزّٰی ابوسفیان پکارے جب
لَنَا الْمَولٰی وَ لَا مَوْلٰی عمرؓ بھی کہہ کے چلائے
بہت خائف ہوئے اور حکم چلنے کا دیا سب کو
ابوسفیان صدا فاروقؓ کی سن کر یہ گھبرائے
نبیؐ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کو کیوں پکارا تھا
مسلمانو ذرا ہم کو کوئی یہ بھید بتلائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سردار تھے اللہ والوں کے
زباں پر ذکر ان کا یوں ابوسفیان تھے لائے

marfat.com

اُسی کا ذکر ہوتا ہے جو ہو ذکر کے قابل
نہ سمجھو تم جو کج فہموں تو تم کو کون سمجھائے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سردار تھے جو اہلِ ایماں کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بس اہل ایماں کو وہی بھائے

اُنہی سے واصفی کفار کو بس خوف تھا سارا
زباں پر نام ان دو کا ابوسفیاں تھے یوں لائے

(واقعہ غزوۂ اُحد بحوالہ حدیث شریف از مولانا لیاقت علی واصفی رامپوری)

صدیق اکبرؓ

(ساری نظم بغور پڑھیے! خلاصہ حیات پاکیزہ)

اے کہ نازاں تجھ پہ ہیں ایمان و ایثار و یقین
شان میں تیری ہوئی نازل ہیں آیاتِ مبین

اس طرح پھولا پھلا تیری صداقت کا چمن
عطرِ آگیں اُس سے ہے بزمِ جہاں کا پیرہن

تو نے تکذیبِ نبوت سنتے ہی زندیق سے
مار ڈالا اس کو اپنے خنجرِ تصدیق سے

از پئے اِحیائے حق ہر وقت دِل خستہ تھا تو
خدمتِ اسلام پر ہر دم کمربستہ تھا تو

ہیچ تھا تیری نظر میں مال و زر ملکِ یمیں
بس رہا تھا تیری آنکھوں میں جمالِ شاہِ دیںؐ

marfat.com

مبتلائے درد تو نے دیکھ کر جانِ بلالؓ
کردیا اکسیرِ آزادی سے درمانِ بلالؓ

اُس کو قرآن میں سراہا ایزدِ مُتعال نے
تقویت اسلام کو بخشی جو تیرے مال نے

حق نے بخشی کیا رفیقِ یار کی خدمت تجھے
کی عطا کونین کی عزت شب ہجرت تجھے

غار کی ظلمت میں تیرا قلب یوں روشن ہوا
اب تجھ کو جبلِ ثور مثل وادیٔ اَیمن ہوا

آئینہ ہے اس قدر روشن ترے ایمان کا
اُس کے جوہر کا تصور علم ہے قرآن کا

شرِ دشمن سے ہر اک بعدِ نبی ﷺ بے حال تھا
تُو مگر اس حال میں بھی کوہِ استقلال تھا

لغزشوں سے دور یوں تیرا رہا پائے ثبات
جس طرح حسنات سے ہیں دُور کوسوں سیئات

نرم دل ہوئے کہتا تھا عمرؓ سا سخت گیر
تجھ کو احکامِ خدا لیکن تھے پتھر پر لیکر

ایسے نازک وقت میں تیرا نہ گھبرانا ذرا
معجزے سے فی الحقیقت ذرّہ بھر بھی کم نہ تھا

بوئے حکمت نافۂ قدرت میں یوں مستور تھی
بات یعنی ناظمِ عالم کو یہ منظور تھی

marfat.com

حکم تیرے سے ہوئی سیف الٰہی جب علم
سایہ رحمت میں اس سے آ گئے روم و عجم

تو نے ہو کر بہرِ حق دشمن سے سرگرم تیز
ایک دم سکھلا دیئے باطل کو آداب گریز

تیرے دم سے بول کیا اسلام کا بالا ہوا
نغمۂ تکبیر سے آباد پھر کعبہ ہوا

محفل عالم میں جب تک آفریں پیغام ہے
تاجِ احسان کا تیرے زیبِ سر اسلام ہے

☆☆☆

بعد نبیاں سب تھیں افضل صدیقاں وچہ اکبر
بوبکر بن ابی قحافہ نائب جائے پیغمبر

(مولوی غلام رسول مصنف قصص المحسنین)

صدیق اکبرؓ (متوفی ۶۳۴ء)

(از ابوالرجاء غلام رسول قادری جامع قادریہ کمپ کراچی)

امیر المومنین صدیق اکبرؓ امام المتقین صدیق اکبرؓ
دمِ شاکر دل ذاکر سے ہر دم تھے خیر الذاکرین صدیق اکبر
خطاب ثانی اثنین اذھما میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمنشین صدیق اکبرؓ
صحابہؓ میں بڑا رتبہ ہے ان کا کہ ہیں رازِ امینؐ صدیق اکبرؓ
رسول اللہؐ کے اوّل خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشیں صدیق اکبرؓ
ہیں الحق چار یارانِ نبیؐ میں نشانِ اوّلیں صدیق اکبرؓ

marfat.com

دَلِیْلِ الْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ ہیں واضح بالیقین صدیق اکبرؓ
فداء اہل بیت مصطفیٰ تھے رئیس الصادقین صدیق اکبرؓ
مشیر خاص تھے مولا علیؓ جب ہوئے مسند نشین صدیق اکبرؓ
فنا فی الشق محبوب خدا تھے وہ فخر عاشقین صدیق اکبرؓ
نِداء ضَمُّوُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ہے طُغراءِ مبین صدیق اکبرؓ
مکان جن کا ہے رِضْوَانٌ مِنَ اللّٰہ وہ ہیں جنت مکیں صدیق اکبرؓ

ہے محتاج دعا اولےٰ تمہارا
غلام کمترین صدیق اکبرؓ

کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی

(از ابوالاعجاز میاں عبدالمجید، ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ چیف انجینئر انہار پنجاب)

بڑا رتبہ تھا اصحاب رسولؐ پاک میں ان کا
کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیقِ اکبرؓ کی

کچھ ایسی خدمتِ اسلام کی اپنے زمانے میں
کہ دنیا آج تک ہے مدح خواں صدیق اکبرؓ کی

فدا رہتے تھے پروانہ صفت شمع رسالت پر
محبت آپ سے تھی بے کراں صدیق اکبرؓ کی

یہ کافی ہے انہیں بعدِ نبی خیرالبشر سمجھیں
کہ عظمت ہو نہیں سکتی بیاں صدیق اکبر کی

یہ فرمایا ہے ان کے حق میں سردارِ دو عالمؐ نے
فضیلت اس سے ہوتی ہے عیاں صدیق اکبرؓ کی

marfat.com

کسی کی دوستی کا ہم اگر دنیا میں دم بھرتے
تو ہوتی دوستی وہ بے گماں صدیق اکبرؓ کی

خدا کی راہ میں اُن کی سخاوت کا یہ عالم تھا
رہی مٹھی ہمیشہ زرفشاں صدیق اکبرؓ کی

چھڑایا مومنوں کو پنجۂ کفار سے اکثر
بہت تھیں اور بھی قربانیاں صدیق اکبرؓ کی

بفرمانِ نبی جو کچھ تھا گھر میں سب ہی لے آئے
بڑھی توقیر وقتِ امتحان صدیق اکبرؓ کی

رسول اللہ نے پوچھا بتاؤ گھر میں کیا چھوڑا
جواباً یوں ہوئی گویا زبان صدیق اکبرؓ کی

نہیں چھوڑا ہے اک تنکا بھی میں نے گھر میں یا حضرتؐ
فدا ہو آپ پر روحِ رواں صدیق اکبرؓ کی

اُسے اللہ اور اس کے نبی کا عشق ہی بس ہے
یہی ہے جائیدادِ جاوداں صدیق اکبرؓ کی

ادا حق رفاقت کردیا ایام ہجرت میں
تیری خوت تھی اک بے گماں صدیق اکبرؓ کی

کوئی چاہے انہیں گننا اگر تو گن نہیں سکتا
کہ ہیں گنتی سے باہر نیکیاں صدیق اکبرؓ کی

پئے عقبیٰ یہی کافی ہے توشہ اے ازل ہم کو
محبت دے خدائی دوجہاں صدیق اکبرؓ کی

marfat.com

اسلام کی شان غلام نوازی

(پیر محمد اقبال صاحب رتہ پیراں سیکنڈ ماسٹر نارنگ سکول)

سوال زید کا بیٹا اسامہؓ ہے سوار — ساتھ ہیں پیدل نبیؐ کے یارِ غارؓ
یہ غلام آقا سے ہے کیوں سربلند — اس قدر کیوں بڑھ گیا اس کا وقار

جواب جیش اسلامی کے اس سالار کو — حکمِ حضرتؐ سے ملا تھا اقتدار
اس لئے صدیقؓ پھر بعدِ نبیؐ — کیوں نہ رکھتے اسکا منصب برقرار
توڑنے کو نخوتِ قوم قریش — آپ نے تدبیر کی یہ اختیار
پاپیادہ آپ ساتھ اس کے چلے — کرکے گھوڑے پر اسامہؓ کو سوار
عرض کی اس نے کہ حضرت حکم دیں — میں بھی کردوں کوتل اپنا راہوار
یا چڑھیں گھوڑے پہ خود بھی تا نہ ہو — بے ادب اشخاص میں میرا شمار
آپ نے فرمایا ہے تسلیم امر — بہترین آداب سے اے کامگار
اور پھر اس کے سوا بہرِ جہاد — جارہے ہو آج تم اے حق شعار
لشکرِ قیصر کا ملک شام میں — توڑنے کو. اقتدار و افتخار
سر پہ اپنے ہو کفن باندھے ہوئے — جان برکف داشتہ بہر نثار
پاپیادہ ساتھ چلنے میں اخی! — کم نہ کچھ ہوگا میرا عزّ و وقار
آبروئے من فزاید بالیقین — از سُمِ اسپ تو یک مُشتِ غبار
تم کہو تو میں عمرؓ کو روک لوں — مشورت کی خاطر اے مختارِ کار
تم ہو اب سالارِ فوجِ مؤمنین — اور سب ماتحت ہیں بے اختیار
اب سدھارو منزلِ مقصود کو — ہو تمہارا ہر جگہ اللہ یار
یہ ہے اک بندہ نوازی کی مثال — سیرتِ صدیقؓ سے کیا شاندار

marfat.com

روشنی میں اس کی مملوک و غلام
رتبۂ شاہی پہ پہنچے لا کلام

نبی ختم الرسل ہیں اور امام اوّلین تم ہو

(مرسلہ چوہدری خاں صاحب آؤتلونڈی چوہدریاں ریاست کپورتھلہ)

خدا صدیقؓ فرمائے جسے وہ بالیقین تم ہو
شریعت ہے صداقت اور صداقت کے امین تم ہو

دُرِ دُرجِ ہُدا ہو تم مہ اَوجِ لقا تم ہو
میرے مشکل کشا تم ہو سراج السالکین تم ہو

امیرالمومنین تم ہو امام المسلمین تم ہو
ظہیر المتقین تم ہو رئیس الکاملین تم ہو

تمہیں سے نورِ عرفان ساکنان عرش نے پایا
کہ شمس العارفین تم ہو سراج السالکین تم ہو

جو کی تصدیق پہلے یہ صلہ حق سے ملا تم کو
نبیؐ کے جانشینوں میں مقدم جانشین تم ہو

خدا صادق نبی صادق لقب تم کو ملا صدیق
کلام اس میں نہیں سچوں کے سچے بالیقین تم ہو

روایت ہے کہ فرمایا شہنشاہِ دو عالم نے
کہ بعد الانبیاء دارین میں افضل ترین تم ہو

جو سچا دوست ہوتا ہے تو کہتے ہیں صدیقؓ اس کو
مگر یہ صدیق کی جا ہے کہ صدیق امیں تم ہو

marfat.com

مثل مشہور ہے اوّل بہ آخر نسبتے دارد
نبیؐ ختم الرسل ہیں اور امام اوّلیں تم ہو

حرا میں جو ملا حضرت کو تمنے ثور میں پایا
نبیؐ ہیں محرمِ اسرارِ حق، جن کے امیں تم ہو

زلیخا کے زمانے میں ہوئے صدیق یوسف بھی
مگر صدیق عہد رحمۃ اللعالمین تم ہو

مٹا کر مرتدوں کا نام زندہ کردیا دیں کا
خبر جس کی ہے قرآن میں وہ روحِ جسم دیں تم ہو

تمام اصحابؓ حاضر تھے خلافت جب ملی تم کو
ہوا ثابت کہ سب سے منتخب اور بہتریں تم ہو

امیر حج بنایا سب سے پہلے تم کو حضرت نے
اشارہ ہے کہ پہلے سے امیرالمومنین تم ہو

فنا ہو کر بھی قدموں کو نہ چھوڑا کیا رفاقت کی
نبیؐ کی خلوت وجلوت میں بھی سب سے قریں تم ہو

شان حضرت ابوبکر صدیقؓ (متوفی ۱۳۶۳ ہجری)

(از سید محمد ریاض الدین صاحب ریاض امرتسری بہ تصحیح نامی)

السلام اے خواجۂ کون و مکان کے یارِ غارؓ
السلام اے رونقِ بزمِ حبیب کردگار

حسن خورشید رسالت کی چمک جو تجھ میں ہے
اس جہاں کو کر منور پھر اسی سے ایک بار

marfat.com

کیوں نہ تری روح پر نازل ہوں رب کی رحمتیں
سیدالابرارؐ کے پہلو میں ہے تیرا مزار

تو رسولِ پاکؐ کو تھا سارے مردوں سے عزیز
چشمِ احمدؐ میں تھا ترا سب سے بڑھ کر اعتبار

تو ہے بعدالانبیاء افضل البشر مخلوق میں
اے رفیقِ مصطفےٰ ہی باعثِ صد افتخار

فخر کرتا ہے ترے تقویٰ پہ قرآن مجید
معترف ہیں صدق کے تیرے رسولِ کامگار

سب سے پہلے تو نے ہی معراج کی تصدیق کی
اس لئے صدیقؓ ہے تیرا خطابِ باوقار

بعدِ حضرت تم قیامت میں اٹھو گے قبر سے
پھر عمر فاروق اعظمؓ جو ہے شیر کردگار

جبکہ مسجد میں بنایا تم کو حضرت نے امام
اقتدا کی آپ نے خود اس جگہ اے کامگار

غار کا ساتھی ہے تو اور حوض کوثر کا رفیق
کہہ گئے ہیں حق میں ترے سرورِ عالی تبار

خود رسولِ پاکؐ نے تجھ کو کہا ہے جنتی
کیوں نہ پھر فردوس ہو سو جان سے تجھ پر نثار

عام ہوگی خلد میں مخلوق پر اور تجھ پہ خاص
ذاتِ باری کی تجلی اے نبیؐ کے غمگسار

marfat.com

وحی حق سے جو ملا حضرت نے تجھ کو دیدیا
یہ حقیقت ہے بفرمانِ نبی ذی وقار

دائیں ہوں گے حضرتِ بوبکرؓ اور بائیں عمرؓ
جس گھڑی کوثر نشیں ہوں گے رسولِ نامدار

شانِ صدیقیؓ بیان کرنے سے عاجز ہے ریاض
کیونکہ ہیں ممدوح کے اوصاف بے حد و شمار

مناقب امیرالمومنین ابوبکر صدیقؓ

(از خواجہ فریدالدین عطار صاحب منطق الطیر شہید ۱۲۲۸ء)

خواجہ اوّل کہ اوّل یار اوست
ثانی اثنین اِذہما فی الغار اوست

صدر دیں صدیق اکبرؓ قطبِ حق
در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

ہرچہ حق از بارگاہِ کبریا
ریخت در صدرِ شریفِ مصطفیٰ

او ہمہ در سینۂ صدیقؓ ریخت
لا جرم تابوں زد تحقیق ریخت

سرفرو بردے ہر شب تا بروز
نیم شب ہوئے بر آوردے زسوز

چوں تو کردی ثا اثنین اس قبول
ثانی اثنین او بود بعد از رسولؐ

میل در صدیقؓ اگر جائز بدے
اُقْتُلونی کے کجا ہرگز بُدے

مال و دختر کردوں جان برسرؐ نثار
ظلم نکند ایں چنیں کس شرم دار.

آنکہ بر منبر ادب دارد نگاہ
خواجہ را نہ نشاند اوبر جائگا

نبیؐ و صدیقؓ و بلالؓ

(مثنوی مولانائے روم سے استفادہ نامی)

اک یہودی کی غلامی میں بلالؓ
تھے بہت ہی درد مند و خستہ حال

انکو آقا تھا بہت دیتا عذاب
اور کہتا تھا بصد خشم و عتاب

کہ چرا تو یادِ احمدی کنی
بندۂ بد منکرِ دین منی!

اُس طرف صدیقؓ گزرے ناگہاں
عاشقِ احمدؐ کو پایا نیم جاں

جسم گو زخموں سے لالہ زار تھا
لب پہ نامِ احمد مختار تھا

آپ نے فرمایا جان من بلالؓ
رکھ یہودی سے نہاں تو اپنا حال

marfat.com

عہد لے کر آپ واپس آئے گھر
دوسرے دن جب ہوا اس جا گزر

باز احد بشنید و ضرب زخم خار
برفر و زید از دلش شور و شرار

باز پندش داد باز او توبہ کرو
عشق آمد توبہ وِردِ خورد اُو رابہ

پھر وہی نامِ محمدؐ وردِ لب
پھر وہی دشمن وہی اس کا غضب

دیکھ کر صدیقؓ نے یہ ماجرا
سیدالکونینؐ سے یوں جا کہا

آپ کا اک عاشق صادق بلالؓ
کافر آقا کے ستم سے ہے نڈھال

از تنش ہر جائے خوں بر مے جہد
او احدی گوید و سرمی نہد

عاشق است او را قیامت آمدہ است
تا درِ توبہ برد بستہ شدہ است

مصطفٰےؐ نے سن کر یہ حالِ بلالؓ
پوچھا کیا ہے چارۂ کار اے جمالؓ

عرض کی میں بَن کے اُس کا مشتری
دوں گا جو مانگے گا وہ مردِ غوی

marfat.com

مصطفیٰ فرمود کاے اقبال جو
اندریں محنت می شوم انبازِ تو

نصف قیمت مجھ سے لے کر جاؤ تم
اور عاشق کو میرے لے آؤ تم

عرض کی خادم ہوں میں اور چل دیئے
کرنے سودا پاس کافر کے گئے

گفت صد خدمت کنم پانصد سجود
بندہَ دارم نکو لیکن یہود

تن سپیدو دل سیہ اور بگیر
در عوض دِہ تن سیاہ و دل منیر

یک نصابِ نقرہ ہم بروے فزود
تاکہ راضی گشت حرصِ آں جہود

پختہ سودا باہمی جب ہوگیا
کِھل کھلا کر وہ یہودی ہنس پڑا

پھر کہا تم نے یہ کیا سودا کیا
دے کے گورا ایک کالا لے لیا!

شوق نے تیرے بڑھائے اُس کے دام
ورنہ کس قیمت کا تھا اسود غلام

سن کے حضرت نے کہا اے بے تمیز
تونے گوہر دے دیا لے کر پشیز

marfat.com

او بنزدِ من ہمی ارزدو و کون!
من بجانش ناظر استم نے بلون

زرِ سرخ است و سیہ تاب آمدہ
از برائے رشکِ ایں احمق کدہ

خدمتِ سرور میں جب پہنچے بلالؓ
دُور دل کا ہوگیا رنج و ملال

مصطفٰے اش درکنارِ خود کشید
کس چہ داند بخششے کو رارسید

سرورِ دارین سے مل کر بلالؓ
ماہ نو سے ہوگئے بدر کمال

مصطفٰےؐ نے پھر کہا صدیقؓ سے
تم ہو کیوں اک بات سے قاصر رہے

دام آدھے کیوں نہ مجھ سے لے گئے
ساری قیمت خود ہی دے کر آگئے

عرض کی ہم ہر دو صدیقؓ و بلالؓ
بندۂ بے دام ہیں بے قیل و قال

نام حضرت پر بلالؓ آزاد ہے
اور یہ بندہؓ بندگی میں شاد ہے

تو مرامی دار بندہ ویارِ غار
ہیچ آزادی نخواہم زینہار

marfat.com

کہ مرا از بند گیت آزادی است
بے تو برمن محنت و بے وادی است

ہیں یہی صدیقؓ مردِ باصفا
حق میں ہے اقبال نے جن کے کہا

آن اَمَنّ النّاس برمولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما

ہمت او کشت ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

امیرالمومنین صدیق اکبرؓ

(از حضرت شاہ نیاز چشتی قادری سرہندی کہ
بعمر ۷۷ سال در ۱۲۵۰ھ در بریلی فوت و مدفون شد)

امیرالمومنین صدیق اکبرؓ | امام المسلمین صدیق اکبرؓ
رئیس العاشقین صدیق اکبرؓ | انیس العارفین صدیق اکبرؓ
رفیقِ مصطفےٰ در غارِ تاریک | نبودہ غیر ازیں صدیق اکبرؓ
نثارِ ما حضر بر مصطفےٰ کرد | برائے کارِ دیں صدیق اکبرؓ
مبیں اندر کمالات نبوت | زامت بہتریں صدیق اکبرؓ
نبیؐ را داد حق تسکیں بہ معراج | بہ آوازِ ہمیں صدیق اکبرؓ
امام ہر کہ ومہ از صحابہؓ | کہ شداے دل جزاایں صدیق اکبرؓ
باجماع صحابہؓ شد مقرر | نبیؐ را جانشین صدیق اکبرؓ

نیاز از بہرآں مداحش آمد!
کہ بود است ایں چنین صدیق اکبرؓ

marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ

(کلام اقبال کی توضیح از نامی)

میں نے سر اقبال سے اک دن کہا
اے کہ حاصل ہے تجھے فہم و ذکا

اس حقیقت سے مجھے آگاہ کر
درجۂ حُبِ نبیؐ ہے کس قدر

یہ تو مجھ کو بھی خبر ہے چاہئے
حُبِ احمد بیشتر ہر چیز سے

والد و فرزند و مخلوقِ خدا
ہیچ ہیں سب پیشِ حُبِّ مصطفےٰ

بلکہ مومن کے لئے محبوب رب
فی الحقیقت جان سے بھی ہے اَحَبُ

سُن کے یہ مجھ سے کہا اقبال نے
عاشق لیس فرخ فال نے

معنی حر فم کنی تحقیق اگر!!
بنگری با دیدۂ صدیق رضی اللہ عنہ اگر

قوتِ قلب و جگر گرد و نبیؐ
از خدا محبوب تر گردو نبیؐ

آنکھ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اگر
دیکھئے تو صاف آئے گا نظر

قوتِ قلب و جگر ہیں مصطفےٰ
حق سے بھی محبوب تر ہیں مصطفےٰ

ولہٗ

صدیق رضی اللہ عنہ کی فوج کو دشمن سے حسن سلوک کی تلقین

فوج یثرب سے چلی جب سوئے میدانِ وَغا
وقتِ رخصت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا
بچوں بوڑھوں عورتوں کے قتل سے کرنا گریز
مارنا ان کو جو نکلیں تم سے لڑتے بَرملا

marfat.com

گوش و بینی کاٹ کر مُثلہ بنانے کا رواج
رکھ نہیں سکتی ہے جائز اُمتِ خیر الورٰی
جو عبادت گاہ اپنی میں ہوں مشغول عمل
چھوڑ دینا اُن کو اپنے حال پر تم بے ریا
کھتیاں باغ اور مویشی دشمنوں کے ہوں جہاں
یوں ہی کر دینا تلف ان کو نہیں ہرگز روا
یہ ہیں وہ احکام جو صدیق اکبرؓ نے دیئے
لشکرِ سلام جن پر ہر جگہ عامل رہا
کافروں نے جب مسلمانوں کا دیکھا یہ سلوک
ہوگئے طوعاً مطیعِ خواجۂ ہر دوسرا
کرلیا اقوام مفتوحہ نے وہ دل سے قبول
جو عرب کا دین تھا بولی تھی اور ملبوس تھا
پڑھ کر ان حالات کو شرمائے تہذیب فرنگ
جس نے اک عالم کو جنگوں ہی میں ویراں کردیا
ڈال دی کچھ اس طرح کی دشمنی اقوام میں
ہر مہذب دوسرے کے خون کا پیاسا ہوا
مچ گیا کہرام اک دنیا میں اس تہذیب سے
نذر بموں کی ہوئی ہر شئے سمک سے تا سما
یا خدا تہذیب اسلامی اثر انداز ہو
ظلم و استبداد و عالم میں سپر انداز ہو

سوال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کون تھے۔ علامہ دوست محمد قریشی صدر مبلغ تحریک تنظیم

marfat.com

اہلسنّت پاکستان نے اس سوال کے ایک سو(۱۰۰) جواب لکھے جو پندرہ روزہ ''الفاق چوکیرہ سرگودھا ۱۵ نومبر ۱۹۵۶ء، ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں شائع کیے گئے۔

اس ناکارہ نے ایک قسط سے صرف سات جواب لئے پڑھیئے لازمی پڑھیئے!

(۱) وصال رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب رضی اللہ عنہم پر طاری شدہ پریشانی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ عالیہ سے دور ہوئی۔ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی ہوش میں آئے) (الراقم)

(۲) وہ ہیں ''جنہوں نے دستورِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برقرار رکھا۔

(۳) سیدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے سامنے اپنا سارا گھر حاضر کردیا، مگر قانونِ نبوت میں فرق نہ آنے دیا۔

(۴) جنہوں نے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے نبیوں سے قتال کرکے مسئلہ ختم نبوت کو قیامت تک کیلئے درخشندہ وتابندہ بنادیا۔

(۵) جن کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارحم امتی فرمایا۔

(۶) جن کو علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خیرالامتہ فرمایا۔ (بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۷) جب تک زندہ تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہرہ دار تھے جب وفات پائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ رض کے پہرہ دار بنے۔

منقبت

لکھا ہوا ہے سرِ عرش پہ بخطِ جلی
محمد عربیؐ کے خلیل ہیں صدیقؓ

یہی ہیں وہ کہ امامت کو ناز ہے جن پر
نبیؐ کے دعویٰ کی پہلی دلیل ہیں صدیقؓ

marfat.com

شفاعت اُس کو میسرؔ ہو جو یہ نہ کہے
کہ جانشینِ نبیؐ بے دلیل ہیں صدیقؓ

نمونہ ہیں محمدؐ کے خُلقِ عالی کا
جہاں میں رحمتِ رب جلیل ہیں صدیقؓ

انہی سے پہنچی ہے امت کو وحی پیغمبرؐ
ہمارے واسطے تو جبریلؑ ہیں صدیقؓ

منقبت یارِ غارِ نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ

(از علامہ سید نور الحسن بخاری، الفاروق ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء)

صدیق یار و یاورِ محبوب کردگار
اور صاحبِ رسول ہے فی الغار والمزار

صدیق صدق و عشق کی دنیا کا تاجدار
صدیق ہی سے رسمِ محبت ہے استوار

صدیق روح و جان وفا و خلوص ہے
صدیق ہی سے مطلع ایثار تابدار

صدیق کو نکال دیں گر درمیاں سے
توحید کو ملے نہ رسالت کو پھر قرار

صدیق صدرِ بزم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور ہر گھڑی ہے صدر نبوت سے ہمکنار

صدیق کیوں نہ بارِ خلافت اٹھا سکے
جب دوش پر وہ روح نبوت ہوئے سوار

marfat.com

صدیق جب تک نہ کسی دل میں آئیں گے
اس دل میں آئیں گے نہ نبوت کے تاجدار

منقبت کے تین شعر

(از محمد یوسف آزاد سرگودھا، الفاروق ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء)

صحابیوں میں ستارے علیؓ عمرؓ عثمان
تو ان ستاروں میں اک ماہتاب ہے صدیقؓ
اسی طرح سے تُو اچھا ہے کل صحابہؓ میں
کہ جیسے پھولوں میں خوشرنگ گلاب ہے صدیقؓ
کسی کا ہو نہ ہو یوسف کا یہ عقیدہ ہے
کہ تری مدح بھی لکھنا ثواب ہے صدیقؓ

فصل دوم:

مجلس شوریٰ کی تاریخ

(قسط دوم مصنف حضرت احمد شاہ بخاری، ''الفاروق'' ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء)

خلاصہ:

''بھاری جماعت سقیفہ بنو ساعدہ میں بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کر چکی تھی اور عام لوگوں کی بیعت منبر شریف نبوی مسجد پر ہوئی تھی۔'' (صحیح بخاری ج ۲)

خطبۂ عمر رضی اللہ عنہ:

وصالِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے روز مسجد نبوی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ دیا تھا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر قرآنی اشارات پیش

marfat.com

کیئے تھے اور لوگوں کو بیعت کی ترغیب دی تھی۔ امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس تقریر کے نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے یہ بیعت عامۃ الناس کی بیعت ہے جو منبر شریف پر ہوئی اور بڑی جماعت وہ تھی جو پہلے بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی۔ یہ خاص لوگ تھے مہاجرین وانصار کے۔

اس تقسیم سے بخوبی واضح ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت شوریٰ ہے۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اجماع عظیم تھا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا تھا۔

ارشادات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

ہر ایک ممبر کا سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کرنے جانا مشورہ نہیں تو اور کیا ہے؟ معلوم ہوا خلافت شوریٰ ہی سے منعقد ہوئی تھی۔ وہاں بیعت کا آغاز اچانک ہوا تھا اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی''...... یہی حدیث علامہ داؤدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہی ہے پہلے مشورہ کرلیا کرو، کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تو ساری امت میں کوئی نظیر نہیں ہے آپ کی بیعت اور مشورت کے اجتماع کو آئندہ کیلئے دستور العمل ہرگز نہ بنانا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تحقیق:

حقائق شرعیہ کی دریافت اور ان کی وضاحت میں جو مقام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ محتاجِ تعارف نہیں۔ ان میں سے ایک حقیقت سید رضی نے نہج البلاغت میں درج کی ہے ''میرے یہاں ان لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ بیعت خلافت کے لئے تھی پس وہاں جو حاضر تھا وہ کسی دوسرے کو انتخاب نہیں کرسکتا جو غائب تھا۔ وہ اس

marfat.com

بیعت کی تردید کا حق نہیں رکھتا اور تحقیق یہ کہ خلافت کا حق مہاجرین و انصارؓ کے لئے محفوظ ہے۔ پس اگر یہ لوگ ایک شخص پر اتفاق کرلیں اور اس کو امام نامزد کردیں تو اس میں خدا کی خوشنودی شامل ہوجاتی ہے۔''

امامت و خلافت کا ووٹ:

طویل عبارت کا خلاصہ اور مفہوم: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ساعدہ کی کارروائی کو شوریٰ کے قرآنی لقب سے یاد کیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی دعویٰ کرے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شوریٰ مفقود ہے تو وہ نہج البلاغۃ کی تیسری جلد کے آٹھویں صفحے کا مطالعہ کرے۔

خلافت عمر رضی اللہ عنہ:

بنو ساعدہ میں دستِ صدیق رضی اللہ عنہ پر مہاجرین و انصار کی بیعت امامت کا ووٹ ہے۔ اس لئے دور صدیقی کے تمام امور اور فیصلے شوریٰ کی طرف منسوب کرنا بالکل درست ہے اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جانشین مقرر کرنا ان تمام مہاجرین و انصار کی کارروائی تھی جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بنو ثقیفہ میں خلافت رسالت کے لئے چنا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لئے چھ اشخاص چنے تھے اس میں بھی وہی مجلس شریٰ بول رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب منفرد نہ تھا۔ اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شوریٰ کے بغیر نہیں آئے۔

حدیث شریف:

''میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی۔'' (بحوالہ چہار محدث سنن والے،

marfat.com

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی)

تمام محدثین نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مجلس شوریٰ کا اثر خلافت راشدہ پر ختم ہوا۔ اصول کافی میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

روضۃ الصنعا ج ۲ ص ۲۲۹):

(خلاصہ عبارت) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی کاتب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں چند کلمات لکھوائے پرچہ ایک شخص کو دے کر مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا تمام ادنیٰ واعلیٰ کے سامنے پڑھا۔ مہاجرین وانصار نے کہا ہم آپ کی متابعت کریں گے۔ ہم سب آپ کے فرمانبردار ہیں۔ اس میں میں نے عمرؓ کو تمہارا والی اور خلفیہ بنایا ہے تمہیں چاہئے کہ اسکے حکم کو مانو، تجاوز نہ کرو۔

سمعنا واطعنا:

کسی نے لاَ ونَعم استعمال نہ کیا۔ (یہ کتاب شیعہ کی عبارت کا مفہوم ہے جو الراقم نے لکھا ہے)۔

فیصلہ:

تمام نے دل و جان سے قبول کرلیا۔ یہ شوریٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ نام واشگاف الفاظ میں پیش کیا گیا۔ یہی مشورہ ہے یہی خلافت راشدہ ہے۔ جس کی خبر قرآن وحدیث میں دیدی گئی تھی۔ وَاِنْ کَانَ عُمَرُ (ہم نے اس شخص کی بیعت کرلی جس کا نام اس صحیفہ میں ہے۔ اگرچہ وہ حضرت عمرؓ ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کے معاملہ میں سخت گیر ہیں۔ ان کے حکم کی نافرمانبرداری سخت مشکل ہوگی، مگر اس کے باوجود ہم بیعت کرتے ہیں کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے ہمیشہ ٹھیک ہی ہوا کرتی ہے۔ جب ان کی رائے

marfat.com

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت خلافت کے لائق ہیں تو ہماری رائے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کے ساتھ ہے۔

فقرے کا یہ مطلب عقائد نسفیہ کے حاشیہ میں عصام الدین نے لکھا ہے:
ان شرطیہ نہیں ہے ان یہاں تحقیقیہ۔ ''ہم نے بیعت کرلی جس کا نام صحیفہ میں ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

روضتہ الصفا ج ۲ ص ۲۳ سطر ۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے۔ جب آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بغیر کسی کی خلافت پر رضا مند نہیں تو بالَینا لِمَنْ فِیھَا وَاِنْ کَانَ عُمَرُ میں یقیناً حرف اِنْ تحقیق کے معنے میں ہے شرط کے معنے میں نہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا شورائی اور اجماعی ہونا گزشتہ بیانات سے ظاہر ہو چکا ہے اور ناعاقبت اندیش مخالف بھی تسلیم کر چکا ہے۔

دھاندلی پیشہ متکلمین کے اعتراض کا جواب:

دارقطنی کی روایت بحوالہ صواعق محرقہ غلط روایت ہے۔ دارقطنی میں روایت ہی نہیں۔ صواعق محرقہ میں سند کا نام نہیں۔ امام جریری طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کا شوق نہ رکھتے تھے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے ایسے ہی الفاظ منقول ہیں کہ خلافت کا شوق کسی کو نہ تھا۔

ایک اہم حقیقت ونکتہ متعلقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(بحوالہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

مکتوب نمبر ۵۴ دفتر اوّل:

جو لوگ اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ

marfat.com

نے ان کا نام کفار رکھا ہے:

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔

''تا کہ آتش غیض میں جلتے رہے انہیں دیکھ کر کفار''

سورۃ الفتح آخری آیت کریمہ کا کلمۂ صداقت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ازالۃ الخفاء میں یہی لکھا ہے:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مسرور ہیں اور کفار دیکھ کر جل بھن جاتے ہیں۔ ان سے کینہ وعداوت، ان کی بدگوئی اور غیبت ان کے حیرت انگیز کارناموں کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل میں کھوٹ ہوتا ہے۔'' (تفسیر ضیاء القرآن ج ۴)

شیخ الطائفہ طوسی (شیعہ) اپنی تفسیر تبیان میں لکھتے ہیں:

''کفار اور مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر غصہ سے پیچ وتاب کھاتے ہیں۔'' (ضیاء القرآن ج ۴)

سوئے ظن رکھنے والے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے جملہ میں غور کریں۔

(حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ)

اصحابؓ کے بارے میں اہم فیصلہ

بحوالہ تفسیر معارف القرآن مصنف مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۲۱۲ میں لکھتے ہیں کہ

''امت کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کی طرف (صحابہؓ) کسی برائی اور عیب کو منسوب کرے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بڑی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر کے ان کے ساتھ لطف وکرم کا

marfat.com

معاملہ فرمایا اور ان کو رضی اللہ عنہم کا مقام عطا فرمایا تو پھر کسی کو کیا حق ہے کہ ان میں سے کسی کا برائی کے ساتھ تذکرہ کرے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

''جس چیز کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا اس پر طعن کرنے کا کسی کو کیا حق ہے۔'' (صحیح بخاری)

اس لئے اہلسنّت وجماعت کے عقائد کی کتابیں سب اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم واجب ہے اور ان پر طعن و اعتراض سے پرہیز واجب ہے۔

عقائد نسفیہ میں ہے ''یعنی واجب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر بغیر خیر اور بھلائی کے نہ کرے۔''

شرح ساحرہ ابن ہمام میں ہے ''یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عدول وثقات سمجھیں ان کا ذکر مدح وثناء کے ساتھ کریں۔''

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ واسطیہ میں لکھا: ''اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور قتل وقتال ہوئے ہیں ان میں سے کسی پر الزام و اغراض کرنے سے باز رہیں۔ ان کے عیوب کے بارے میں روایات جھوٹی ہیں جو دشمنوں نے اڑائی ہیں...... بعض میں کمی بیشی کی گئی ہے اور جو بات صحیح بھی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں اجتہادی رائے کی بنا پر معذور ہیں۔ اعمال صالحہ سے برے اعمال کا بھی کفارہ ہو جاتا ہے...... صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمالِ صالحہ کے برابر کسی دوسرے کے اعمال نہیں ہو سکتے کسی کو یہ حق نہیں کہ ان کے اعمال پر مواخذہ کرے۔ ان میں سے کسی پر طعن واعتراض کی زبان کھولے۔''

جلد سوم سورۃ انعام ص ۴۴۴: صحابہ رضی اللہ عنہم کو دین میں شرحِ صدر حاصل

marfat.com

تھا اس لئے شک وشبہات بہت کم پیش آتے تھے۔ (بحوالہ آیت ۱۲۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلا واسطہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تھے اور حضور اللہ تعالیٰ کے شاگرد۔ (پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی خدا کے شاگرد ہوئے) ساری عمر جو سوالات صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیئے وہ گنے چنے چند ہیں سب کو شرح صدر کا مقام حاصل ہوا۔

عدد چار سے دشمنی

بعض حضرات کو عدد چار سے دشمنی ہے کیونکہ اہلسنّت والجماعت چار خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مانتے ہیں۔ کتب آسمانی چار، اولوالعزم مرسلین چار نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، پیغمبر آخرالزمان علیہ السلام)

اللہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، حیدر رضی اللہ عنہ، بتول رضی اللہ عنہا، حسین رضی اللہ عنہ، شہید، عابد، سجاد، باقر رحمۃ اللہ علیہ، صادق رحمۃ اللہ علیہ، موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ، کاظم رحمۃ اللہ علیہ، جواد رحمۃ اللہ علیہ، مہدی رحمۃ اللہ علیہ، ائمہ رحمۃ اللہ علیہم میں چار چار حروف ہیں تو چار سے نفرت کیوں ہے؟

قابل غور امر

۱)...... قرآن مجید میں بے شمار آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اصحاب رضی اللہ عنہم سے راضی ہوا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے علام الغیوب ہے ان لوگوں سے راضی نہیں ہوسکتا جن کا انجام برا ہونے والا ہو۔

۲)...... مخالفین کے تمام اعتراضات کے جوابات قرآن کریم اور کتب احادیث میں موجود ہیں۔

۳)...... صرف محبت ہی باعثِ نجات نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا ارشاد ہے ''دو طبقے میرے معاملے میں ہلاک ہوں گے ایک حد سے

marfat.com

بڑھ کر محبت کرنے والا، دوسرا بغض رکھنے والا۔"

ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب

(ضرور ملاحظہ فرمائیے)

(بحوالہ کتاب شانِ صحابہؓ مصنف حضرت سید محمود احمد رضوی)

اگر خلفائے ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے

(۱) خلافت غصب کر لی۔

(۲) خود کھا گئے۔

(۳) قرآن کریم میں تحریف کر دی۔

(۴) متعہ کو حرام کیا۔

(۵) نمازِ تراویح جیسے بدترین گناہ کو رواج دیا۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبراً بیعت لی۔

تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں عصائے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتری تھی اور اسم اعظم بھی تھا۔ (بحوالہ اصولِ کافی) بغور پڑھیئے۔

عصا کو اژدھا بنا سکتے تھے۔ انگشتری کے ذریعے جنوں کی فوجیں آ سکتی تھیں۔ اسم اعظم کے ذریعے دشمن کو جلا کر خاکستر کیا جا سکتا تھا۔ یہ روحانی طاقت کا حال و کیفیت ہے۔

ذاتی طاقت کا حال دیکھئے جو بعض حضرات کی کتب میں ہے الراقم بحوالہ مذکورہ کتاب عرض کر رہا ہے۔ تن تنہا تمام عرب کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ (نہج البلاغت ج ۲) حیات القلوب مصنف ملا باقر مجلسی میں ہے کہ شبِ ہجرت تمام کفار نے جمع

marfat.com

ہو کر حضرت امیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا آپ نے تن تنہا سارے لشکر کو شکست دی اور غالب آ گئے۔ آٹھ ہزار کا لشکر مدینہ منورہ میں خون بہانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشارے پر تیار تھا اور کہیں یہ جملہ تحریر فرمایا ہے "بے یار و مددگار تھے، اس لئے تلوار نہ اٹھائی۔

باطنی وجہ:

تلوار نہ اٹھانے کی باطنی وجہ "کافروں اور منافقوں کی پشتوں میں مومن اللہ کی امانتیں ہیں امانتوں کے نطفے سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو کیسے قتل کر دیتے؟" (اخبار صداقت ص ۱۰ جنوری ۱۹۵۶ء)

حضرات غور فرمایئے کافر اور منافق کن عظیم ترین پاکیزہ ہستیوں رضی اللہ عنہم کیلئے استعمال کیا ہے۔ جمل و حنین میں خونریز لڑائیاں کیوں ہوئیں؟ کیا اصحابِ جمل و حنین سے کوئی دیندار پیدا ہونے والا نہ تھا؟

تلوار اٹھانے کی سیاسی وجہ:

سیاسی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے "کہیں وہ لوٹ کر کافر نہ ہو جائیں" (صداقت ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

تمام اصحاب (رضی اللہ عنہم) سوائے تین کے مرتد ہو گئے۔ (روضہ کافی) نعوذ باللہ من ذالک

تلوار نہ اٹھا کر کس حکم کی اطاعت کی؟

طویل روایت کے متن کا خلاصہ و مفہوم الراقم نقل کر رہا ہے (بحوالہ صداقت اخبار ص ۱۲، ۵ جنوری ۱۹۵۶) راوی امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ "میں حکم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باعث رُکا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (منبرِ کوفہ پر) اگر مددگار نہ

marfat.com

ملیں تو ہاتھ روک لینا جب لوگ غداری کریں۔ تاکہ مظلوم ہوکر میرے پاس آؤ۔‘‘

(پڑھنے والے ذہن میں رکھیں یہ اعتراض کرنے والوں کی اصول کافی والی روایت اس سے بھی عجیب تر ہے۔

قرآن (مجید) نابود ہو، کعبہ گرایا جائے، اہل بیتؓ کی آبروریزی کی جائے تب بھی نہ بولنا اور صبر کرنا۔ یہ وصیت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شانِ رسالت ہی کے منافی ہے۔ (الراقم)

(شانِ صحابہؓ مصنف حضرت سید محمود احمد رضوی)

زرّیں نکات متعلقہ خلفائے راشدینؓ

علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں:

۱) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

دنیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جاتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابوبکر صدیق کی طرف جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طالب تھے۔

جذبہ صدیقی جبریلؑ میں نہیں:

فرشتوں میں مع جبریل علیہ السلام محبت کہاں؟ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر جان دینے کا جذبہ کب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر بھی حضرت جبریل علیہ السلام نے سدرہ سے آگے ساتھ نہ دیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام میں تقدس، ملکوتیت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تھی مگر جذبۂ صدیقی نہ تھا۔ اگر وہاں ان کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوتے تو اگر ہزار بار جل جاتے مگر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہ ٹالتے...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہیں؟

marfat.com

آئینہ اکبر جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیرتِ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطلوب۔

۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

محدث خیرامم۔ صاحبِ الہام۔ صائب رائے وظن صادق رکھنے والے، ان کے قلب برملاء اعلیٰ سے فیضان ہوتا۔ اور نہایت صاحب فراست۔ موافقت خداوندی کے حامل اسی لئے ان کی رائے کے مطابق آیات قرآنی نازل ہوئیں۔ علامہ سعیدی نے سولہ مقامات کا ذکر کیا ہے الراقم یہاں برائے حصول برکات صرف سرخیاں (عنوانات) لکھے گا کیونکہ ان کی تفصیل ذکر خیر نمبر (۲/۳) میں لکھ چکا ہے۔

۱)...... مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے کے بارے میں۔

۲)...... ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے میں پردے کا حکم۔ (بخاری شریف)

۳)...... حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانا اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو ناگوار گزرنا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم کو طلاق دی جائے تو اللہ تم سے بہتر ازواج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کرے گا اسی طرح آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (بخاری شریف)

۴)...... اسیرانِ بدر سے فدیہ لینے کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی اور قتل کا حکم دیا قرآن مجید میں بھی ایسا ہی حکم نازل ہوا۔ (بحوالہ مسلم شریف)

۵ تا ۷)...... شراب حرام ہونے کا حکم (ابوداؤد و ترمذی) تینوں بار آیات اسی طرح نازل ہوئیں جس طرح آپ رضی اللہ عنہ کہتے رہے۔

۸)...... جب وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق

marfat.com

رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی کہا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْن اور انہی الفاظ میں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ (یہ روایت کئی طریقوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی بیان کی گئی ہے جسے ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ تاریخ الخلفاء میں بھی ہے۔)

۹)...... منافق ابن ابی کی نماز جنازہ کے بعد منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت اس کا جنازہ پڑھنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی تھی۔

۱۰)...... اس جنازہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منافقوں کے لیے استغفار کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ اسی پر آیتِ شریفہ کا نزول ہوا۔

۱۱)...... غزوۂ بدر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر جانے کا مشورہ دیا تھا۔ قرآن میں بھی اسی طرح نزول ہوا۔

۱۲)...... رمضان شریف کی راتوں میں بھی روزہ ہوتا تھا۔ یعنی اپنی بیوی کے ساتھ سونا حرام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی اجازت ہونی چاہئے۔ چنانچہ اجازت ملی۔ (قرآن مجید)

۱۳)...... ایک یہودی نے کہا جبریل ہمارا دشمن ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو شخص اللہ تعالیٰ، فرشتوں، رسولوں اور جبریل و میکائیل سے دشمنی کرے تو ان کافروں سے اللہ تعالیٰ بدلہ لیں گی اور بالکل انہی الفاظ میں آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (بحوالہ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی یعلی، تاریخ الخلفاء اور طبرانی)

۱۴)...... ام المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ عظیم بہتان ہے'' یہی الفاظ

marfat.com

وحی میں آئے۔

۱۵)...... منافق نے فیصلہٗ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نا مانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ یہی بیان رب نے قرآن میں فرمایا۔ (اس روایت کو علامہ سیوطی نے اپنی مسند میں شواہد لکھا ہے، ابن ابی حاتم ، ابن مردویہ، بحوالہ تاریخ الخلفاء، الراقم)

۱۶)...... گھروں میں بلا اجازت منع فرمایا گیا، فراستِ عمر رضی اللہ عنہ سے اصولِ اجتہاد کا استخراج بھی ہوا:

۱)...... تمام قرآن مجید ایک جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق جمع کیا۔ (تفصیل صحیح بخاری)

۲)...... نمازِ تراویح کے اہتمام سے دُور رَس فوائد ہوئے۔

۳)...... مساجد مین قنادیل کا انتظام کیا۔

۴)...... شراب نوشی پر اسی کوڑے حد مقرر کی وغیر وغیرہ

۳) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

سلام ہو تمہارے خون پر اے عثمان رضی اللہ عنہ جو قرآن کریم کی آیت پر گرا۔

۴) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

''جنگ جمل وحنین میں کون حق پر تھا؟ اور کون باطل پر؟''

''یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں، نہ ہمارا منصب ہے نہ ہم اس کے مکلّف ہیں۔ جب ہم ان نفوسِ قدسیہ کے گردِ راہ سے بھی کوئی نسبت نہیں رکھتے تو ان کے مابین حکم (منصف) کیسے بن سکتے ہیں''

''کیا اس امت میں کوئی شخص ہے جو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور

marfat.com

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اختلاف میں فیصل اور حَکم ہو سکے۔''

''اللہ نے تمام صحابہ (مہاجرینؓ و انصارؓ) فتح مکۃ المکرمہ سے پہلے اور بعد ایمان لانے والوں کے بارے میں فرمایا!

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ

''اور رب نے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم سے جنت کا وعدہ کر لیا ہے۔''

''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ کسی کا اختلاف انانیت کی بنا پر نہ تھا۔ ان میں خلوص تھا، بے نفسی تھی۔ دونوں فریق ہمارے ایمان کی دو آنکھیں ہیں بعد کے لوگ انکے مقابلہ میں حقیر ذروں سے بھی کمتر ہیں۔''

''اس دور انحطاط میں مسلمانوں کے عروج کے لئے ایک بار پھر ضربِ حیدری کی ضرورت ہے۔''

۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

مروہ پہاڑ کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمرہ کے موقع پر بال شریف کاٹنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت تک انکے والدین اسلام نہیں لائے تھے اس لئے انہوں نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا انکا دورِ حکومت تینتالیس (۴۳) سال پر محیط ہے وصال ۲۲ رجب ۶۰ھ۔ دن جمعرات۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ''شب و روز کا سلسلہ چلتا رہے گا حتیٰ کہ حکومت معاویہؓ کے پاس چلی جائے گی اور مجھے یقین ہو گیا کہ تقدیر الٰہی واقع ہو گئی ہے۔''

(ماخوذ: مقالاتِ سعیدی از علامہ غلام رسول سعیدی مصنف شرح صحیح مسلم شریف)

باغِ فدک

جناب سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''باغ فدک'' مکتبہ رضوان

marfat.com

گنج بخش روڈ لاہور نے جناب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر بارہ طعنوں اور اعتراضوں کا ذکر کیا ہے جو دوسرے حضرات نے ان پر کیے ہیں۔ بارھواں طعن دربارۂ فدک ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز سراج الہند محدث دہلوی علیہ الرحمۃ و دیگر بزرگان اسلام نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور خوب مدلل جواب تحریر فرمائے ہیں ''متعلقہ باغ فدک'' طعن کی تقریر کا اشارۃً خلاصہ یہ ہے:

''سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا نے جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور اپنے والد محترم سیدالکونین نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث لَا نُـورِثُ تلاوت فرمائی جس پر سیدہ خاتون جنت ناراض ہوگئیں اور فرمایا ''فدک ہمارا ہے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دے گئے ہیں'' خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو، چنانچہ حضرت علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بطور گواہ لے آئیں۔ آپؓ نے یہ گواہی رد فرمادی۔ سیدہؓ مرتے دم تک آپؓ سے نہ بولیں۔ وصیت کرگئیں۔ میرے جنازہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شریک نہ ہوں۔ اسی لئے سیدہ فاطمہ سلامہ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت صداقت مآب رضی اللہ عنہ کو نہ دی...... اور خلیفۃ الرسول کو مشرک تک کہہ دیا۔

جواب اتنی بات درست ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا نے فدک مانگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف سنائی لیکن ناراض ہونا، بددعا کرنا، جنازہ میں شمولیت سے منع کرنا وغیرہ مخالفین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصنیف ہے۔ اہلسنّت والجماعت کے علمائے حق کی کسی روایت میں بھی نہیں ہے۔

marfat.com

صحیح بخاری شریف میں قصہ یوں ہے: (تلخیص)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میراث کیلئے آئے۔ جناب صدیق اکبرؓ نے یہ نہیں فرمایا "میں نہیں دیتا" بلکہ آپؓ نے حدیث شریف سنائی "ہم گروہ انبیاء علیہم السلام کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے ہاں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آمدنی کھائیں گے۔"

اس کے بعد خلیفۃ الرسول علیہ السلام نے فرمایا:

"بخدا جو کام میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں اس کو ترک نہیں کروں گا۔" (بخاری شریف)

اور صحیح مسلم شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے: خدا کی قسم! میں صدقہ کو جیسا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا متغیر نہیں کروں گا۔ اور اس میں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا ہے اسی طرح میں عمل کروں گا۔" حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث پاک سن کر کچھ نہیں فرمایا......

نوٹ: راوی کے ذاتی تاثرات غلط بھی ہوسکتے ہیں...... حدیث شریف سن کر خاتونِ جنت کا ناراض ہونا اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناراض ہونا ناممکن ہے۔

اعتراض ہے کہ یہ حدیث آیت قرآنی کے خلاف ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اللہ تعالیٰ نے تمہاری اولاد کے حق میں مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ کی وصیت فرمائی ہے۔"

جواب یہ آیت قرآنی عام نہیں ہے۔ صرف امت کیلئے ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی میراث صرف علم شریعت ہے۔ شیعہ سنی دونوں کی کتابوں سے یہ ثابت ہے۔ صحاح ستہ کتب شیعہ میں ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا علماء دینِ انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کسی کو درہم و دینار کا وارث نہیں

marfat.com

بناتے۔'' ایسی کئی روایات ہیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیث لَا نُـورَ...... شیعہ حضرات کی معتبر کتاب اصول کافی میں بھی درج ہے اصول کافی امام غائب کی تصدیق شدہ ہے۔

اس حدیث کے راوی صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نہیں ہیں بلکہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ابودرداء رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی ہیں۔

نوٹ: یہ حدیث اگر احاد ہے تو خبر احاد حجت ہوتی ہے مگر یہ حدیث تو متواتر المعنیٰ ہے۔

اگر تاریخ الخلفاء میں ہے کہ جب میراث کا جھگڑا چلا تو کسی کو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث نہ ملی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اظہار سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور سب کو یاد آ گئی یہ حدیث موضوع بھی نہیں ہے کیونکہ اصول کافی میں بھی ہے جو کہ مصنف کافی نے شیعہ ہی سے روایت کی ہے۔

اعتراض ہے کہ فدک مال فئی سے تھا۔

اگر یہ تسلیم ہے کہ فدک مال فئی سے تھا...... تو یہ مسلمہ فیصلہ ہے کہ مال فئی کسی کی ملکیت نہیں ہوتا۔ بحوالہ سورۃ حشر ''جو ہاتھ لگا ہے اللہ اور رسول کو بستی والوں سے تو وہ اللہ و رسول کے لئے ہے۔ رشتہ داروں، یتیموں، مسافروں کے لئے ہے'' یہ آیت کریمہ خود ہی اپنی تفسیر ہے کہ یہ مال وقف ہوتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے قریبا ۱۹ فرزند تھے۔ ناسخ التواریخ ج ۱ میں سترہ بیٹوں کے نام درج ہیں...... قرآن شریف نے یہ بتایا ہے کہ وراثت داؤد علیہ السلام صرف سلیمان علیہ السلام کو ملی۔ باقی بیٹے محروم رہے۔ اگر مالی وراثت مراد ہوتو

marfat.com

تمام بیٹوں کو ملتی۔ ''میراث علمی'' مراد ہے جو زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی یہاں بھی علمی وراثت مراد ہے، علم و نبوت۔ اصول کافی میں بھی یہ موجود ہے۔

سوال کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فدک ھبہ کر دیا تھا؟

جواب اہلسنّت کی کسی معتبر کتاب میں یہ نہیں ہے صرف اعتراض کرنے والوں کا فرضی افسانہ ہے۔ شرح ابن الحدید، شرح نہج البلاغۃ میں بھی ایک روایت ہے۔

جب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے فدک کا مطالبہ کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ''میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ میرے نزدیک صادقہ اور امینہ ہیں۔ (ترجمہ) اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فدک کے معاملے میں کوئی عہد یا وعدہ فرمایا تھا تو میں اس کو تسلیم کرنے کو تیار ہوں...... تو جناب سیدہؓ نے فرمایا ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فدک پر کوئی عہد نہیں فرمایا''۔ حضور سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک سیدہؓ کو ھبہ نہ فرمایا۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے۔

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی ناراضگی کا معترضین کا آخری وار اور اس کا جواب:...... سیدہؓ کی زبان سے ناراضگی ثابت ہی نہیں بمطابق کتب اہلسنّت والجماعت۔ اگر ناراضگی کا خیال جس کا تعلق دل سے ہے تو وہ راوی کی ذاتی رائے ہے اس میں نتیجہ نکالنے میں غلطی بھی ممکن ہے۔

بخاری و مسلم و ترمذی میں چودہ جگہ حدیث فدک ہے صرف چار مقام میں ناراضگی مذکور ہے۔ اس میں ابن شہاب زہری جو روایات کرتے ہیں صرف اس میں ناراضگی کا اظہار ہے لیکن یہ بھی ہمیشہ اظہار نہیں کرتے۔

قابل ذکر امر:

قضیۂ فدک میں سیدہ رضی اللہ عنہا کا راضی ہونا اور فرمانِ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خوش ہونا خود شیعہ کتب سے ثابت ہے پھر طعن کی کیا گنجائش ہے؟

marfat.com

مسلم شریف کی روایت ہے کہ جب سیدہؓ کا وصال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہ دی اور رات کو دفن کر دیا۔ اس روایت سے بعض حضرات یہ شُبہ کرتے ہیں کہ بمطابق وصیتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا اطلاع نہ دی گئی۔ ایسی روایت وصیت صحاح السنّت میں بالکل نہیں ہے۔

اطلاع کیوں نہ کی؟

خبر نہ دینا بوجہ ناراضگی نہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا تیمارداری کے لئے خود ہی وہاں موجود تھیں۔ غسل اور کفن کا کام حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہی کے سپرد تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اطلاع اس لئے نہ بھیجی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے اوّل ہی خبر کر دی ہے۔

''سیدہؓ راضی ہو گئیں'' والی روایت شرح مثیم مطبوعہ ایران ج ۳۵ میں موجود ہے۔ جناب غلام رسول سعیدی مدظلہ نے اس روایت کا ذکر بحوالہ (ابن مثیم کے علاوہ) دُرّ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ طہرانی اور حدیدی شرح نہج البلاغۃ ج ۲ اور سید علی نقی فیض الاسلام کی تصنیف فارسی شرح نہج البلاغۃ جز پنجم میں بھی کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم نے بھی بیان فرمایا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی راضی تھیں۔ کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران میں بھی یہی بیان ہے طبقات ابن سعد ج ۸ مطبوعہ ایران میں بھی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے بھی تشریف لائے۔ بلکہ سیدہ خاتون جنت کی نماز جنازہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ شیعہ حضرات کی مستند روایات کے مطابق نماز جنازہ میں صرف سات افراد نے شرکت کی۔ (جلاء العیون از کلینی) ابوذرؓ، سلمانؓ، حذیفہؓ، ابن مسعودؓ، مقدادؓ اور حضرت علیؓ بارہ حضرات کدھر گئے؟ جو

marfat.com

خاص نزدیکی ہیں ان حضرات شیعہ امامینؓ، ابن عباسؓ، عقیلؓ، جعفرؓ، قیسؓ، ابوایوب انصاریؓ، ابوسعید خدریؓ، سہل بن حنیفؓ، حسیبؓ، براء بن عاذبؓ، ابورافعؓ۔

شیعوں کی تمام کتب میں جن میں سیدہؓ کے وصال کا بیان ہو وہاں زوجۂ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی تیمارداری و غسل دینے کا بیان درج ہے۔ یہ کام اسماءؓ ہی کے سپرد تھا، بلکہ بعض روایات میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ طبقات ابن سعد میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایات ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ اور آپ نے اپنی ساری جائیداد حضرت فاطمہؓ کے سامنے پیش کر دی تھی۔

(بحوالہ حق الیقین مصنف ملا مجلسی)

تمام کتب تاریخ شاہد ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فدک پر عمل اسی طرح فرمایا دورانِ خلافت جس طرح پہلے خلفاءؓ نے عمل فرمایا تھا۔ اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصب کرلیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فدک تقسیم فرمالیتے۔ وارث کو دے دیتے۔

ارشادِ حضرت اعلی رضی اللہ عنہ:

امام ایسا نہیں ہونا چاہئے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کو بدلے۔ اگر ایسا کرے تو ہلاک ہو جائے گا۔ (نہج البلاغۃ)

اعتراض:

اگر میراث تقسیم نہیں ہوتی تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حجرے کیوں دیئے گئے؟

جواب یہ حجرے بطور میراث نہ تھے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ ہی میں امہات المومنینؓ کی ملکیت تھے۔ ھبہ مع قبضہ موجب ملکیت ہے۔ (بحوالہ باغِ فدک" مصنف جناب سید محمود احمد رضوی)

marfat.com

عمدہ ترین خاتمہ

(ارشادات عالیہ وصیحہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

۱)...... شیخینؓ کی فضیلت اور ختنینؓ کی محبت اہلسنّت و جماعت کی علامتوں میں سے ہے۔ (مکتوب شریف ۳۶ دفتر دوم) شیخینؓ کی فضیلت صحابہؓ اور تابعینؒ کے اجماع سے ثابت ہوچکی ہے...... حضرت علی کرم اللہ وجہ (حضرت امیرؓ) سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے...... اس کا انکار کرنا سراسر جہالت ہے یا تعصب۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی محبت رفض نہیں ہے۔ حب اہل بیتؓ کو خاتمہ کی سلامتی میں بڑا دخل ہے ان سے محبت ہمارا سرمایہ ہے۔

۲)...... اگر بالفرض تقیہ کو جائز سمجھا جائے (حضرت امیرؓ کے حق میں) تو حضرت امیرؓ کے اقوال کو کیا کہیں گے جو بطریق تواتر شیخینؓ کی افضلیت میں منقول ہیں اور خلافتِ ثلاثہ کے حق ہونے میں صادر ہیں پھر تقیہ کیسے؟ نیز صحیح احادیث جو حد شہرت کو پہنچ چکی ہیں بلکہ تاوتر المعنیٰ ہوگئی ہیں جو حضرات خلفائے ثلاثہؓ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں پھر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بھی تقیہ جاتا ہے (جو کہ جائز نہیں)۔ اس طرح آیاتِ قرآنی میں بھی تقیہ متصور ہوگا۔ دانا لوگ جانتے ہیں تقیہ بزدلی اور نامردی کی علامت ہے۔ اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کو نسبت دینا نامناسب ہے تیس سال تک اسد اللہ رضی اللہ عنہ میں بزدلی کی صفت ثابت کرنا بہت برا ہے۔

۴)...... اہلسنّت و جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ محمول کرتے ہیں کیونکہ ان کے نفوس صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک ہوچکے

marfat.com

تھے...... ہر ایک صاحب رائے اور صاحب اجتہاد تھا ہر مجتہد کو اپنی رائے پر عمل کرنا واجب ہے۔ (نمبرا تا ۴ مکتوب شریف ۳۶ دفتر دوم)

۵)...... حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے حق میں صحیح حدیثوں کی رو سے جنت کی بشارت آ چکی ہے (نام لے لے کر) یہ احادیث متواتر ہیں۔ کفر و گمراہی کا احتمال ان سے دور ہو چکا ہے۔ قرآن مجید ان بزرگوں کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے ان کے بلند درجوں کی خبر دیتا ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے سے بیت کا ترجمہ:

جو مانتا ہی نہیں ہے حدیث اور قرآن
جواب اس کا یہی ہے کہ دو نہ اس کو جواب

۶)...... ہائے افسوس! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں کفر و گمراہی کا احتمال متصور ہوتا تو اصحاب رضی اللہ عنہم باوجود اس قدر عادل اور کثیر تعداد میں ہونے کے خلیفۃ الرسول نہ بناتے۔ جب اس خیر القرون زمانہ کے تینتیس ہزار اصحاب رضی اللہ عنہم باطل پر جمع ہوں اور گمراہ اور گمراہ کنندہ کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین بنا دیں تو اس زمانہ کی کون سی خیریت رہی ہوگی۔ (مکتوب شریف ۲۴ دفتر سوم)

۷)...... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی رضی اللہ عنہ جو ایک ہی بار حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہوا تھا۔ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے کئی درجہ افضل ہے

۸)...... حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہے یا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ گرد و غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کئی گناہ بہتر ہے۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تابعی۔ الراقم) (صحیفہ شریفہ ۵۷ دفتر اوّل)

marfat.com

۹)...... اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کشتی نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا بچ گیا جو پیچھے رہا ہلاک ہوا۔ اصحابؓ کو ستاروں کی مانند فرمایا۔اشارہ ہے کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے تاکہ ہلاک ہونے سے بچ جائے...... بعض کا انکار کرنا سب کا انکار کرنا ہے۔

۱۰)...... حدیث شریف: تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ۔ (مکتوب شریف ۲۵۱ دفتر اوّل)

۱۱)...... یہ قلیل البضاعت یعنی بے سرو سامان (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) ان کے کمالات کیا بیان کرے اور ان کے فضائل کیا ظاہر کرے ذرّے کی کیا طاقت کہ آسمان کی نسبت گفتگو کرے۔ (مکتوب شریف ۲۵۱)

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْ عَنْہُ

marfat.com

اختتامیہ استدعا

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم جل جلالہ کے حبیب رحیم و کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب سیدنا صدیق اکبر رحیم و کریم رضی اللہ عنہ پر کمترین کو طویل جستجو کرتے ہوئے جو کچھ ملا جمع کر دیا۔ رب غفور الرحیم بحرمتِ رسول رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

احقر العباد کمترین

امیدوار نجات اُخروی

محمد عبدالخالق توکلی عفی عنہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَ عَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ورق تمام ہوا مدح ابھی باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے

marfat.com

احادیث مبارکہ کا بیمثال مجموعہ

شیخ حلبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سُنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا احمد عبدالجواد رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں: جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا۔

كنز العمّال

في سُنن الأقوال والأفعال

مصنف

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان نوري المتوفي ٩٧٥ھ

كرمانواله بک شاپ

marfat.com

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے سلام کیلئے حاضر غلام ہو جائے

مجموعہ درود و سلام

بحضور سرورِ کونین

سیدِ خیرُ الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُرتّب

سمیع اللہ برکت

کرمانوالہ بک شاپ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصحیفۃ الصحیحۃ ہمام بن منبہ
سیدنا امیر حمزہ
اسوۂ حسنہ
رسائل میلاد النبی
شان دہی مولانا آبادی
تذکرہ خلفائے راشدین
مسئلہ قیام و سلام اور محفل میلاد مصطفی ﷺ
کرامات صحابہ
مسند اسحاق بن راہویہ
امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم حنظلی مروزی المعروف راہویہ رحمۃ اللہ علیہ
کشف المحجوب
بقیع الغرقد جنت البقیع
احوال القبور
الجامع الکبیر
مترجم محمد عابد عمران انجم مدنی
احادیث مبارکہ کا بے مثال مجموعہ
احمد عبد الجواد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
جس نے اس کتاب کا مطالعہ
کیا اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا۔
کنز العمال
فی سنن الاقوال والافعال
للعلامۃ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی
البرہان پوری المتوفی ۹۷۵ھ
مترجم محمد عابد عمران انجم مدنی
جانِ کائنات سے جمادات کی محبت
نورانی حکایات
معمولات مظہریہ
آپ ﷺ کے خصائص و شمائل پر ایک جامع کتاب
شمائل بغوی
محمد عابد عمران انجم مدنی
میری سرکار
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ
درود و سلام
مجموعہ بحضور سرور کونین سید خیر الانام ﷺ
کلامِ ریاض
فضائل حجر اسود و مقام ابراہیم
طلع البدر
اسلامی ناموں کا انسائیکلوپیڈیا
مرشد کامل حضرت کرماں والے
وقارِ شریعت
کلیات حضرت بیدم وارثی
کلام بابا بلھے شاہ
کلام سلطان باہو
مسلکِ حضرت داتا گنج بخش

حضرت ابوبکر صدیق
فاروق اعظم
عثمان غنی
علی المرتضیٰ
فیوض الشیخین
نجم الخطیب
تقریری زکات
تعظیم مصطفی ﷺ
احوال مقدسہ
میلاد مصطفی ﷺ
راہ طریقت
بہار مدینہ
تحقیق طلاق
تحقیق حلالہ
تقسیم وراثت
تجہیز و تکفین
مدینہ ساڈی جان اے
لگیاں نیں موجاں
بزرگوں کے عقیدے

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲۔
دربار مارکیٹ
لاہور
Voice: 042-7249515